وصحاب الشمال ما اصحاب الشمال فی سموم وحمیم وظل من یحموم

حصۂ دوم

سیف الله الاولی الاکبر ملقب لحیدر الغضنفر الکرار

معروف

اسکات الباغی بنقض مطاعن ... الکلام

از تصانیف علم علامہ فاضل فہامہ کاسر اعناق منکری الامامۃ مرغم
اناف المنحرفین عن طریق الاستقامۃ وجادۃ السلامۃ ذو السیف
الشاہر والنفس الطاہر والمجد الباہر والکمال الظاہر الطبیب الحاذق
الماہر صاحب الشرف الازہر مولانا الحکیم السید علی اظہر ابن العلامۃ الفقیہ
البارع الموتمن مولانا السید حسن ادام اللہ معالیہما وبارک فی ایامہما ولیالیہما

مع رسالہ انعام اللئیم والجام القسیم

در مطبع بوستان مرتضوی واقع لکھنؤ طبع شد

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من اصحاب الیمین المتمسکین بولایۃ امیر المؤمنین
واولادہ المعصومین و لم یجعلنا من اصحاب الشمال الکفرۃ الشاکین والفجرۃ
المرتابین و الفسقۃ الضالین المعاندین المحدثین والصلوۃ والسلام علی
سید المرسلین خاتم النبیین و اخیہ و صنوہ و صہرہ سید الوصیین و اہل بیتہ الطیبین
الطاہرین حجج اللہ فی الارضین الذین نصبہم اعلاما للدین و رضوان اللہ
وغفرانہ علی اصحابہ الذین صاحبوہ و نصروہ فی اشاعۃ الدین
المتین لا الذین یقال فیہم انہم لن یزالوا مرتدین والی اعقابہم القہقری
راجعین اما بعد پس کہتا ہے بندہ افقر الی رحمۃ اللہ الاکبر سید علی اظہر
بن المولی الاوحد الفقیہ المؤتمن السید حسن خلد اللہ ظلہ العالی
وحشرنا فی زمرۃ الموالی کہ یہہ جلد ثانی ہے مجلدات کتاب سیف اللہ
الاکبر ملقب بذوالفقار حیدر سے بذیل شرح حدیث متفق علیہ
مشہور بحدیث اصحابی جسکو علمای اہل حق شکر اللہ سعیہم قدیم الایام
سے واسطے ابطال قضیہ کلیہ مقبولہ سنیہ الصحابۃ کلہم عدول کے پیش

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

کرتے ہین چونکہ صاحب ضرب منکر نے بڑے فخر اور افتخار و ابتہاج و مباہات
و استبشار سے اس حدیث کو اپنے رسالہ منکرہ مین درج کیا اور
بدانست خود جواب اوسکا لاجواب جانا لہذا فقیر نے بھی بنظر کشف
تام حقیقت حال فواند اشتمال اس مادہ مین با مراعات اختصار
قدری تفصیل احوال کے امید ناظرین باتمکین اندک تطویل سے
ملول اور دلگیر نہون کہ الضرورات تبیح المحظورات اور بحسب
ایمای مخاطب خوش نام اس حصہ کو مشتہر کیا بہ اسکات اللئام
بنقض منتہی الکلام وان عثرتم علی غفلۃ وسہو فنرجوا منکم العفو وقلما
یخلو الانسان من النسیان والذہول والعذر عند کرام
الناس مقبول قال المنکر المعاند الجاحد للحق المبین مع العلم
والیقین المسمی بقیم الدین فی رسالتہ المنکرۃ المسماۃ بالضرب
المنکر ومنہا قد ظہر ان شرادانا باہر ولیس غیر الجہل
خطہ ماھذا اللفظہ واضح رای ارباب عقل سلیم وفہم مستقیم ہو کہ
جس وقت اس اضعف العباد نے رسالہ ابتر مذکورۃ الصدر کو
سراسر دیکھا جواب عجیب مصیب مین سے کہ جواب مین سوالات
سائل کئیب کی ہے اولا اسیقدر عبارت کو مولف متعسف نے
لکھا ہے اور اوسپر اعتراضات کئے ہین کہ جواب حدیث اول
انتہی اس عبارت کے دیکھنے سے شک گذرا کہ مولف متعسف نے
یہان کا طریقہ اسلاف معدن اختلاف کا اپنی اختیار کیا ہے اور
وا تحریف کی دی ہے چنانچہ ہرگاہ برادر ریحان برابر باعث تردید رسالہ
ابتر اعنی برادرم مولوی محمد عبدالحق سلمہ اللہ الاکبر نے اصل

۲ چنانچہ ہم باوصف کمال ایجاز و اختصار بحث میں جلدوں میں جواب اسکا و ہدایات باطلہ جلد دوم طرق اسناد انطباق اس حدیث مخصوص حسین اہلسنت وجوہ انطباق اس حدیث پر و اسد بالغ امر عمل میں آتی ہے ۱۲

۱ جملہ خبط ہو کر بطور شرط واقع ہوا ہے یعنی جز حرف جزا جملہ باعتبار پیدا ناصح

۳ یہ عبارت بالکل مہمل ہے ہوتا اور رسالہ مذکورۃ الصدر کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ مولف متعسف نے کلام ایسقدر عبارت نقل کی ہے کہ جواب اول اور دوسرا اعتراضات کئے ہین

۴ اسکی وجہ نہ کھلی بالکل خبط بے ربط ہے ۱۲

۵ عجیب مصیب اسکا معنی معلوم ہوتا ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواب مجیب مصیب کا نوشتہ دست خاص مجیب مصیب میرے پاس
بھیجا صاف روشن کالشمس فی نصف النہار ہو گیا کہ مولف
متعسف محرف بیدیل اور متعسف بی مثیل ہے الغرض ایسی حالت
مین اول نقل کرنی اصل عبارت جواب مجیب مصیب کی ضرور ہوئے تا کہ
مادہ تحریف مولف متعسف ظاہر اور اس فعل قبیح سے اسکے
ہر شخص ماہر ہو جاوے نقل عبارت مجیب مصیب غفرہ اللہ
درجواب سوال سائل کئیب ہداہ اللہ بلفظہ بلاریب مریب
حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ یہ حدیث
فریقین ہے اسمین کچھ شک نہین ہے پس اب بتائیے کہ آپ لوگ کا
امام زمانہ کون ہے بیان فرمائیے جب امام زمانہ آپکا کوئی نہوا اور
بغیر پہچانے ہوئے امام زمانے کے مرگئے تو موت آپکی جاہل کی ہوئے
اور جاہل کے واسطے نہین ہے مگر جہنم اور حدیث اصحابی کی صحاح ستہ
مین آپ کی موجود ہے مگر یہ نہین اسوقت کچھ بھی معلوم ہو کہ صحیح مسلم
یا بخاری مین ہے اس حدیث کا کوئی انکار نہین کرسکتا اور حدیث
اوپر کی صحیح مسلم و صحیح بخاری و اور کتاب مین بھی موجود ہے
واضح رہے محل وملل جواب خدشہ اول قولہ من مات الخ اقول
ترجمہ اسکا یہ ہے کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اوسنے اپنے زمانے کے
امام کو مرا مانند موت اہل جاہلیت کے قولہ یہہ حدیث فریقین ہے
الخ اقول ہم انشاء اللہ تعالی عنقریب امام زمانہ کو بتادینگے
اور اس حدیث کا جواب شافی دینگے لیکن باقرار آپ ہی کے
ثابت ہے کہ یہہ حدیث آپکے یہان بھی ثابت ہے اب ہم استفسا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کرتے ہین کہ آپ امام زمانہ کو پہچانتے ہین یا نہین اگر نہین پہچانتے
اور بغیر پہچانے ہوئے امام زمانہ کے مرے تو موت آپکی مثل موت
اہل جاہلیت کے ہوئے اور آپ خود مقر ہین کہ جاہل کے واسطے نہین ہے
مگر جہنم اور اگر پہچانتے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ وہ کون ہین ایمہ
اثنا عشر ہین یا سوا انکے اگر سوا انکے ہین تو یہہ ممکن نہین کسواسطے کہ امامت
آپ کے یہان منحصر ہے ائمہ اثنا عشر ہین پس غیر انکا امام زمانہ نہین
ہوسکتا اور اگر ائمہ اثنا عشر ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ گیارہ امام سابقین
سے ہین یا امام مہدی آخر الزمان لیکن شق اول پس باطل ہے اسواسطے
کہ زمانہ ائمہ احد عشر اولین منقضی ہوچکا پس اونمین کا کوئی اب امام زمانہ
نہین ہوسکتا - باقی رہی شق ثانی وہ بھی ممنوع ہے اسواسطے کہ اگر مراد
امام مہدی آخر الزمانؑ ہون تو ضرور ہے آپ پر اثبات انکی وجود کا اسواسطے
کہ وجود اصل ہے اور معرفت فرع اور وجود فرع کا بدون اصل
کے ممکن نہین ہے وورنہ خرط القتاد - اور اگر فرض کیا جاوے وجود
امام مہدیؑ کا پس ہم آپ سے استفسار کرتے ہین کہ امام موصوف کی
صورت وشکل کیسی ہے اور قد کتنا بڑا ہے اور ڈاڑہی کیسی ہے اور کتنی
بڑی ہے اور رنگ آپکے بدن کا کیسا ہے اور کب پیدا ہوئے اور کہان
پیدا ہوئے اور بالفعل کہان ہین وقس علے ذلک غیرہا من الحالات
اور جب آپ اسکو بدلیل بیان نہ کرسکے تو عارف امام زمانہ کے نہوئے
اور جو مرے تو بغیر پہچانے ہوئے امام زمانہ کے مرے اور ایسے شخص
کے واسطے آپ خود ارشاد فرما چکے ہین کہ نہین ہے مگر جہنم من حفر
بیراً لاخیہ فقد وقع فیہ تو ایسے اب بتائے الخ اقوال ہم لوگ کے امام

زمانہ جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین
کسواسطے کہ امام کا اطلاق نبی پر بھی آیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے خطاب
کرکے طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انی جاعلک للناس اماما
ترجمہ مین تجکو کرونگا سب لوگون کا پیشوا انتہی اور حضرت ابراہیم
نبی تھے پس ترجمہ حدیث مذکور کا یہہ ہوا کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اوسنے
نبی آخر الزمان کو مرا مثل مرنے اہل جاہلیت کے اور اہل سنت و جماعت
نبی آخر الزمان کو خوب پہچانتے ہین تو موت اونکی مثل مومنین کے ہوگی نہ
مثل اہل جاہلیت کے یا مراد امام سے حدیث موصوف مین قرآن ہے اور
اہل السنت والجماعت قرآن کو خوب جانتے ہین اظہر من الشمس ہے کہ کسقدر
حفاظ اس فرقہ سنیہ مین موجود ہین بلکہ یہہ نعمت عظمی انہین کے نصیب
مین ہے اور ناظرہ خوان تو لاتعد ولاتحصی ہین پس موت اہل السنت والجماعت
کی مثل موت مومنین کی ہوئی نہ مثل اہل جاہلیت کی اور اگر امام سے حدیث
موصوف مین خلیفہ ارادہ کیا جاوے تو بھی مضائقہ نہین اسواسطے کہ معنے
حدیث مسطور کے یہہ ہین کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اپنے زمانہ کے
خلیفہ کو درصورت وجود خلیفہ کے تو مرا مثل موت اہل جاہلیت کی کیونکہ معرفت
شخص موقوف ہے اوپر وجود شخص کے کما لایخفی قولہ جب امام زمانہ الخ اقول
امام زمانہ ہمارے یہان کیون نہین ہین ہم ثابت کرچکے کہ امام زمانہ پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا قرآن مجید اور اگر خلیفہ مراد لین تو بھی کچھہ قباحت
نہین کما مر ہان آپکے یہان البتہ کوئی امام زمانہ نہین معلوم ہوتا اگر ہو تو دلیل
سے ثابت کیجیے قولہ اور بغیر پہچانے ہوگے امام زمانہ کے الخ اقول ہم ثابت
کرچکے امام زمانہ کو لیکن آپکے یہان ابھی تک امام زمانہ ثابت نہوا [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ ہی لوگون کے اوپر مترتب ہے قولہ تو موت آپکی الخ اقول صواب
یہ ہے کہ کہا جاوے تو موت آپکی مثل موت اہل جاہلیت کے ہوئی قولہ
قولہ اور جاہل کے الخ اقوال یہ قضیہ غلط ہی ہم پوچھتے ہین کہ ایک شیعہ
جاہل ہے اور عزاداری امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی خوب کرتا ہی اور وقت
ذکر واقعہ کربلا کے خوب روتا پیٹتا ہی تو ایسا شخص جنتی ہے یا جہنمی اگر جنتی ہی
تو یہ قول آپکا باطل ہوا کہ جاہل کے واسطے نہین ہی مگر جہنم اور اگر جہنمی ہے تو
من بکی علی الحسین علیہ السلام او ابکی او تباکی دخل الجنۃ کے کیا معنی ہین ہان
اگر جاہل سے مراد اہل جاہلیت لیا جاوے تو البتہ یہ خدشہ دفع ہو جاوے گا
لیکن یہ ارادہ خلاف ظاہر ہے قال ولا تکن من الغافلین جواب خدشہ
ثانی قولہ اور حدیث اصحابی کی الخ اقول اول و آخر حدیث کو حذف کرکے ایک
لفظ حدیث کا لکھا اور اپنی مطلب کو بھی بیان نہ کیا کہ مطلب اس حدیث کے
نقل کرنے سے کیا ہی لیکن ہم کہتے ہین کہ غرض اس حدیث سے یا طعن کرنا
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر منظور ہے یا کوئی غرض آخر ہے اگر کوئے
غرض آخر ہے تو اوسکو بیان کرنا چاہیے کہ اوسمین نظر کیجاوے اور اگر طعن
کرنا صحابہ پر منظور ہے پس کلا و حاشا کہ اس حدیث سے کسیطرح مذمت صحابہ
ثابت ہوتی ہو اب ہمین ضرور ہوا کہ بالکل حدیث کو نقل کرین بعد اسکے
رفع خدشہ کرین فیجاء برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول
اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال
العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت
انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید فیقال لن یزالوا مرتدین
علی اعقابہم منذ فارقتہم ترجمہ لائے جاوینگے بعض مرد امت میری سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس پکڑ لے جاوینگے اونکو بائین طرف تو کہونگا مین یار میرے ہین یار میرے
ہین کہا جاویگا تو نہین جانتا ہے جو کچھ نو پیدا کیا ان لوگون نے بعد تیرے
تب کہونگا مین جیسا کہ کہا بندۂ صالح یعنے عیسےٰ علیہ السلام نے (ترجمہ آیت)
مین انسے خبردار تہا جب تک انمین رہا پھر جب تو نے مجھے پھیر لیا
تو تو ہی خبر رکھتا انکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے (انتہی) پس
کہا جاویگا یہہ گروہ رہتے پھرے اپنی ایڑیون پر جب سے جدا ہوا تو انسے
انتہی- اب غور کرنا چاہیے کہ برجال من امتی کا لفظ فرمایا اور یہہ دلالت
کرتا ہے قلت پر پھر آگے چلکے اصیحابی کا لفظ فرمایا کہ وہ صیغہ تصغیر کا ہے
دلالت کرتا ہے تقلیل پر اس سے معلوم ہوا کہ اشخاص قلیل ہین اب اس
حدیث سے بالکل صحابہ کا ارتداد سوای پانچ چہہ شخص کے سمجھنا نہایت بعید ہے
آگے چلکے اخیر حدیث مین لفظ لن یزالوا مرتدین کا فرمایا یہہ دلالت صریح
کرتا ہے کہ مراد اشخاص مذکورہ سے مراد چند قوم ہین کہ عہد خلیفۂ اول و خلیفہ
ثانی مین مرتد ہوگئے اور اونکے ساتھہ خلیفۂ اول و خلیفۂ ثانی نے قتال کرکے
زیر و زبر کیا اور ان لوگون کو کسی نے اہل سنت و جماعت سے صحابہ
نہین کہا ہے اور نہ کوئی اونکی عظمت اور بزرگی کا معتقد ہے اگر کوئی کہے
کہ لفظ اصیحابی کا فرمایا کہینگے ہم کہ اصحاب کے معنے لغت مین ساتھی کے
ہین اور چند اشخاص انکے برسم رسالت و ایلچی گری کے زیارت سے
آن حضرت صلعم کی مشرف ہو جاتے تھے اور چند اشخاص منافقین بطمع
حصول غنیمت کے لڑائیون مین آپ کا ساتھہ دیتے تھے تو لغتہً انپر
اصحاب کا لفظ صادق آگیا اور کلام اہل سنت والجماعت کا انمین
نہین ہے بلکہ کلام انکا ان صحابہ مین ہے کہ قاتلین انکے ہین اور جب

ع۱ یہان ہیں ہونا چاہیے ۱۲ [illegible]
ع۳ ترجمہ غلط ہے [illegible]
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زندہ رہے خوب اجرای اسلام کیا اور کفار کو مسلمان کرتے گئے اور
تا حین حیات انکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ شریک انکے رہے اور
نماز وغیرہ احکام دینی مین اتباع انکا کیا اور انکے ساتھ لڑائیون مین
شریک رہے ہان اگر انکے حق مین کوئی روایت موجود ہو تو پیش
کیجیے ورنہ خرط القتاد۔ اقول بعون اللہ العلی الاکبر ارباب
عقول زاکیہ و اصحاب اذہان صافیہ پر واضح ولائح ہو کہ ہر چند فقیر کو [illegible]
نہین معلوم کہ کسی نے اہل حق سے دربارہ حدیث اصحابی کوئی سوال صحیح
سے کیا تھا یا نہین چنانچہ اسی وجہ سے رسالہ فاروق اکبر مین اسکا ذکر بھی
نہین ہوا شاید مولف ضرب منکر نے بعرض ابطال اعتراض فاروق یہ حیلہ
لیکر خدشہ اول ہی پیش بندی کی ہو تو ممکن ہے بہرکیف ہرگاہ صاحب
ضرب منکر نے اس حدیث کا ذکر کیا اور بڑی طمطراق سے بکمال فخر و
مباہات اس جواب کو بیان پیش کیا اور اہلسنت خود ممتنع الجواب سمجھا لہذا
فقیر بھی حسب مودای سے رشتہ در گردنم افگندہ دوست * می برد ہر جا کہ خاطر
خواہ اوست * تعاقب مخاطب مین اصل کیفیت اس جواب کی اور حقیقت اس
حدیث کی مصادیق کی انشاء اللہ بیان کرونگا اور چونکہ حدیث سن مات
کے متعلق رسالہ فاروق اکبر سابقاً تحریر ہو چکا ہے اب جہان منکر اوس
رسالہ پر اعتراض کریگا وہان جواب اوسکا دیا جاوے گا اس جلد مین
صرف حدیث ثانی یعنے حدیث اصحابی سے بحث و فحص کیجاتی ہے جسکو ناحق
مخاطب نے اس طمطراق سے لکھا جو باعث پردہ دری اسلاف اہلسنت ہوا
اور اہل الحق کو احوال صحابہ اہلسنت لکھنا پڑا حالانکہ عبارت مجیب مذکور بالکل
تحفہ اثنا عشریہ سے مسروق ہے جسکا جواب متعدد اہل حق کیطرف سے

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ [illegible] صحابہ کی شان مین کوئی روایت مدح یا ذم کی نہین ہے اور اگر مراد نفی [illegible] [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو چکا ہے اور یہ بحث ایسا عظیم الشان ہے کہ قبل سے علماے فریقین اس
مین معرکہ آرا ہو چکے ہین چنانچہ منجملہ سعی علماے اہلسنت کے لئی منتہی الکلام
ملقب بہ تنبیہ اہل الخوض فی حدیث الحوض شاہد قوی موجود اور غلبہ علماے
کرام اہلحق شیعہ اثنا عشریہ رضوان اللہ علیہم کے لئے اس معرکہ مین کتاب
مستطاب استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام فی رد منتہی الکلام
بحمد اللہ المعبود دلیل کافی وبرہان شافی کالشمس فی وسط النہار واضح ۔
آشکار صاحبان ادراک ان دونون کتابون کو ملاحظہ کرین اور حقیّت حق
و بطلان باطل کا اذعان کرین ہر چند فریقین سے اب کسی کو منصب مناظرہ
و مباحثہ نہ تہا تا وقتیکہ اہلسنت تردید رد منتہی الکلام نہ کرین وہو محال مگر
چونکہ اس زمانہ کے حضرات اہلسنت کا معمول ہو گیا ہے کہ جو کچھ کتاب
شاہ عبد العزیز و حیدر علی مین پاتے ہین اوسکو وحی منزل سمجھکر عوام مین
اوڑاتے ہین نہ جوابات و نہ دندان شکن کو اوسکے ملاحظہ کرتے ہین نہ ذرا شرماتے
ہین بلکہ وہی بے تکا ہانک اوٹہاتے ہین اور حافظون کی طرح آنکھین بند کرکے بے
تال و سر وہی گا یا ہوا راگ گاتے ہین اور وہی پرانا ربانا بجاتے ہین چنانچہ صاحب
ضرب منکر بہی اوس طریقہ پہ چلے ہین لہذا بندہ نے بہی ذو الفقار حیدری علم
کیا اور بغرض اسکات لئام عصاے موسوی کو بجاے قلم لیا علاوہ بران اس
رسالہ مین بہی منتہی الکلام کی ابحاث متعلقہ بہذا المقام کے پوری خبر لی گئی ہے
پس قبل از توجہ باصل مطلب ورد جواب غیر مصوب اصل مقصود
علماے اہلحق کو دربارہ ذکر مطاعن خلفا و صحابہ مخصوصین اہلسنت
سمجھنا چاہیے اور فواید و مقاصد کو اوسکے ہر وقت خیال رکہنا
چاہیے اول یہ کہ چونکہ بمقابلہ حکم خدا و رسول یہ تمسک ثقلین

مطاعن صحابہ و خلفا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ومتابعت ذریات معصومین جیسا کہ آیہ قل لا اسئلکم الخ اور حدیث
تمسک وسفینہ سے ظاہر ہے اہلسنت نے یہ اختراع جدید کیا کہ متابعت
ثقلین کو ترک کرکے اطاعت صحابہ بلکہ خلفائے ثلثہ مین سرگرم ہوئے
اور ایسی بنیاد فاسد پر بمقابل عصمت اہلبیت طاہرین یہ قاعدہ بنایا
کہ الصحابۃ کلہم عدول لہذا علمائے اہلحق واسطے اظہار حقیت وتائید
احکام خدا ورسول وتمسک عترت طاہرہ وابطال قضیہ کلیہ موضوعہ
اہلسنت کے فسق وفجور صحابہ مخصوص کو آیات واحادیث سے ثابت
کرتے ہین تاحقیت مذہب حق وابطال اس عقیدہ باطلہ کا بخوبی واضح
وآشکار ہوجاے دوسرے یہ کہ چونکہ یہ خلافت ساختہ وپرداختہ اونہین
صحابہ کے تھے اسلئے حضرات اہلسنت واسطے تصحیح خلافت بکری کے
قائل بفضیلت عموم صحابہ ہوے ہین اس دلیل سے کہ انہین صحابہ کے
فضایل مین آیات کثیرہ واحادیث متعددہ وارد ہین پس کیونکر ممکن ہے
کہ وہ لوگ ایسے امر باطل پر اجماع کرین لہذا علمائے اہلحق بغرض ابطال
خلافت بکری وبطلان اجماع کذائی اون صحابہ کے بارہمین آیات قطعیہ
واحادیث صحیحہ جنسے فضایح وقبایح اون صحابہ کے ثابت ہون پیش
کرتے ہین جس سے فسق وفجور اون صحابہ کا ثابت ہوجاے اور اس اجماع
کا بطلان عقلاے عالم پر واضح ولایح قرار پاے تیسرے یہ کہ چونکہ اہلسنت
اون آیات واحادیث کو جو فضایل مہاجر وانصار مین بسبیل جزئیت مشروط
بایمان وعمل صالح ودیگر قیود وشروط وارد ہین تمامی مہاجر وانصار کے
حق مین بطور کلیہ پیش کرتے ہین تاکہ بشمول اونکے خلفا کی
فضیلت ثابت ہو لہذا اہلحق اون آیات واحادیث کو جن سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فسق و فجور اونکے ثابت ہوتے ہین پیش کرتے ہین تاکہ امر حق واضح ہوجاے
کہ جو لوگ ممدوح ہین وہ مصداق احادیث فضیلت ہین اور فاسقین و فاجرین
مصادیق احادیث قسم ثانی چونکہ یہ کہ خلفای ثلثہ و دیگر مہاجرو انصار سے
ترقی کر کے اہلسنت ازراہ معاندہ اہلبیت طاہرین بغرض پردہ پوشی
امثال معاویہ وغیرہ کے عموم آیات و احادیث سے استدلال کرتے ہین اسوجہ
سے علمای اہل حق اون آیات و احادیث کو جس سے بطلان ان دعاوی
کاذبہ کا اظہار ہو پیش کرتے ہین تاکہ مکر و فریب اہلسنت کا واضح ہوجاوے اور
جو جس مرتبہ کا مستحق ہے اوسپر قرار پاوے ازینجاست کہ بہت سے آیات اور
بیشمار احادیث فضایح و قبایح صحابہ مین نزد اہلسنت موجود ہین مگر با غراض
فاسدہ اپنے اونکی تاویلات دور از کار کرتے ہین اور مقبوح کو ممدوح اور
ممدوح کو مقبوح بناتے ہین لہذا اصحاب انصاف کو ضرور ہی کہ جدل و
اعتساف سے درگذر کر کے مطلب آیات و احادیث پر غور کرین اور جو
جس مرتبہ کا لائق ہے اوس مرتبہ پر اوسکو پہونچاوین نہ یہ کہ ظلمت و نور
آفتاب و شب دیجور کو ایک درجہ مین قرار دین اور از آنجاکہ احصا اون
آیات و احادیث کا اس مختصر مین ناممکن ہے لہذا ایسی حدیث اصیحابی کی
طرف بنظر انصاف دیکھین کہ اوس حکیم عالم عقل مجسم نے کسطرح پوست
کندہ اپنے اصحاب کے احوال پر اختلال کو الفاظ مختصرہ مین بیان کیا
اور کیسے کیسے علامات بینہ کا اعلان کیا کہ اگر بنظر غور اس حدیث کی ہر پہلو
و جانب پر انسان نظر کرے تو مثل آئینہ کے حالات اون صحابہ کے
معلوم ہوجاوین اور بالیقین معلوم ہو کہ کون لوگ اسکے مصداق ہین
اصل حدیث جسکو خطیب نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ صحیح مسلم مین ہم

جواب اجمالی در بارہ حدیث اصیحابی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن ابن عباس قال قام فینا رسول اللہ خطیباً بموعظه فقال یا
ایها الناس انکم محشورون الی اللہ حفاة عراة کما بدانا اول خلق نعیده
وعدا علینا انا کنا فاعلین الا وان اول الخلائق یکسے یوم القیمه ابراہیم
الا وانه سیجاء برجال من امتی فیوخذ بهم ذات الشمال فاقول یارب
اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال
العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت
انت الرقیب علیهم وانت علی کل شئ شهید فیقال انهم لن یزالوا
مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم الحدیث یعنے حضرت ابن عباس سے
منقول ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا ہم لوگ کو وعظ فرما رہے تھے اوسی
حالت مین فرمایا کہ ایہا الناس حشر تم لوگون کا بروز قیامت عریان ہوگا جیسا
کہ خدا نے فرمایا ہے اور سب سے پہلے جسکو لباس عطا ہوگا وہ ابراہیم خلیل اللہ
ہونگے اور کچھ لوگ ہمارے اصحاب سے گرفتار ہوکر آئینگے ہم کہینگے
کہ پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہین تب خطاب باری ہوگا کہ تو نہین جانتا
ان لوگون نے کیا کیا امور بعد وفات تیری حادث کئے ہین پس ہم اوس
آیت کی تلاوت کرینگے جسکو خدا نے حضرت عیسےٰ سے نقل کی ہے (کہ خداوندا
جب تک ہم اون لوگون مین رہے اونکے احوال سے مطلع تھے اب بعد وفات
تو ہی خوب اونکے حالات کو جانتا ہے پس خطاب باری ہوگا کہ یہ اصحاب
بعد تیرے مرتد ہوگئے اور اولٹے پاؤن پھرگئے جس وقت سے تو ان لوگون
سے جدا ہوا انتہی پس اس حدیث سے یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ وہ حضرت
اپنے بعض اصحاب کو مرتد فرماتے ہین کہ بعد آن حضرت کے وہ لوگ مرتد ہوئے
اور اون لوگون نے بدعتین دین مین قایم کین تو اب مجیب کا یہ کہنا کلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وحاشا کہ اس حدیث سے کسی طرح مذمت صحابہ ثابت ہوتی ہو یقیناً باطل ہوا ہان اگر مرتد ہونے سے بہی مذمت نہ ثابت ہو تو خیر اور اہل حق یعنی شیعہ اس درجہ سے بڑہکر تو کوئی درجہ اونکے لیئے ثابت بہی نہین کرتے اگر اہلسنت اسپر شیعون سے اتفاق کرلین کہ ہان صحابہ مرتد ہوے مگر مرتد ہونے سے کوئی مذمت نہین ثابت ہوتی تو پھر کوئی اختلاف ہی نہین رہتا اور اس حدیث سے یہ بہی ثابت ہوا کہ یہ صحابہ وہی لوگ ہین جو دنیا مین حضرت کے اصحاب کہلاتے تھے اور سب لوگ اونکو اصحاب جانتے تھے چنانچہ تصریح اسکی مابعد باوضح طرق مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی نہ وہ لوگ جنکو کوئی صحابی بہی نہین کہتا جیسا کہ خود مجیب نے کہا ہے پس ضرور ہے کہ وہی صحابہ مراد ہون جو ہر وقت حضرت کے پاس حاضر باش رہتے تھے اور اکثر اسعد مین دخل انداز ہوا کرتے تھے کہ حضرت اکثر اونپر ناراض و غضبناک بہی ہوتے مگر بوجہ خلق عظیم چندان تعرض اونسے نہ کیا کہ بمقتضاے شفقت عامہ روز قیامت بہی فرماوینگے خدایا یہ تو میرے اصحاب تھے یہ انکی کیا حالت ہے کہ کشان کشان جہنم کیطرف چلے جاتے ہین نہ وہ لوگ جنکو کبہی حضوری بہی حضرت کے نصیب ہوتی تہی بلکہ گاہے گاہے بذریعۂ ایلچی گری کے شرف زیارت سے آنحضرت کی مشرف ہو جاتے تھے اور وہ لوگ کافر ہوکر مرے کیونکہ خود مولوی حیدر علی نے لکہا ہے کہ قیامت کے روز کافر کا فرقہ الگ ہوگا اور مومنون کا فرقہ الگ پس کب ممکن ہے کہ وہ حضرت کافرونکی شفاعت فرماوین اور معاذاللہ ایسا کذب صریح فرمائین کہ یہ لوگ میرے اصحاب تھے پس معلوم ہوا کہ یہ دار و گیر اون لوگون سے ہوگی جو بظاہر حضرت کے روبرو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیش پیش رہا کرتے تھے کہ بسبب بدی اعمال کے خدا کا اونپر عذاب ہوگا اور
حضرت رسول اونکی بظاہر شفاعت خواہ ہونگے ازینجاست کہ حضور رسول نے
اس حدیث کے مضمون کو بمقابلہ حضرت خلیفہ اول صدیق اعظم اہلسنت
ارشاد فرمایا جب اونہون نے کہا کیا ہملوگ مثل شہداء احد کے اصحاب آپکے
نہین ہین تو حضرت نے فرمایا اصحاب کیون نہین ہو لیکن کیا معلوم تملوگ
ہمارے بعد کیا احداث کروگے جسپر خلیفہ صاحب بہت روئے جیساکہ جذب القلوب
عبدالحق دہلوی و موطائی امام مالک و دیگر کتب اہلسنت مین موجود ہی پس
اس حدیث و دیگر احادیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مراد آنحضرت اصحابی
سے اس حدیث مین امثال خلیفہ اول ہین جنہون نے بعد وفات سرور
کائنات بلاانتظار غسل و کفن سقیفہ مین جاکر انصار رسول مختار سے کہ
منکم امیر ومنا امیر کہتے تھے کما فی صحیح البخاری لڑجھگڑکر خلافت لی اور
برادر و داماد رسول کے حق کو غصب کیا اور اسی جرم پر کہ بیعت انکی
نہ کی بضعۂ رسول کے گھر جلانیکو آگ لکڑیان لے گئے اور قسم کہایا کہ اگر نہ
نکلوگے تو گھر جلا دینگے اور دختر رسول کو ناراض کیا ہرچند بابت
فدک اپنے حق ہبہ و حق میراث کو اوس بضعۂ رسول نے پیش کیا
مگر کسی طرح اون لوگون نے اوس معصومہ کو کسی دعوی مین سچا نہ سمجھا
جسپر وہ معصومہ مظلومہ ناراض رہین اور بددعا فرماتی رہین اور ان صحابہ
نے کسی طرح اس حدیث کا بہی خیال نہ رکہا کہ حضرت نے فرمایا تہا فاطمۃ بضعۃ
منی من اذاها فقد اذانی ومن اذانی فقد کفر اور مدۃ العمر جناب امیر
اونکو کاذب غادر خائن آثم جانتے رہے بقول خلیفہ ثانی کما فی صحیح مسلم جسکی تفصیل
بعد اسکے انشاء اللہ مذکور ہوگی پس بعد ملاحظہ ان احادیث و ان حالات کے کسی عاقل کو شک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی نہوگا کہ مقصود اس حدیث سے سوائے ان لوگوں کے اور کوئی نہیں ہے
یہ جواب اجمالی تھا اس تقریر کا مجیب کے اب جواب تفصیلی کی طرف متوجہ
ہونا چاہیے کہ انشاء اللہ یقین واثق و اعتقاد صادق حاصل ہوگا واللہ
ولی التوفیق وبہذہ ازمۃ التحقیق اور قبل اسکے کہ ہم جواب تفصیلی
کی طرف متوجہ ہوں بیان بعض طرق اس حدیث کے ضروری ہیں وقد نقل
بعضہا العلامۃ الدہلوی اعلی اللہ مقامہ فی المجلد الرابع من النزہۃ
الاثنا عشریۃ فلنقتصر علیہا از آنجملہ بخاری در صحیح خود روایت کردہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یرد علی یوم القیمۃ رھط
من اصحابی فیحلئون علی الحوض فاقول یا رب اصحابی فیقول انک لا علم
لک بما احدثوا بعدک انھم ارتدوا علی ادبارھم القہقری نیز بخاری
روایت کردہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا قائم اذا زمرۃ حتی
عرفتھم خرج من بینی وبینھم فقال ھلم فقلت این قال الی النار واللہ
قلت ما شانھم قال انھم ارتدوا بعدک علی ادبارھم القہقری ثم
اذا زمرۃ حتی اذا عرفتھم خرج رجل من بینی وبینھم قلت این قال الی النار
واللہ قلت ما شانھم قال ارتدوا بعدک علی ادبارھم القہقری فلا اراہ یخلص
منھم الا مثل ھمل النعم نیز بخاری در صحیح بخاری روایت کردہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن معی رجال منکم
ثم لیختلجن دونی فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا
بعدک نیز بخاری در صحیح بخاری روایت کردہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لیردن علی ناس من اصحابی الحوض حتی اذا عرفتھم اختلجوا
دونی فاقول اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا بعدک نیز بخاری در صحیح

ترجمہ [illegible] مجلد رابع مطبوعہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

خود روایت کرده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا فرطکم علی
الحوض من مر علی یشرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفهم
ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم قال ابو حازم فسمعنی النعمان بن ابی عیاش
فقال هکذا سمعت من سهل فقلت نعم فقال اشهد علی ابی سعید الخدری
لسمعته وهو یزید فیها فاقول انهم منی فیقال انک لاتدری ما احدثوا
بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیره بعدی وقال ابن عباس سحقا بعدا
فیقال سحیق بعید سحقه واسحقه ابعده مسلم در صحیح خود روایت کرده
عن ابن عباس قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا
بموعظة فقال یا ایها الناس انکم محشورون الی اللہ حفاة عراة کما بدأنا
اول خلق نعیده وعدا علینا انا کنا فاعلین الا وان اول الخلایق یکسی
یوم القیمة ابراهیم الا وانه سیجاء برجل من امتی فیوخذ بهم ذات الشمال
فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا فاقول کما قال العبد
الصالح کنت شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم الی
قوله وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال لی انهم لن یزالوا
مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم وفی حدیث وکیع ومعاذ فیقال انک
لاتدری ما احدثوا بعدک نیز مسلم از عایشه روایت کرده که میفرمود سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وهو بین ظهرانی اصحابه انی علی
الحوض انتظر من یرد منکم فواللہ لیقتطعن دونی رجال فلاقولن ای
رب منی ومن امتی فیقال انک لاتدری ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون
علی اعقابهم نیز مسلم در صحیح خود روایت کرده قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یرد علی امتی الحوض وانا اذود الناس عنه کما یذود الرجل

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابل الرجال عن ابله قالوا یا نبی الله اتعرفنا قال نعم لکم سیماء لیست
لاحد غیرکم تردون علی غرا محجلین من آثار الوضوء ولیصدن عن
طائفة منکم فلا یصلون فاقول یا رب هولاء من اصحابی فیجی ملک
فیقول وهل تدری ما احدثوا بعدک نیز مسلم از انس بن مالک روایت
کرده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیردن علی الحوض رجال ممن
صاحبنی حتی اذا رأیتهم ورفعوا الی اختلجوا دونی فلاقول ای رب اصحابی
اصحابی فیقال لی انک لا تدری ما احدثوا بعدک نیز مسلم وبخاری روایت کرده اند
قال النبی انی علی الحوض حتی انظر من یرد علی منکم وسیوخذ ناس دونی
فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال هل شعرت ما عملوا بعدک والله ما برحوا یرجعون
علی اعقابهم فکان ابن ملیکة یقول اللهم انا نعوذ بک ان نرجع علی
اعقابنا ونفتن علی دیننا وقال ابو عبد الله علی اعقابکم تنکصون ترجعون
علی العقب مالک در موطا روایت کرده قال النبی صلی الله علیه وسلم
بشهداء احد فقال هولاء اشهد علیهم فقال ابو بکر السنا باخوانهم یا
رسول الله صلی الله علیه وسلم اسلمنا کما اسلموا وجاهدنا کما جاهدوا
فقال صلی الله علیه وسلم بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی فبکی
ابو بکر ثم بکی ثم قال وانا لکائنون بعدک یعنی گذشت پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم بر شهدای احد پس فرمود اینها آن گروه اند که من گواهی میدهم
برآنها یعنی به ثبات دین و قوت ایمان پس گفت ابو بکر آیا ما برادران اینها
نیستم ای پیغمبر خدا صلی الله علیک وسلم اسلام آوردیم چنانچه آنها اسلام
آوردند و جهاد کردیم چنانچه آنها جهاد کردند پس فرمود آن حضرت صلی الله
علیه وسلم بلی و لیکن من در نمی یابم که بعد من چه خواهید کرد پس گریست ابو بکر

Presented by: Rana Jabir Abbas

وگریست پس گفت آیا بدرستی کہ مابعد تو باقی خواہیم بود - اور اس مضمون
کی سیکڑون حدیثین صحاح وغیر صحاح اہلسنت مین موجود ہین اور چونکہ مطلب
سبھون کے قریب ہی قریب ہین اسوجہ سے بلحاظ اختصار ترجمہ سب کا نہ لکھا
گیا اور ہرگاہ مطلب اس حدیث شریف کا بالاجمال معلوم ہوا اور بعض طرق
اسکے بہی مرقوم ہوگئے تو اب جواب تفصیلی استدلالات اہلسنت کیطرف متوجہ ہونا
چاہیئے وان کان فی التفصیل نوع من التطویل لکنہ لا یخلوا عن التحصیل
وانما نستعین من اللہ الجلیل وھو حسبی نعم المولے ونعم الکفیل
قولہ اب غور کرنا چاہیئے کہ برجال من امتی کا لفظ فرمایا الی قولہ نہایت بعید
ہے اقول بعون اللہ العلی الاکبر امام المتکلمین سیدنا مولوی حیدر علی صاحب
منتہی الکلام مین فرماتے ہین اول آنکہ تصغیر را بر تقلیل عدد حمل کردن بیکدام
وجہ است وجہ ایش آنکہ لفظ رجال در روایات این حدیث آمدہ وفعال در
جموع باستعمال قلت است پس تصغیر را بر تقلیل عدد حمل کردند تا بالفظ رجال
کہ در مفتح حدیث واقع است مرتبط شود وایضاً لفظ رہط کہ بخاری نیز
بروایت ابوہریرہ آوردہ بتحقیق صاحب قاموس وامثالش دلالت
بر قلت عدد میکند زیرا کہ او در بیان معنی این لفظ چنین فرمودہ قوم
الرجل وقبیلتہ من ثلثۃ او سبعۃ الی عشرۃ او مادون العشرۃ وما فیھم
امرأۃ وہر چند بعضی از شارحین صحیح بخاری اطلاقش بر کمتر از اربعین
ہم تجویز نمودہ اند لیکن خالی از ضعف نیست چنانچہ الفاظش
بر آن شہادت میدہد کما لا یخفی علی المحدثین ومؤید تضعیف ہست
آنچہ محدث جزری در نہایہ تحقیق آن نمودہ حیث قال والرہط من
الرجل مادون العشرۃ وقیل الی الاربعین ولا یکون فیھم امرأۃ

منتہی الکلام

حواشی تحفہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وتنوین رجال وآن را بصورت نکرہ وارد فرمودن نیز مشعر بر تقلیل وتحقیر است
وعجب نیست کہ جمیع طرق این حدیث را تتبع میکنی بقول بعضی از محدثین
الفاظ دیگر نیز مؤید این حمل بہم رسد انتہی **اقول** ہر چند اہلحق کو چندان
غرض تقلیل وتکثیر سے نہین ہے کہ اس امر مین زیادہ بحث کیجاوے کیونکہ
مقصود اونکا ابطال قضیۂ کلیہ مقبولہ اہلسنت الصحابۃ کلہم عدول ہے وہ
بہر حال حاصل ہے خواہ محمول بر تقلیل ہو یا محمول بر تکثیر کیونکہ لا اقل بعض
صحابہ کا مصدر احداث ہونا ثابت ہوگا پس یہ بعض بہی ابطال قضیۂ
کلیہ الصحابۃ کلہم عدول کے لیئے کافی ہین ہان اگر غرض مولوی صاحب تقلیل
سے اشعار کرنا ہے اوس حدیث کی طرف جو اہلحق کے یہان ائمہ ہدی علیہم
السلام سے منقول ہے اور مسلک ثانی مین مولوی صاحب نے اشعار بہی
کیا ہے کہ کہا در خاتمہ حدیث لفظ مرتدین صریح موجود است واین نص است
درین کہ این حدیث مثل احادیث آخر اعنی ارتدت الصحابۃ کلہم اجمعون الا
ثلثۃ بسبق اہل ردہ وارد گردیدہ انتہی اور خود مجیب نے بہی اوس طرف اشارہ
کیا ہے بقولہ اب اس حدیث سے بالکل صحابہ کا مرتد ہونا سوای پانچ چہہ شخص
کے سمجہنا نہایت بعید ہے الخ تو بحولہ وقوتہ تعالی مین اسکو ثابت کرونگا
کہ ہرگز تقلیل پر حمل کرنا یہان صحیح نہین ہے اما اولاً پس اسلیئے کہ خود مولوی
صاحب فرماتے ہین کہ لفظ رجال اس حدیث مین وارد ہے جو دلالت کرتا ہے
قلت پر یعنے اقل من العشرۃ پر اور بالیقین معلوم ہے کہ جن لوگون کو یہہ
حضرات مرتد بیان کرتے ہین اور اونکو مصداق اس حدیث کا ٹہراتے
ہین وہ لوگ ہرگز دس سے کم نہ تہے پس اگر حدیث نبوی مین تقلیل مراد
لیجائے تو عدم مطابقت واقع لازم آتی ہے کیونکہ حضرت نے بقول مولوی صاحب

منتہی الکلام

ابطال دعوی مولوی صاحب تقلیل ... صحابہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خبر دی تھی کہ کم از دہ مرتد ہو نگے اور واقع مین مرتدین اضعاف مضاعف
وہ سے ہوئے پس یا تکذیب رسول خداؐ کو عیاذاً باللہ گوارا کرین وان
کانوا مذعنین بہ یا حمل بر تقلیل سے دست بردار ہون یا اون مرتدین کے
لئے کوئی دوسری حدیث لاوین اور اس حدیث کو اپنے عشرہ مبشرہ کے
اکثر افراد کے حق مین قرار دین تاکہ مطابق افادات صاحب نہایہ و مجمع
البحار و شاہ عبد الحق دہلوی وغیرہ ہو جیساکہ مابعد مذکور ہو گا انشاء اللہ
تعالےٰ ثانیاً سلمنا کہ اس حدیث مین لفظ رجال مفید تقلیل ہے اور
حمل رہط بر مافوق العشرہ بھی ضعیف ہے لیکن دوسری احادیث مین
مثل حدیث صحیح بخاری کے جو لفظ زمرہ وارد ہے اوسکو کیونکر محمول بر تقلیل
کرینگے کہ خود قاموس مین ہے الزمرۃ الفوج والجماعۃ اور حدیث صحیح مسلم
مین جسکو خود مولوی صاحب نے نقلاً عن الشرعۃ عن المشکوۃ نقل کیا ہے
بلفظ اقوام وارد ہے جو جمع قوم ہے اور بتصریح صاحب قاموس القوم
جماعۃ اقوام جمع اوسکی ہے اور نیز مسلم مین بلفظ طائفہ وارد ہے اور طائفہ
کا اطلاق بتصریح قاموس ہزار تک ہوتا ہے کذلک ناس وغیرہ جو الفاظ
تکثیر ہین پس یا قائل بہ تناقض احادیث مذکورہ ہون یا جمعاً بین الاحادیث
قائل بہ تکثیر ہون لیطابق الواقع ایضاً ثالثاً یہ کہنا کہ عجب نیست الخ
بھی غلط ہے بلکہ معاملہ برعکس ہوا کہ تتبع سے تکثیر حاصل ہوتی ہے نہ تقلیل
جیساکہ سابقاً بعض طرق احادیث منقول ہوئے جسمین ناس و زمرہ و اقوام
و طائفہ وارد ہے فصح قول الامام علیہ السلام ارتدت الصحابۃ کلھم اجمعون
الخ رابعاً لفظ اصحابی بھی اکثر طرق احادیث مین بلا تصغیر ہے چنانچہ
فتح الباری مین ہے جیساکہ منتہی الکلام مین ہے قولہ فاقول یا رب

ص ۴۵۷ منتہی الکلام

ص ۱۰۹ منتہی الکلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصحابی فی روایۃ احمد وفی روایۃ احادیث الانبیاء باصیحابی بالتصغیر
الخ یعنی ایک روایت مین احمد کی اصیحابی بتصغیر ہے پس ایک یا بعض
کا حکم اکثر پر جاری کرنا بہر طور نا زیبا ہے خاصۃً اگر مراد مرتدین سے
کل مرتدین مقتولین بید الخلفا ہین جیسا کہ شاہ عبد العزیز وغیرہ کا
مسلک ہے تو باتفاق ارباب سیر و تواریخ و فن احادیث معلوم ہے کہ
وہ کہین زیادہ دس سے بلکہ سیکڑون بلکہ ہزارون سے تھے چنانچہ خود
مولوی صاحب تفسیر نیشاپوری سے نقل کرتے ہین کہ زمانہ خلیفہ اول
مین سات قبیلہ مرتد ہوئے اور ایک فرقہ عہد خلیفہ دوم مین غسان قوم
حبلہ بن ایہم پس کون عاقل کہہ سکتا ہے کہ ان آٹھون قبیلہ مین کل نو یا
دس آدمی تھے بلکہ حسب تصریح شاہ ولی اللہ وغیرہ معلوم ہوتا ہے
کہ سوای مسجد مکہ و مدینہ و قریئہ جواثا کے سب لوگ مرتد ہو گئے تھے اور
خود مولوی صاحب بھی اس روایت کے ناقل ہین پس اگر حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث اصحابی مین انہین مرتدین کو مراد
لیا ہے تو سراسر عدم مطابقت واقع لازم آتی ہے کہ حضرت خبر دیتے
ہین کل نو دس آدمی مرتد ہونگے اور مرتد ہوئے سیکڑون بلکہ ہزارہا
پس کسیطرح تطابق خبر اور واقع کی نہین ہو سکتی ولا یقول بہ احد فی
حق الرسول سابعاً بنابراسکے قتال مرتدین مین خلیفہ اول کو کوئی
فضیلت بھی حاصل نہین ہوتی ہے جسکے اثبات کے لیئے شاہ ولی اللہ
نے کیا کچھ خاک اوڑائی ہے اور رجسٹر کے رجسٹر ازالۃ الخفا کے سیاہ کیئے
اور مولوی صاحب نے بھی بدانست خود کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا
کیونکہ نو دس آدمی کے قتل کرانے مین کونسی ایسی خوبی و لطافت ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جو خلیفہ صاحب کی اسدرجہ فضیلت ثابت ہو سابعًا اگر مرتدین سے
اصحاب کبائر و منافقین و ارباب بدعت واہوا الی یوم القیامت
مراد ہوں جیسا کہ ابن التین سے خود مولوی صاحب نے نقل کیا ہے
تو دائرہ تکثیر اور بھی وسیع ہوتا ہے اور شرف صحابیت کل
منافقین روی زمین کو الی یوم القیامۃ ملتا ہے ثامنًا اگر مرتدین
سے بالتخصیص قوم مالک وغیرہ مراد ہوں جیسا کہ مولوی صاحب
فرماتے ہیں تو باوصف مخالفت صریحہ دیگر علمای کبار بلکہ خود شاہ
صاحب استاد البریہ صاحب تحفۂ اثنا عشریہ جب تک مولویصاحب
قوم مالک کو کم از دہ منحصر نہ کریں یہ دعوی پیش نہیں ہو سکتا ہے
جو ہر طرح خارج از امکان ہے جیسا کہ خود مولویصاحب تعداد
منکرین زکوۃ کو خارج از امکان بیان کرتے ہیں تاسعًا بنا بر قاعدۂ
مسلمہ بین الفریقین کہ الاحادیث یفسر بعضہا بعضًا میں کہہ سکتا ہوں
کہ حمل اس حدیث کا اقل من العشرۃ پر کسیطرح ممکن نہیں اسلئے
کہ یہہ ارتداد فتنہ تھا چنانچہ ازالۃ الخفا میں ہے بعد ازان فتنہ
بغایت ردت بلند شد ثم قال و آن سر قول آن حضرت بود درین
فتنۃ العصمۃ فیہا السیف رواہ حذیفہ اور حصول فتنۂ قلیل مردم
سے خصوصًا اقل من العشرۃ سے جو قابل شمار بھی نہیں ہیں ناممکن ہے
جیسا کہ شرح صحیح مشکوۃ میں شاہ عبد الحق دہلوی فرماتے ہیں عن
حذیفہ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا گفت حذیفہ
بخدا سوگند کہ درنمی یابم من کہ آیا فراموش کردند یاران من
و یا فراموش می نمایند یعنے فراموش نکردہ اند ولیکن تکلف

[illegible] ازان بابر شنید شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ در [illegible] ثابت بالسنۃ از صحاح نقل کردہ [illegible] صفحہ ۱۵۱ [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

میکنند و خود را فراموش کار می نمایند و اللہ ما ترک رسول اللہ
بخدا سوگند نگذاشت پیغمبر خدا من قائد فتنہ ہیچ کشندۂ فتنہ را
و پید اکننده و بر پا دارنده آن را مثل عالمی کہ احداث بدعت کند
کہ سبب ضلالت گردد و مردم را بدان دعوت نماید یا امری کہ باعث
بر محاربہ و مقاتلہ و تو دکشیدن جار و اچنانکہ سوق راندن الیس
الی ان ینقضی الدنیا تا سپری شدن دنیا من معہ ثلث مائۃ فصاعدا
صفت قائد فتنہ این ہست کہ میرسید کسانیکہ با وپیند و تبعیت او میکنند
عدد سی صد را و زیادہ ازان قد سماہ لنا باسمہ مگر تحقیق ذکر کرد
اور آن حضرت برای ما بنام او و باسم ابیہ و قبیلتہ و نام پدر و نام
قبیلہ وی و قید عدد سی صد ظاہر از برای آن کرد کہ اجماع این قدر از
مردم باعث بر وجود مفسدہ و لحوق ضرر بیشتر میگردد و اما اگر کمتر
ازین باشند اعتبار ندارند واللہ اعلم جس سے معلوم ہوا کہ تین سے
آدمی سے اگر کم ہون تو اونکا اعتبار ہی نہین ہے پس اگر وہ مرتدین دس
یا دس سے کم تھے تو اونکا اعتبار کیا اور اونسے مقاتلہ و محاربہ پر افتخار
کیا بالجملہ یہان تقلیل مراد لینا کسیطرح درست نہین ہے اور بفرض
تسلیم منافی مقصود اہل حق نہین ہے بلکہ تخفیف مؤنت ہوتی ہے کہ بنا بر
تکثیر اکثر صحابہ کا احداث بیان کرنا ہوگا اور بنا بر تقلیل ثلثہ ہی پر جو
اقل عدد جمع ہے اختصار ہوگا ع زہے طرف کہ شود کشتہ سود اسلام
قولہ آگے چلکے آخر حدیث مین لفظ لن یزالوا مرتدین کا فرمایا
یہہ دلالت صریح کرتا ہے کہ مراد اشخاص مذکورہ سے مرتدین ہین
کہ موت انکی کفر پر ہے الخ اقول بعون اللہ العلی الاکبر جبتک

ف کم از سی صد اگر فتنہ کنند اعتبارے ندارد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلام علمای اعلام مین بخوبی غور نکرے اور اس بحر ذخار ناپیدا کنار
کو بخوبی طے نکرے میدان مناظرہ مین قدم نہ دہرے کہ بجز اظہار
جہالت اور کوئی فائدہ نہین ہو سکتا ارباب علم و کمال پر واضح
ہو کہ جس حدیث کی مراد سمجھنے مین مجیب نے اس اختصار کو صرف کیا ہے
اوسمین علمای اعلام و فضلای فخام انکی آجتک سرگردان تیہ ضلالت
ہین کیونکہ بعد اختلاف شدید متقدمین اہلسنت نے مقصد اس حدیث
شریف کو چند فرقون مین دائر کیا ہے اور محصل اوسکا جو منتہی الکلام
مین ہے یہ ہے کہ صاحب فتح الباری نے کہا کہ مراد حدیث سے وہ
لوگ ہین جو زمانہ خلیفہ اول مین مرتد ہوئے اور اون سے ابو بکر نے
مقاتلہ کیا یہانتک کہ وہ اوسی حالت پر قتل ہوئے اور کفر پر مرے
اور ابن تین نے کہا کہ ممکن ہے کہ اس حدیث سے منافقین مراد ہون
یا وہ لوگ جو اصحاب کبائر و اصحاب بدعت ہین کہ موت اونکی اسلام
پر ہے اور بیضاوی نے کہا کہ مراد اس سے وہ مرتدین نہین ہین
جو اصل اسلام سے مرتد ہوئے بلکہ وہ لوگ جو استقامت امور سے
مرتد ہوئے اور اپنے اعمال صالحہ کو ساتھ اعمال سئیہ کے بدل دیا اور
شاہ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین فرمایا کہ مراد اس حدیث
سے وہ لوگ ہین جنہون نے حقوق اہلبیت نبی مین تقصیر کی بالجملہ
متقدمین محدثین کو اس حدیث کی مراد دریافت کرنے مین اختلاف
تہا مگر متکلمین نے بوجہ دار و گیر اہل حق کے اسپر اتفاق کیا کہ مراد اس حدیث
سے وہی مرتدین ہین جنکی موت کفر پر ہوئی اور بدست خلفا مقتول
ہوئے تاکہ اپنے خلفا و صحابہ مخصوصین کو انطباق سے اس حدیث

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کے نجات دین چنانچہ فضل ابن روزبہان نے اپنی کتاب ابطال الباطل
مین اسپر دعوی اتفاق کیا ہے حیث قال فلزم من هذه المقدمات
ان هذا الحديث وامثاله فی هذا الباب فی شان اهل الردة كما قاله
العلماء ثم قال قد وقع التصريح فی هذه الحديث علی ما ذكرناه
ان المراد منه ارباب الارتداد الذين ارتدوا بعد رسول الله وقاتلهم
ابو بكر الصديق انتهى یعنے یہہ حدیث اور امثال اوسکی دربارہ اہل
ردہ وارد ہے جیساکہ علمانے بالاتفاق تصریح کی ہے کہ مراد اس سے
وہ مرتدین ہین کہ جو بعد وفات رسول خدا مرتد ہوئے اور اونسے ابوبکر
نے مقاتلہ کیا اور اسی مضمون کو شاہ صاحب نے بہی تحفہ مین لکہا ہے
اور مختار فاضل معاصر مولوی عبد الحی بہی یہی ہے جیساکہ اپنی تعلیق صہ ۱۷ تعلیق عجیب علوی
عجیب مین فرماتے ہین وان ارید بالاصحاب اللغوية بمعنے من صحب
النبی یکون الصفة المذكورة احترازا عن الذين ارتدوا بعد
الوصول الی الحق بعد موت النبی کما یدل علیه ما روی البخاری
عن عبد الله بن مسعود قال رسول الله انا فرطكم الخ مگر چونکہ اس
تفسیر وتشریح مین مفاسد عدیدہ لازم آتے ہین لہذا امام المتکلمین
اہلسنت مولوی حیدر علی نے علے الرغم اپنی اسناد صاحب تحفہ
کے مصداق اس حدیث کا مالک بن نویرہ وامثاله مانعین زکوة کو
بالتخصیص قرار دیا مع الاقرار بایمانه حملا للاحداث بانکار الزکوة
وان کان ماؤلا فی عدمه اتیانه چنانچہ منتہی الکلام مین فرماتے ہین صہ ۶
دوم آنکہ باعث عدول این بزرگان از معنے حقیقی ارتداد کہ برگردیدن
از اصل دین اسلام است بسوی تبدیل اخلاق حسنہ بسیئہ وتغییر

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسوخ بتزلزل یعنی ردتیکه عین کفر نباشد چیست وجوابش آنکه باعث
عدول چند دلیل است درین مقام بردو دلیل اکتفا ورزم یکی آنکه
در کتاب مجید پروردگار عالم و خطاب پیغمبر با فخر بنی آدم برجای خود
بآیات قاطعه و بینات ساطعه تقرر یافته که خاشاک ظلمات غم و اندوه
بشآمت اعمال فاسده و عقائد زائفه بر وجوه کفار نگونسار خواهد ریخت بلکه
آن گروه شقاوت پژوه را در روز قیامت بر عکس اهل ایمان در سواد
وجه خواهد انگیخت تا هر یکی در محشر از مؤمنین و کافرین با همدگر ممتاز گردد
و پرده ناموس کفار رو بروی تمام خلق اولین و آخرین دریده شود
بالجمله بهر صورت ثابت شد که این هر دو گروه مؤمنین و کفار نزد هر کس ممتاز
خواهند بود و التباس یکی به دیگرے در قیامت باقی نخواهد ماند اما احادیث
که از ان اثبات این مدعا بکار آید در کتب فریقین باستفاضه و شهرت
رسیده و این اتم تعبیرین کتاب و سنت تافته که شفاعت در حق کفار
خصوصا وقتیکه کفر و شرک اینها بر همه کس از اهل محشر نمایان باشد
حظے از جواز نیافته لاجرم حمل ردت و احداث بر تبدیل و تاخیر از حقوق
بحکم دقیق نظر ضرور افتاد دوم آنکه در روایت ابو سعید خود موجود است
که جناب خاتم النبیین چون خواهند دید که ملائکه آنها را بشفاعت من
نمیگذارند و برای تعذیب همه را بسوی دوزخ میکشند خواهند
فرمود که سحقا سحقا لمن غیر بعدی لهذا بر تغییر و تبدیل محمول شد هر چند
رجوع از اصل دین یکے از افراد تغییر و تبدیل باشد لیکن چون در تفسیر
حدیث موجود است فلا اراه یخلص منهم الا مثل همل النعم کما
سیجیء انشاء الله تعالی یعنی بشفاعت از ان دار و گیر نجات نخواهند یافت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مگر قلیل ارتداد را بر بعضی از شقوق و تاخیر از بعضی حقوق فرود آورده اند
فان الحدیث یفسر بعضها بعضاً و بدیہی است کہ اگر بر رجوع از اصل
دین و اختیار مذہب کفار و مشرکین محمول می نمودند خلاص بعضی
از انہا ولو کان اقل قلیل از محالات و مستبعدات می بود زیرا کہ نجات
کفار نگونسار از عذاب دائمی نزد متکلمین فریقین مخالف نصوص قرانی
و احادیث رسول ربانی است فکیف کہ بی تعذیب رہا شوند و در جہنم
نروند و ہو ظاہر پس معلوم شد آن جماعت بردت حقیقی متصف نبوده اند
لو بارتکاب کبائر مستحق جہنم باشند اما حمل حدیث بر فساق و کفار جمیعاً
پس اگرچہ اشکال رہائی و نجات میشود ولیکن بعضے از الفاظ مساعدت
نمیکند چنانچہ مفصل جوابش خواہی دانست انشاء اللہ و حضرت مؤلف
نیز از حمل ردت بر اختیار کفر بعد الاسلام نکیر شدید خواہد کرد انتہی مختصراً
اقول ولنعم ما قیل سہ انچہ دانا کند کند نادان + لیک بعد از خرابی بسیار
بہ کل تقریر موافق مذہب منصور الحق ہے کہ مراد اس حدیث سے مرتدین
حقیقے نہیں ہین جنکی موت کفر پر ہوئی بلکہ صحابۂ معروفین کے بعض یا اکثر
افراد مراد ہین لیکن معلوم نہین کہ اہلسنت کو کیا داعی ہوتا ہے کہ اس حدیث
کو خواہی نخواہی او نہیں اہل ردہ پر محمول کرتے ہین جنکو باہت علی الکفر
مقتول بید خلفا جانتے ہین جیساکہ استاد البریہ انکے تحفہ اثنا عشریہ
مین بذیل آیۂ مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ کہتے ہین و مقاتلہ مرتدین بالاجماع
از خلیفۂ اول و اتباع او واقع شد زیرا کہ در آخر عہد پیغمبر سہ فرقہ مرتد
شدند اول بنو مدلج قوم اسود عنسی ذو الخمار کہ در یمن دعوای نبوت
کرد و بدست فیروز دیلمی کشتہ شد دوم بنو حنیفہ اصحاب مسیلمہ کذاب

[illegible]

که در ایام خلافت خلیفه اول بدست وحشی قاتل امیر حمزه کشته شد
سوم بنو اسد قوم طلیحه بن خویلد متنبی که حضرت پیغمبر خالد را برو فرستاد
و او از دست خالد گریخته بشام رفت و در عاقبت ایمان آورد و در زمان
خلیفه اول هفت گروه مرتد شدند اول بنو فزاره قوم عیینه بن حصین
دوم غطفان قوم قرة بن سلمه سوم بنو سلیم قوم ابن عبد یالیل چهارم
بنو یربوع قوم مالک بن نویره پنجم بعضی بنو تمیم قوم سجاح بنت المنذر متنبیه
زوجه مسیلمه کذاب ششم بنو کنده قوم اشعث بن قیس کندی هفتم
بنو بکر در بحرین و یک فرقه در زمان خلیفه ثانی نیز مرتد شدند به نصاری
ملحق شدند و هر یک از فرقه های مذکوره را خلیفه اول از بیخ و بن برکند
و در اسلام آورد چنانچه مورخین براین امر اجماع دارند و حضرت امیر را قتال
مرتدین گاهے اتفاق نیفتاده بلکه خود فرموده است که ابتلیت بقتال
اهل القبلة کما رواه الامامیة فی کتبهم و اگر امامیه آنها را بنابر امامت مرتد
نامند گوئیم در عرف قدیم و جدید مرتد منکر اصل دین را گویند و اگر بتاویل
باطل جزئی را از عقائد اسلام منکر شوند آن را منکر نامیدن در عرف
جاری نیست و حمل معانی بالاجماع بر معانی عرفیه لغت است نه بر معانی اصطلاحیه قوم و نیز
و هذا اللفظ عن دینکم صریح است در آنکه انکار ایشان تمام دین و اصل آن را
باشد نه یک مسئله را از مسائل آن و مانعین زکوة را که در عهد خلیفه اول
مرتد نامیدند بجهت آنست که آنها منکر وجوب زکوة بودند و هر که منکر ضروریات
دین شود اصل دین را انکار کرده باشد انتهی بقدر الحاجة اور بجواب اسی
حدیث اصحابی کے افاده فرماتے ہیں جواب ازین طعن آنکه این حدیث
صریح ناطق است که مراد از اشخاص مذکورین مرتدین اند که موت آنها بر کفر

شد ہیچکس از اہلسنت الجماعت را صحابی نمیگوید و معتقد خوبے
و بزرگی آنہا نمی شود اکثر بنی حنیفہ و بنی تمیم کہ بطریق وفادت بزیارت
آن حضرت مشرف شدہ بودند باین بلا مبتلا گشتند و خائب و خاسر
شدند کلام اہلسنت دران صحابہ است کہ با ایمان و عمل صالح ازین جہان
در گذشتند و باہم بسبب اختلاف آرا مناقشات و مشاجرات نمودہ
بودند و طرفین ہمدیگر را تکفیر و تبدیع نمودند و شہادت بایمان دادند در حال
این قسم اشخاص اگر روایتی موجود داشتہ باشند بیارند قصہ مرتدین
جمع علیہ فریقین ہست حرف در قاتلان این فریق ہست انتہی اس عبارت
سے کئی فائدے حاصل ہوئے جو ہر طرح تحقیقات مولویصاحب کو خاک
سیاہ کر دیتے ہین پہلے یہہ کہ جملہ مرتدین گیارہ قبیلے تھے تین عہد رسول مین
سات قبیلے عہد ابوبکر مین اور عہد خلیفہ دوم مین ایک قبیلہ کہ مجموع اونکے
گیارہ تھے پس اگر قبیلے کو بفرض محال واحد فرض کرین جب بھی تقلیل
حاصل نہین ہوتی جو مفاد جمع رجال برا قل من العشرۃ ہے جیساکہ مولوصاحب
کا دعوی ہے دوسرے یہہ کہ ظاہر کلام سے ان گیارہون قبیلے کا ارتداد
فی نفس الامر یکسان معلوم ہوتا ہے گو وجوہ اونکے مختلف ہین اور یہی
وجہ ہے کہ ایک کا حکم دوسرے پر جاری کرتے ہین چنانچہ علاوہ تین
فرقہ سابقہ کے قوم سجاح بنت منذر متنبیہ اور غطفان کی ارتداد کو
جو بوجہ نصرانیت و دعوی نبوت کافر تہا شاہ صاحب نے سبکو ایک
حکم مین ڈالا اور سبکو حتی کہ مانعین زکوۃ کو بھی مختلف عن الواجبات
نہ کہا جیساکہ مولویصاحب لکھتے ہین طرفہ یہہ ہے کہ مولویصاحب بھی خود
ان دونون قبیلون کو جو یقینی مرتد تھے مانعین زکوۃ کے ہم پلہ بتاتی

ازالۃ الاوہام مولوی محمد علی از کلام شاہ عبدالعزیز

ہین جو مرتد واقعی نہ تھے بلکہ متخلف عن الواجبات تھے جنکو مورد حدیث اصیحابی بناتے ہین جیسا کہ تفسیر نیشاپوری سے جو نقل فرماتے ہین اوس سے ظاہر ہے تیسرے یہہ کہ مالک بن نویرہ حقیقۃ مثل سب مرتدین کے مرتد تہا نہ متخلف عن الواجبات سے پس یہہ سارا دمدمہ مولویصاحب کا مالک کے بارے مین ہوا ہوگا کیونکہ مولوی صاحب اسی تخلف عن الواجبات کی بنیاد پر مالک کو مورد حدیث اصیحابی بناتے تھے اور تقریر شاہ صاحب سے وہ مرتد حقیقی قرار پایا تو مورد حدیث اصیحابی نہوا کیونکہ کفار ومشرکین ومرتدین اوسکے مورد نہین ہوسکتے بنا بر تحقیق خود مولویصاحب اور مولویصاحب کے بیان سے وہ صرف مانع زکوۃ تہا نہ مرتد حقیقی اگرچہ بوجہ انکار ضروری دین ہو پس شاہ صاحب کا دعوی بارتداد مالک بہی غلط ہوا وہو مطلوب فخرج من خرج وولج من ولج چوتھے یہ کہ خلیفۂ اول انسے مقاتلہ کرکے انکو اسلام مین لائے جس سے معلوم ہوا کہ وہ اصل اسلام سے مرتد ہوگئے تھے پانچوین یہہ کہ جناب امیر علیہ السلام مبتلا بقتال اہل قبلہ ہوئے جس سے معلوم ہوا کہ مقاتلین ابوبکر اہل قبلہ نہ تھے چھٹے یہہ کہ عرف قدیم وجدید مین مرتد منکر اصل دین کو کہتے ہین جس سے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ یعنے مرتدین مذکورین منکر اصل اسلام تھے ساتوین اگر بتاویل باطل کسی چیز کا عقائد اسلام سے کوئی منکر ہو تو وہ مرتد نہین ہے آٹھوین عن دینکم صریح ہے کہ وہ لوگ یعنے کل مرتدین خواہ وہ مرتد حقیقی ہون یا مانعین زکوۃ سے ہون سب کے سب اصل دین کے منکر تھے نوین یہہ کہ عہد خلیفۂ اول مین جو لوگ مرتد ہوئے بوجہ انکار زکوۃ کے وہ بہی حقیقۃ مرتد تھے کیونکہ منکر ضروریات دین

Presented by: Rana Jabir Abbas

گویا منکر اصل دین ہے پس وہ بھی مرتد حقیقی سمجھے نہ متخلف عن الواجبات
وغیرہ جیسا کہ مولویصاحب لکھتے ہین اور اسیوجہ سے مصداق حدیث
بناتے ہین مگر افسوس ہے کہ شاہ صاحب نے اس جملہ سے خلیفۂ دوم و خلیفۂ
اول و دیگر صحابہ کی جہالت کو ثابت کر دیا کہ اونکو یہہ بھی نہ معلوم تہا کہ منکر
ضروریے دین کافر ہوتا ہے جو قتل مالک کو سب ناجائز تصور کرتے تھے اور
بالخصوص خلیفۂ دوم کو ایسا اصرار تہا کہ خلیفۂ اول کو مجبور کیا کہ خالد قاتل
مالک مسلم کو قتل کرین یا رجم کرین یا معزول کرین یہانتک کہ آخر مالک کی
دیت بیت المال مین سے دلوائی اب ضرور ہے کہ شاہ صاحب بغرض
برأت ذمگی شیخین و صحابہ عار جہالت سے اسکے قائل ہون کہ اوس
زمانے مین ضروری دین منقح نہوا تہا تو دوسرا افساد لازم آتا ہے
کما سیجیئ و ششوین یہہ کہ وہ لوگ جو بدولت خلیفۂ اول قتل ہوئے
خواہ بوجہ انکار زکوۃ کے مرتد ہوئے یا اصل اسلام سے وہ سب کفر
پر مرے اور یہہ امر یعنے کفر اون مرتدین کا مسئلہ اجماعی ہے بین الفریقین
اور ابن حزم نے یہان بھی مدعی اجماع ہین اور شاہ ولی اللہ نے بھی بڑی
شرح و بسط سے ازالۃ الخفا مین اونکے مرتد و کافر ہونے کو ثابت
کیا ہے اور قاضی عبد الجبار معتزلی صاحب مغنی نے بھی اونکو کافر
کہا ہے گیارہوین یہہ کہ مورد حدیث اصیحابی مذکور اکثر بنی حنیفہ و
بنی تمیم ہین جو لوگ بنا بر تحقیقات تمامی اہلسنت یقینی مرتد عن الدین
اور کافر تھے چنانچہ ابھی قول شاہ صاحب مذکور ہوا دوم بنو حنیفہ
اصحاب مسیلمۂ کذاب بہم بعضی بنی تمیم قوم سجاح بنت المنذر متنبیہ
زوجہ مسیلمۂ کذاب اور مولوی حیدر علی نے بھی بڑی شرح و بسط سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ارتداد مسیلمہ کو ثابت کیا ہے اور اسی وجہ سے مورد حدیث حوض
ہونے سے خارج کیا ہے بارہویں اکثر کہنا ان لوگوں کو مبطل دعوائے
تفضیل مولوی صاحب سے کہ وہ بھی قلت بلکہ اقل ہیں بغرض مطابقت
منطوق حدیث تیرہویں یہ بیان بالا بتلا گشتہ کہنا شاہ جی کا منشر حصر بھی
مسلم ہوا کہ یہی دو فرقے یعنی بنو حنیفہ و بنو تمیم مصداق اس حدیث
اصحابی کے ہیں جو دونوں یقینی کافر اور مرتد حقیقی تھے نہ غیر انکا جیسا کہ
مولوی صاحب نے مالک بن نویرہ کو بالخصوص مورد اس حدیث اصحابی
کا قرار دیا ہے لیکن اس تحریر سے شاہ صاحب کی معلوم ہوا کہ وہ لوگ حقیقۃً
مرتد تھے خواہ بوجہ اعتقاد نبوت مدعیان نبوت خواہ بوجہ نصرت
خواہ بوجہ انکار ضروری دین کیونکہ منکر اصلی دین کو مرتد کہتے ہیں اور
عرف قدیم اور جدید میں اطلاق مرتدین کا ایسے ہی لوگوں پر ہے پس
معلوم ہوا کہ وہ سب مرتدین حقیقی تھے اور موت انکی کفر پر ہوئی
اور ہرگاہ وہ لوگ مرتد حقیقی اور کافر تھے تو بہ تحقیق و تدقیق مولوی صاحب
وہ لوگ مورد حدیث اصحابی نہیں ہو سکتے کیونکہ اس کو مولوی صاحب نے
بادلہ عقلیہ و آیات قاطعہ و بینات ساطعہ ثابت کیا ہے کہ کفار و مرتدین
مورد حدیث حوض نہیں ہو سکتے والا مفاسد عدیدہ لازم آتے ہیں اور
شاہ صاحب کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بنو حنیفہ و بنو تمیم جو مرتد
حقیقی ہوئے وہی لوگ مورد اس حدیث کے ہیں نہ مالک بن نویرہ پس
الحمد للہ کہ انہیں استاد و شاگرد کی تحقیقات رشیقہ و تدقیقات صحیحہ
دقیقہ سے اون مرتدین مانعین زکوۃ کا عموماً اور مالک بن نویرہ کا خصوصاً
مورد حدیث حوض ہونا باطل محض ہو گیا اور کرمانی و عسقلانی کی تحقیقات

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسپر مولوی صاحب کو بڑا ناز تہا خاک سیاہ ہو گئے لیکن بنا بر تحقیق
مولوی صاحب پس مثل آفتاب تابان نمایان ہے کہ وہ مورد حدیث
حوض مسلمین مقصرین فے بعض الواجبات کو قرار دیتے ہین جس سے
یہہ مرتدین و مانعین زکوۃ بوجہ کفر خارج ہین لیکن بنا بر تحقیق شاہ صاحب
پس اسلیئے کہ اگرچہ اونہون نے مورد حدیث حوض ان مرتدین کافرین کو
قرار دیا ہے مگر اونکے شاگرد رشید بلکہ ارشد نے دو دلیلون سے جو
آیات قاطعہ و بینات ساطعہ سے ہین مرتدین کافرین کا مورد حدیث
حوض ہونا باطل کیا ہے پس بتقریر شاہ صاحب بہی کہ مورد حدیث وہی
مرتدین ہین باطل ہوئی چنانچہ بشکل اول سے نتیجہ نمایان ہے باین طور کہ مانعین
زکوۃ مرتد حقیقی نہین اور جو مرتد حقیقی ہے وہ مورد حدیث حوض نہین
ہے پس نتیجہ یہہ ہوا کہ مانعین زکوۃ مورد حدیث حوض نہین ہین لیکن صحت
صغری پس بنا بر تحقیق شاہ صاحب ہی اور صحت کبری بنا بر تحقیق مولوی صاحب
یعنے مولوی حیدر علی پس الحمد للہ کہ انہین دونون اوستاد و شاگرد
کی تحقیقات سے بطلان اونکی اسلاف کے دعاوی کاذبہ کا ظاہر ہوا و
کفی اللہ المؤمنین القتال بہرکیف اب بقیہ عبارات مولویصاحب جو
بعد عبارت سابقہ فرمایا ہے ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ وہ مضمون بلاغت
مشحون بہی قابل تماشای اولی الالباب ہے حیث قال النون باستماع
خلاصہ معنے عبارت فاضل کرمانی کہ بجوامع الکلم تعبیر و تقریر فرمودہ
متوجہ باید شد کہ تصغیر لفظ اصحاب باصیحاب برای قلت عدد آنہاست
و خواص و حواریین سلطان سریر ختم رسالت کہ ملازمین آن جناب
و عارفین حقوق العالی قباب بودند و ہزاران مدائح و مناقب آنہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بعد نزول وحی وکشف حقائق بر زبان صدق ترجمان سید کافہ خلائق
گذشتہ مراد نیستند زیرا کہ ازین بزرگان بعنایت الٰہی تاخیر از حقوق
وتبدیل اخلاق حسنہ بسیئہ ہم بظہور نہ پیوستہ بلکہ ایشان اقدام بتائید
دین واسلام نمودند واساس کفر ونفاق را بانہدام رسانیدند داد
عدالت وانصاف دادند ودر صدد قلع ارکان جور واعتساف باوجود
کمال زہد وتقوی در خوف وخشیت خدا افتادند پس مصدر این تبدیل و تغییر
وتاخیر از حقوق نیستند مگر غیر ملازمین اعراب کہ بصیرتے در دین وحظی
کامل در اسلام حاصل نکردہ بودند وبمجرد استماع خبر وفات سید کائنات
از دادن زکوۃ واخذ صدقات دست کشیدند بلکہ بظلمت باطنے وعدم
رسوخ دینی بمکر وحیلہ یعنے از اعذار کہ بدتر از گناہ بود پیش آوردند واز
فرضیتش بعد حیات نبوی منکر شدند وحق تلفی عباد وتاخیر از حقوق
ذمہ ایشان لازم افتاد وبالجملہ از تبدیل وتحول شان کہ اسلام را بوجہ
بصیرت قبول نکردہ بودند وبعد از وفات سرور عالم علم تعنت و
عناد برافراشتند قدحی در صحابۂ کبار سیما ابرار لازم نمی آید والحمد للہ
رب العالمین انتہی مقصود فاضل متبحر چنانچہ لفظ خواص اصحاب
وجفاۃ اعراب بہرین ہر دو امیر شاہد عدل است انتہی اقول اولاً
وہ عبارت فاضل کرمانی جسکی شرح مولوی صاحب نے بیان کی
ہے بنا بر نقل مولوی صاحب یہہ ہے کما قال اقول الکنون عبارت
نسخۂ شرح کرمانی کہ توصیفش بارہا بر زبان خامہ رفتہ واز عنایات
مجددہ سبحانی نزد فقیر ورود یافتہ باید شنید تا اطمینان تام حاصل
واختلاج قلوب خاص وعام مستاصل شود محدث کرمانی میفرماید

Presented by: Rana Jabir Abbas

فی کتاب الانبیاء فی باب ابراهیم الخطابی اصیحابی تصغیر الاصحاب
وهو تقلیل عددهم ولم یرد به خواص اصحابه الذین لزموه وعرفوا
الصحبة فقد صانهم الله وعصمهم من التبدیل ولا من الارتداد
الرجوع عن الدین انما هو التاخر عن بعض الحقوق والتقصیر فیه
ولم یرتد احد من اصحابه والحمد لله وانما ارتد قوم من جفاة
الاعراب من المولفة قلوبهم ممن لا بصیرة لهم فی الدین وذلک
لا یوجب قدحا فی الصحابة المشهورین رضوان الله علیهم اجمعین

خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اصیحابی تصغیر اصحاب ہے واسطے قلت
عدد کے اور خواص اصحاب نہین مراد ہین کیونکہ وہ محفوظ ہین تبدیل
سے اور ارتداد بہی مرتد عن الدین ہونا نہین مراد ہے بلکہ تاخیر وتقصیر
کیونکہ مرتد نہین ہوے مگر جفاۃ اعراب جنکو بصیرت نہین حاصل
ہوئی تہی اور صحابہ مشہور سے الحمد للہ کوئی مرتد نہین ہوا اسکے سبب
قبل از اظہار اختلال کلام مولویصاحب کے شرح اس متن کی ہے
وجوہ اختلال کلام کرمانی کو بغور ملاحظہ کرنا چاہئیے پہلے یہہ کہ تصغیر
کا حال قبل اسکے معلوم ہوا کہ کسطرح درست نہین ہے دوسرے یہہ
کہنا کہ خواص اصحاب مراد نہین ہین غلط ہے جیسا کہ مابعد معلوم ہوگا
تیسرے یہہ کہنا کہ کوئی اصحاب سے آنحضرت کے مرتد نہین ہوا
محض غلط ہے کیونکہ علاوہ جفاۃ اعراب کے جنکے ارتداد پر اسی حدیث
کو حمل کرتے ہین اور انکو مورد حدیث اصیحابی بیان کرتے ہین جو
بنا بر تحقیق شاہ صاحب نزد اہلسنت اصحاب بہی نہین تہے کئی ایک
صحابی یقینی مرتد ہوئے بلکہ اگر جفاۃ اعراب بعض واجبات کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مقصر ہوئے تھے تو یہ صحابہ شرعی مرتد کافر ہوگئے اور اصل اسلام
سے دست بردار ہوئے چنانچہ نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر میں
علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں فی تعریف الاصحاب وقولی ومات
علی الاسلام فصل ثالث یخرج من ارتد بعد ان لقیہ مومنا بہ ومات
علی الردۃ کعبید اللہ بن جحش وابن خطل وقولی ولو تخللت ردۃ ای
بین لقیہ لہ مومنا بہ وبین موتہ علی الاسلام فان اسم الصحبۃ باق لہ
سواء رجع الی الاسلام فی حیوتہ ام بعدہ وسواء لقیہ ثانیا
ام لا وقولی علی الاصح اشارۃ الی الخلاف فی المسألۃ ویدل علی
رجحان الاول قصۃ الاشعث بن قیس فانہ کان ممن ارتد واتی
بہ الی ابی بکر الصدیق اسیرا فعاد الی الاسلام فقبل منہ ذلک و
زوجہ اختہ ولم یتخلف احد عن ذکرہ فی الصحابۃ ولا عن تخریج
احادیثہ فی المسانید وغیرہا انتہی یعنے تعریف اصحاب میں موت
پر ا شرط ہے کہ جو
لوگ مرتد ہوئے وہ نکل جائیں مثل عبید اللہ بن جحش اور ابن خطل کے
اور اضافہ لو تخللت ردۃ یعنے اگرچہ مرتد ہوا ہو بعد اوسکے اسلام
لاوے اور اسلام ہی پر مرے خواہ بعد وفات آن حضرت اسلام
لاوے اور ملاقات کرے یا نہ کرے اس غرض سے ہے کہ تا مثل اشعث
بن قیس داخل ہو کیونکہ وہ مرتد ہوا اور خلیفۂ اول کے سامنے
گرفتار ہو کر آیا ابوبکر نے اوسکا اسلام قبول کیا اور اپنی بہن کا اوس
سے نکاح کر دیا چنانچہ اسی وجہ سے کل علما نے اوسکو صحابہ میں لکھا
ہے اور سب نے اوس سے احادیث نقل کیے انتہی اور اوسکے حالات

شاگرد رشید اونکے تحریر کرتے ہین قال المعن وکذا من روی عنه
ثم مات مرتدا بعد وفاته ع کربیعه بن امیه بن خلف فانه لقیه
مومنا وروی عنه واستمر الی خلافة عمر فارتد ومات علی الردة
انتهی قال السخاوی وما وقع لاحمد فی مسنده من ذکر حدیث ربیعه
بن امیه بن خلف الجمحی وهو ممن اسلم فی الفتح وشهد مع النبی
حجة الوداع وحدث عنه بعد موته ثم لحقه الخذلان فلحق فی
خلافة عمر بالروم وتنصر بسبب شیء اغضبه یمکن التوجیه
بعدم الوقوف علی قصة ارتداده شرح الشرح یعنے اسیطرح وه
شخص جسنے روایت کیا آن حضرت صلعم سے اور بعد وفات آن حضرت صلعم
مرتد ہوا اور اوسی حالت پر وه مرا مثل ربیعه بن امیه کے که حضرت سے
ملاقات کی حالت ایمان مین اور تا خلافت عمر اسلام پر رہا بعد اوسکے
مرتد ہوا اور اوسی حالت مین مرا کہا سخاوی نے که احمد بن حنبل نے
ربیعه بن امیه سے روایت کیا ہے جو بروز فتح مکه مسلمان ہوا اور
رسول خدا کے ساتھ حجة الوداع مین شریک رہا اور حضرت سے
حدیث بہی روایت کی بعد وفات آن حضرت کے بعد اوسکے خلافت
عمر مین مرتد ہوا اور نصرانی ہو گیا پس شاید وجه روایت امام احمد
یہه ہے که وه اسکے ارتداد سے واقف نتھے انتهی پس جب
تصریح ان لوگون سے معلوم ہوا که عبد الله بن جحش اور ابن خطل
اور اشعث بن قیس اور ربیعه بن امیه جو ملازمین رکاب سعادت
انتساب بہی تھے نه جفاة اعراب سے اور سب نے بالاتفاق اونکو
فرد اصحاب مین ذکر کیا ہے اور احمد بن حنبل نے امام اجل نے

ربیعه بن امیه [illegible]

اونسے روایت کیا ہے یقینی مرتد و کافر ہوگئے پھر یہہ کہنا کہ کوئی صحابی
رسول مرتد نہوا کیونکر صحیح ہوگا اور کتاب زین الفتی مین ہے فاما اول
من تنصر فی الاسلام فانہ الحارث بن سنان یعنے پہلا شخص جو اسلام
سے مرتد ہو کر نصرانی ہوا وہ حارث بن سنان انصاری ہے جس سے
معلوم ہوا کہ پانچ صحابی مرتد یقینی ہوگئے اور دو نصرانی ہوگئے اگر جفاۃ
اعراب مرتد ہوگئے تھے تو اونہون نے فقط ادای زکوۃ کا بدست خلیفہ
انکار ٹہانا یہہ کہ اصل اسلام سے مرتد ہوگئے بخلاف ان صحابہ کے جن سے
روایتین موجود ہین اور امام حنبل اونسے حدیث نقل کرتے ہین وہ لوگ
اصل اسلام سے مرتد ہو کر نصرانی ہوگئے پس اب بغیر اسکے انکو کوئی چارہ
نہین ہے کہ لفظ اصحاب کو مخصوص کردین ساتہہ خلفای ثلثہ کے جیسا
کہ اصلی مقصود انکا یہی ہے اور بظاہر بغرض فریب دہی عوام عموماً
صحابہ کی بزرگی کے قائل ہین جیسا کہ صاحب رجوم الشیاطین نے
اسکی تصریح بہی کی ہے اور تعمیہ کلام کا اختلال نظام شرح صاحب
منتہی الکلام سے معلوم ہوگا کہ بنا بر تصریح عینی وغیرہ ممن لا بصیرۃ
لہو فی الدین کے خود خلیفہ ثانی بآن ہمہ دانی شریک اعظم بلکہ جزء
اعظم بلکہ بے بصیرت مجسم قرار پاتے ہین کما سیجیٔ آورہرگاہ اختلال
کلام کرمانی معلوم ہوا پس مولوی صاحب کا حال بہی قابل لحاظ و
لائق خیال ہے لیکن یہ کہنا مولوی صاحب کا خواص و حواریین
سلطان سریر ختم رسالت مراد نہین ہین پس مراد اس سے آیا وہ اصحاب
کرام ہین جو باتفاق تمامی فرق اسلامی ان اوصاف حمیدہ کے
ساتہہ موصوف تھے یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہنوز اسلام اونکا

ف: حارث بن سنان انصاری صحابی مرتد ہو کر نصرانی ہوا

ف: خلیفہ دوم بر تصریح علماء عینی وغیرہ اندھے ہین

بین نزاع فریقین یہ ہے کہ مآل کار اوسکا منجر بثبوت اسلام ہو یا عدم اسلام
کچھ نہیں ہے پس اگر اول مراد ہے تو نعم الاتفاق ولا ریب فیہ عند اہل
الوفاق والاتفاق خیر من النفاق ولا اختلاف والشقاق اور ظاہر
ہے کہ وہ صحابہ جو باتفاق فریقین بلکہ باتفاق کل فرقہ محمدیہ عادل و رضی
حمیدہ موصوف ہیں اور اخص خواص و حواری سلطان رسالت و ملازم
رکاب با سعادت و مورد ہزاران مناقب و مصدر آیات و احادیث رفیع
المراتب ہیں وہ نہیں ہیں مگر امثال حضرت ابوذر و سلمان فارسی و مقداد
و عمار و حذیفہ و خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین و غیرہم من الصحابۃ الکرام
کہ تابع اہلبیت الاطہار کہ باتفاق فریقین ممدوح و مقبول ہیں اما عند
الشیعہ پس ظاہر اور مولویصاحب نے اسکا اعتراف کیا ہے اور جابجا
منتہی الکلام میں اون لوگون کو مقبولین اہل حق سے قرار دیا ہے اما عند
السنہ پس خود شاہ ولی اللہ نے ان حضرات کو نجبا و رقبا ای ارباب شرف
سے اپنی ازالۃ الخفا میں شمار کیا ہے اور فضل بن روزبہان نے انکو کہا ہے
لان فیہم من لم یتغیر ولم یبدل بعدہ بلا خلاف فہو من اہل النجاۃ
بلا نزاع یعنی بعض ان صحابہ سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے بعد آنحضرت
کسی امر میں تبدل و تغیر نہ کیا بلا خلاف پس وہ لوگ اہل نجات سے ہیں بلا نزاع
اور اگر شق ثانی مراد ہے یعنی مقبولین فرقہ واحدہ اہلسنت تو ہم تو نہ
کل تفاسیر اہل حق دربارہ عدم ایمان اونکے بحال خود قائم و برقرار ہیں
بلکہ وہ غیر اونکے متصف ہونا اون صحابہ کا ان اوصاف کے ساتھ ناممکن
و ممتنع و محال ہے جیسا کہ ناظرین کتب سیر و احادیث پر مثل رابعۃ النہار
واضح و آشکار ہے اور جملہ عارفین حقوق میں بھی وہی سب کلام باقی

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اگر براہ اتفاق فریقین ہے تو مسلم ہے لیکن مخاطب کو غیر مفید ہے
اور اگر براہ شقاق اتفاق مقبول نہو تو اثبات اس جملہ کا اون فرعون
کے لیئے از قبیل ممتنعات سے ہے خصوصاً در صورتیکہ نصوص صریحہ اسکا
مین موجود ہون کہ ابتدای فطرت سے تا اختتام مدت وہ لوگ عارف
خدا ہوئے نہ عارف حقوق رسول اور کون کہہ سکتا ہے کہ جن لوگون کی
اکثر عمرون کا حصہ بت پرستی و شراب خواری و زناکاری مین گذرا ہو
اور بعد اسلام ظاہری ہمیشہ احکام خدا و رسول پر طعن و اعتراض کرتے
ہون اور حضرت اون پر ناراض ہوتے ہون وہ لوگ عارف بحقوق ہون گے
کیا عرفان اسیکا نام ہے کہ ہمیشہ احکام رسول پر اعتراض کرین حتی کہ خود
حضرت بقسم فرمائین کہ شرک کی ریشہ دوانی تم لوگون کے دلون مین [illegible]
کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے اور توریت کے نسخہ روبروے حضرت کے لاکر پڑھو
اور اوسکی طرف میلان اپنا ظاہر کرین یہانتک کہ حضرت کا چہرہ مبارک غصہ
سے متغیر ہو جائے اور خلیفہ اول کی نسبت [illegible] یعنی رسول [illegible]
تیرے لیئے زنان پسر مردہ فرمائین اور حضرت اگر [illegible] بشارت دیتے کا علم
دین اور علامت واضح عطا فرمائین کہ لوگون کو یہ تعلیم میری دکھا کر
بشارت دین اوسکو اس زور سے صدمہ پہونچاوین کہ چوٹ لگے [illegible]
اور اگر حضرت کسی پر بمصالح باطنیہ نماز جنازہ پڑھنا چاہین تو حضرت کا دامن
مبارک پکڑ کے پشت کی طرف کھینچین اور عتاب کرین اور حضرت کی [illegible]
مین شک کرین اور روز حدیبیہ سب سے زیادہ اونکو شک ہو اور باوجودیکہ
حضرت بحکم خدا مصالحہ فرمائین اونسے یہ حضرات آمادہ جنگ ہون اور
کہ اگر ستر آدمی یا چالیس آدمی پاتے تو ضرور جنگ کرتے اور حضرت کے قول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کرنے کا حکم ہیں آن حضرت دین اوسکو قتل نکرین اور دوسرے صاحب
یہہ بات بتاوین کہ جو ہمسے بہتر تہا اوسنے قتل نہ کیا اور جنکا خون عام
طور سے آن حضرت حلال کرین دیدہ و دانستہ اوسکو چہوڑ دین اور بمقابلہ
حضرت کے جان نثارون اور فدویون اور صحابۂ مخصوصین کے حضرت
کے دشمن جانی کافر محض کی پاسداری کرین بلکہ ایک صاحب کی طرفداری
کرنے پر جو حضرت غضبناک ہون اور دوسرے صاحب سے مشورہ فرمائین
تو وہ بھی انکی طرفداری کرین اور حضرت کے غضب کا کچھہ خیال نکرین
اور حضرت اگر اونسے پوچھین کہ ہمکو کسقدر دوست رکھتے ہو تو کہین
اپنے نفس سے کم جسپر حضرت فرمائین کہ واللہ آدمی کبھی مومن نہین ہو سکتا
جبتک ہمکو اپنے نفس سے زیادہ دوست نہ رکھے اور حضرت کو لشکر اعدا
مین یکہ و تنہا چہوڑ کر بہاگ جائین اور حضرت اونکو حکم قطعی دین نام بنام کہ
تم لوگ فلانے لشکر کے ساتھہ جاؤ اور عین بیماری مین جب افاقہ ہو پوچھین
کہ وہ لشکر روانہ ہوا وہ لوگ جو نامزد ہوئے تھے گئے مگر حضرت کا حکم نہ مانین
اگرچہ آن حضرت لعن اللہ من تخلف فرمائین یعنے لعنت خدا کی اوسپر جو
اس لشکر مین نامزدگان سے نجائے اسپر بھی وہ لوگ حکم رسول کو نہ مانین
اور حسب خواہش باطل اپنے حکم خدا و رسول کو بالکلیہ باد ہوائی تصور
کرین اور جسکو حضرت اون لوگون کا امیر و سردار بنائین اوسکی امارت
اور سرداری پر اعتراض کرین اور جسکو آن حضرت اپنی قرب وفات
مین حسب حکم خدا باہتمام شدید کہ عین اثنائی راہ مین وقت نصف
النہار اونٹون کے کجاوون کا منبر بنا کر حضرت اپنا وصی اور خلیفہ اور
جانشین اور امام و مولی تمامی امت کا بناوین کہ خود خلیفہ دوم و صحابہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

وازواج نبی صنے مبارکباد دی اوسکی خلافت اور امامت سے انکار
کرین اور عینین وقت وفات یا قریب اوسکے جو حضرت بکمال خیر خواہی
امت و دلسوزی تمام خلقت و بغرض اشتمال منفعت دنیا و آخرت
وصیت نامہ تحریر فرمانا چاہین اور فرمائین کہ کاغذ و دوات لاؤ کہ ہم
وصیت نامہ تحریر کرین جسکے بعد پہر کوئی گمراہ نہو تو اوسکو روکدین
اور لکھنے ندین بلکہ ایسا کہین کہ معاذ اللہ یہہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان
بکتا ہے انکی وصیت کی کیا ضرورت ہے کتاب خدا ہمکو کافی ہے اور
ایسا غل غپاڑا و شور و ہنگامہ مچائین کہ وہ رسول جو مصداق اِنَّكَ
لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ہے اون لوگون کو اپنی دولت سرا سے نکالدین کون
عاقل یا احمق کہہ سکتا ہے کہ یہہ لوگ عارف بحقوق خدا و رسول تھے
زندگی مین انکی یہہ حالت ہو بعد وفات اون سرور کائنات کے ان
حضرات کی یہہ حالت ہو کہ نہ حضرت کا انکو غم ہو نہ رنج اہلبیت کی محزون
رہنے پر شماتت کرین بلکہ خود اپنی احباب خاص کے مغموم رہنے پر تعجب نہ
سوال ہو کہ ای طلحہ اسکی کیا وجہ کہ جب سے رسول نے وفات پائی تم رنجیدہ
و غبار آلودہ رہتے ہو شاید اپنی ابن عم کی خلافت گران گذرتی ہے
نہ اہلبیت رسول کو تسلی و تشفی دیجاوے بلکہ نہ اوس جثۂ مقدسۂ نبوی
کے دفن و کفن کی فکر ہوا دہر روح مقدس نے جسم اقدس سے
طرف عالم قدس کے پرواز کی اور یہہ حضرات جو منتظر وقت تھے
اور اسی غرض سے لشکر اسامہ کے ساتھ روانہ نہوئے تھے بلا انتظار
غسل و کفن سقیفۂ بنی ساعدہ مین دوڑتے ہوئے جائین بلکہ یہہ
جلدی ہو کہ ایک دوسرے کو کھینچتا جائے اور سلطنت و خلافت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کے لیے آپسمین دنگا اور تکرار کرین اور بیہودہ نزاعون مین آمادہ
قتل صحابی رسول ہون اور اقتلوا سعداً قتلہ اللہ کا غل مچائین اور
تحصیل دنیا مین ایسا مشغول ہون کہ تین روز تک جثہ مطہرۂ رسول
بے دفن چھوڑ دین اور جب تک استحکام اساس سلطنت و خلافت
سے فارغ نہون متوجہ دفن وکفن نہون یہانتک کہ اسی دنیا طلبی
مین شریک دفن رسول نہو سکے کما فی بعض الروایات اسکے بعد بھی
تسلی وتشفی اہلبیت رسول کی فکر نہو بلکہ وہ اہلبیت رسول جو فراق مین
ایسے نبی کریم کے مشغول گریہ و بکا ہون اور ساون لوگون کے امور
دنیاوی مین شریک نہون اور حسب وصیت مشغول جمع قرآن ہون
اور شریک بیعت نہون تو اونکے لیے ایک صاحب حکم دین کہ
جاکر قتل کرو اور دوسرے صاحب قسم کھائین کہ ہم گھر جلا دینگے بلکہ
آگ لکڑیان لیکر اونکا گھر جلانا چاہین اور دختر رسول اور داماد رسول
اور نواسہای رسول کو عیاذاً باللہ اسی جرم کی بدولت کہ یہہ لوگ
ہماری بیعت کیون نہین کرتے چاہین کہ جلا دین اور اوس گھر مین
آگ لگا دین اگرچہ بعض اونکے عشرہ مبشرہ مین داخل ہون مگر چونکہ
تسلی بنت رسول کے لیئے اوس معصومہ کے مکان مین آتے ہین اور
وہان پناہ لیا ہے وہ مفسد قرار دیے جائین اور اونکے قتل اور جلا
دینے کا ارادہ کرین اور بضعۂ رسول کو ایسی ایذا پہونچائین کہ اسقاط
حضرت محسن ہو جائے اور دختر رسول جو اپنے باپ کا متروکہ جسکو خود
رسول نے اپنی زندگی مین ہبہ کر دیا ہو مطالبہ کرے تو نہ دین جسکی
بدولت وہ پارۂ جگر رسول مدة العمر ناراض اور غضبناک رہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تادم وفات اونسے کلام نکرے بلکہ اپنے جنازہ کی شرکت پر روادار
نہو یہانتک کہ وصیت کر جائے کہ یہ لوگ کبھی ہمارے جنازہ پر شریک
نہون اور وہی متروکہ دوسرونکو دیدیا جائے بلکہ اگر کوئی اور صحابی کچھہ
مانگے تو بلا عذر دیدیا جائے بلکہ کفار ومنافقین کے لیے بخشش عام اور
جود و فیاضی کام مین لائی جائے اور وثیقہ لکھکر حوالہ کردین مگر بنت رسول
کو ایک پارۂ زمین کے دینے مین یہہ دقت کیجاوے کہ گواہی وشاہدی
کے بعد بھی محروم رہے اور جس حق کو خدا اور رسول نے حق اہلبیت نبی
مقرر کیا ہو اوس سے بھی وہ محروم کیے جائین ور خود وہ لوگ اقرار کرین
کہ داماد رسول وعم رسول ہمکو کاذب وغادر وخائن وآثم جانتے ہین
وغیر ذلک من الافعال کہ جنکا احصا بیان دشوار ہے پس ایسے لوگون
کون عاقل یا احمق بھی عارف حقوق رسول اور مصدر ہزاران مدائح او
مناقب کہہ سکتا ہے حاشا وکلا بخدا کوئی منصف مزاج ایسون کو دوست
وخیر خواہ وعارف حقوق رسول نکھے گا والا ہر کافر وفاسق یقیناً
انسے بڑھکر مومن کامل وعارف حقوق رسول قرار پاسکیگا انجاست
کہ بعض حضرات اہلسنت نے بھی مجبور ہوکر ایسون کو غیر عارف اور جاہل
ومنافق کہا ہے چنانچہ علامہ عینی شرح صحیح بخاری مین فرماتے
ہین کما نقل فی تشئید المطاعن وفی کتاب الجہاد ہجر بدون
الہمزۃ وفی روایۃ الکشمیہنی ہناک وہجر ہجر رسول اللہ ص بتکرار
لفظ ہجر وقال عیاض معنے ہجر افحش ویقال ہجر الرجل اذا ہذی
واہجر قلت نسبۃ مثل ہذا الی النبی ص لایجوز لان وقوع مثل ہذا
الفعل عنہ علیہ الصلوۃ والسلام مستحیل لانہ معصوم فی کل حالۃ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فی صحته ومرضه بقوله تعالیٰ وما ینطق عن الهوی ولقوله ع لانی
لا اقول فی الغضب والرضا الا حقا وقد تکلموا فی هذا المواضع کثیرًا
واکثره لا یجدی نفعًا والذی ینبغی ان یقال الذین قالوا ما شانه
اهجر او هجر بالهمزة وبدونها هم الذین کانوا قریبی العهد بالاسلام
ولم یکونوا عالمین بان هذا القول لا یلیق فی حقه ع لانهم ظنوا انه
مثل غیره من حیث الطبیعة البشریة اذا اشتد الوجع فیهم تکلم من
غیر تحریر فی الکلام انتهی یعنے ہجر بدون ہمزہ اور بروایت کشمیہنی ہین
ہجر ہجر رسول صلعم بتکرار ہے کہا قاضی عیاض نے معنے ہجر کے بری بات ہے
لوگ کہتے ہین ہجر یعنی حقیقت کوئی ہذیان بکے عینی کہتے ہین کہ اوسکے یعنے
ہذیان کی نسبت حضرت کی طرف کسیطرح جائز نہین ہے کیونکہ نبی سے ہذیان
صادر ہونا محال ہے اسلیئے کہ وہ حضرت ہر حال مین معصوم ہین خواہ
صحت ہو خواہ بیماری کیونکہ خدا فرماتا ہے میرا نبی خواہش نفس سے کوئی
کلام نہین کرتا بلکہ کلام اوسکا بوحی ہوتا ہے اور خود حضرت صلعم نے فرمایا ہی
کہ مین خوشی اور ناخوشی مین سوای حق کے کوئی بات نہین کہتا اور اس
مقام پر لوگون نے بہت سی باتین بنائی ہین مگر کوئی بکار آمد نہین ہے
اور میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ جنہون نے ہذیان
کی نسبت حضرت کی طرف کی اور ہجر یا اہجر کہا یہہ وہ لوگ تھے جو تازہ
مسلمان تھے اور مدارج نبی ص سے ناواقف تھے اور رتبہ کو پہچانتے نہ تھے
اور نہ یہہ جانتے تھے کہ ایسا کلمہ حق مین حضرت کے کہنا جائز نہین ہے
اون لوگون نے حضرت کو بھی مثل اور لوگون کے خیال کیا کہ جب درد کا
غلبہ ہوتا ہے ہذیان بکنے لگتے ہین انتہی ترجمہ کلام علامہ عینی اور ابن حجر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عسقلانی شرح فتح الباری مین کہتے ہین قلت ویظہر لے ترجیح ثالث الاحتمالات التی ذکرھا القرطبی ویکون قائل ذلک بعض من قرب دخوله فی الاسلام وکان یعھد ان من یشتد علیه الوجع قد یشتغل به عن تحریر مایرید ان یقوله الخ یعنے تاویلات قرطبی سے زیادہ میرے نزدیک ترجیح ثالث یہہ معلوم ہوتی ہے کہ قائل اس کلمہ کا وہ شخص تہا جو قریب قریب مسلمان ہوا تہا الخ پس معلوم ہوا کہ قائل اس کلمہ کا بے بصیرت اور جاہل اور تازہ اسلام تہا کہ وہ واقف نہ تہا حضرت کی مراتب سے اور مدارج رفیعہ سے بیخبر تہا کہ امر ناجائز کا دربارہ حضرت مرتکب ہوا اور باتفاق اکثر اعاظم محدثین و علمای سنیین مثل ابن اثیر جزری فی النہایہ و خفاجی فی نسیم الریاض و امام نووی فی شرح صحیح المسلم و شیخ عبد الحق دہلوی فی شرح المشکوۃ وغیرہم من ثقات جناب خلافت مآب عمر بن الخطاب قائل اس جملہ کے تہے تواب بہ ترتیب مقدمات یہہ نتیجہ حاصل ہوگا کہ حضرت عمر بے بصیرت فی الدین تازہ مسلمان جاہل قدرنبی آخر الزمان تہے باین طور کہ حضرت عمر نے رسول کو لیہجر کہا اور جو شخص رسول کو لیہجر کہے وہ بے بصیرت فی الدین تازہ مسلمان جاہل ہے پس حضرت عمر بے بصیرت فی الدین تازہ مسلمان جاہل ہین وہو المطلوب بالجملہ یہہ کلام مولویصاحب کہ جو لوگ مورد ہزاران محامد و مناقب ہین وہ مصداق اس حدیث کے نہین ہین پس صحیح ہے جو لوگ واقعی مصدر ہزاران فضائل و مناقب ہین وہ ہرگز مصداق حدیث حوض نہین ہین مگر یہہ وہ لوگ ہین جو مقبول عند الفریقین و مسلم الثبوت عند الطرفین ہین لیکن جن لوگون کو فقط آپ مصدر فضائل و مناقب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان کرتے ہین وہ لوگ اون فضائل و مناقب کے مصداق نہین
ہین بلکہ فے الواقع وہی لوگ حقیقۃً مورد حدیث حوض ہین جیساکہ
مابعد بتفصیل تمام مصدر احداث ہونا اونکا مذکور ہوگا پس فرق تعیین
و تشخیص مین ہے ولا اتفاق خیر من الاختلاف باقی یہہ دلیل جو مولویصاحب
پیش کرتے ہین زیرا کہ ازین بزرگان بعنایت آلہی تاخیر از حقوق ہم بظہور
نہ پیوستہ بلکہ ایشان اقدام بتائید دین اسلام نمودند الخ پس شاید
مولویصاحب کا یہہ خیال ہے کہ درمیان تبدیل و تاخیر بعض حقوق و
اقدام بتائید دین اسلام منافات اور تناقض ہے کہ دونون ایک جا
جمع نہین ہوسکتی ہین تو پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ یہہ بزرگوار باوصفیکہ تائید
اسلام کرتے تھے مصدر احداث ہون مگر صد شکر کہ خود مولویصاحب اپنی اس
دلیل کو باطل کرتے ہین چنانچہ دربارہ مالک بن نویرہ کہتے ہین وان
عنیتم بارتداد المالک المذکور انحرافہ عن بعض الحقوق و احداثہ
فے الشریعۃ مالم یؤذن بہ اللہ سبحانہ فہب انہ کان کذلک لکن
لا یمتنع اجتماع الاسلام مع ہذہ المرتبۃ یعنے اگر تم ارتداد مالک سے
یہہ مراد لیتے ہو کہ وہ بعض حقوق سے منحرف ہوا اور شریعت مین
احداث کیا پس ایسا ہی ہے لیکن اسلام کا جمع ہونا ایسے مرتبہ کے
ساتھہ محال نہین ہے پس یہی تقریر بعینہ دربارہ صحابہ مقبولین اہلسنت
بھی بطریق اولے جاری ہے کہ وہ لوگ بھی باوصف اقدام بتائید دین
اسلام جامع مرتبہ تقصیر بعض حقوق و احداث فی الشریعۃ ہوئے چنانچہ
حدیث نبوی مین بھی اسکی تصریح ہوئی ہے کیونکہ آپ خود اس حدیث
کو ازالۃ الغین مین صحیح و معتبر بیان کرتے ہین جو صحیح بخاری مین ہے

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر وباقوام لاخلاق لھم وبرجال ما ھم
من اھلہ ازالۃ الخفا صـ میں ہے واگر این داعیہ از دل کسے بجوش شد اورا خلیفہ
خاص نتوان گفت اگر فاجر است مصداق ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل
الفاجر گردید واگر فاجر نیست مثل سنگ و چوب اورا تحریک کنند و بتحریک او کار
مطلوب بہ اثبات رسانند و اورا ہیچ فضیلتی نہ جس سے معلوم ہوا کہ محض
اقدام بتائید دین اسلام کرنا اور کفار سے مقابلہ کرنا ہرگز موجب فضیلت
نہیں ہے جب تک شرائط دیگر کا مثل ایمان و حقیت وغیرہ کے تحقق نہو اور
یہان ویسا ہی ہے کہ گو بظاہر دین اسلام کی تائید ہوئی مگر شرائط مقبولیت
مفقود ہین از ینجاست کہ باوصفیکہ خالد بن ولید جو عہد رسول مین سردار
لشکر ہوا اور خلیفہ اول کی خلافت بدولت اوسکے قائم رہی کہ مجاہد کہلانے
لگے اور خلیفہ صاحب نے اونکو سیف اللہ کہا مگر جناب خلیفہ دوم کے
نزدیک واجب القتل لازم العزل رہے اور یہی کثرت قتل ذریعہ ملامت خلیفہ
دوم نے خلیفہ اول سے کہا اعزلہ فان فی سیفہ رھقًا کیف یقتل مالکًا
ویاخذ زوجتہ کما فی انسان العیون لبرھان الدین الحلبی یعنی خدمت
خلیفہ اول مین خلافت مآب نے عرض کیا کہ خالد بن ولید کو معزول کرو
کیونکہ اسکی تلوار مین بڑی تیزی ہے مالک کو قتل کیا اور اوسکی زوجہ پر
متصرف ہوا اور تاریخ کامل التواریخ ابن اثیر مین ہے قال عمر لابی بکر
ان سیف خالد فیہ رھق یعنی عمر نے ابوبکر سے کہا کہ سیف خالد مین
تیزی ہے پس اگر مطلقًا جہاد کرنا اور جنگ و پیکار موجب فضیلت ہے
تو پھر خالد بن ولید باوصف ان فتوحات کے اس تیزی سیف کی باعث
کیون خلیفہ دوم کے نزدیک معیوب و معتوب ٹہرا اور فتوح شام واقدی مین ہو در میانے

صـ
لسان العیون
سریۃ خالد بن الولید
الی بنی جذیمۃ ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کہ ابو عبیدہ نے خالد کو واسطے نصرت عبداللہ بن جعفر کے روانہ کیا
تو خالد نے کہا والآن اشہدک انی جعلت نفسی فی سبیل اللہ حبسا وسوف
لحامل امیر المؤمنین اذ قال انی لا اریدالجہاد الا لاجل النمو الخ کما فی (ص ۱۹۴)
تشئید المطاعن جس سے معلوم ہوا کہ خلیفہ دوم نے خالد کو کہا کہ خالد
ارادہ جہاد نہین کرتا مگر واسطے بلند نامی کے پس اگر مطلق جہاد حسبطرح
ہو موجب فضیلت نہین تو خلیفہ صاحب نے کیون مذمت کی اور انکو
قلب خالد پر کیونکر اطلاع ہوئی بہرکیف اس تقریر سے بخوبی ثابت
ہوا کہ مطلق جہاد اور تائید دین خدا مین جنگ وجدال کرنا موجب
مدح نہین ہے جب تک شرائط ایمان وحقیت و خلوص نہ ثابت ہو
اور اثبات ان امور کا یہان محال ہے یہین سے ہے کہ خود شاہ صاحب
حاشیہ تحفہ مین فرماتے ہین ولاشک ان کان یشہد معہ المشاہد (ص ۲۱۰)
ویحضر المغازی المنافق یطلب الغنائم والرقیق الدین والمرتد والشاک
الخ یعنے حضرت کے ساتھ مشاہد و معرکہای جہاد مین منافقین و مرتدین
وشاکین بہی شریک ہوتے تھے الخ جنمین کچہہ نہ کچہہ کسی غرض سے
ہوتا ئید دین ہوتی تھی پس اگر محض شرکت جہاد موجب فضیلت ہے
تو وہ منافق کیونکر کہے جا سکتے ہین اور ان امور سے اگر ہم قطع نظر بہی کرین
تو خود بنص رسول حضرت شیخین کا غیر متصف ہونا ساتھ نصرت دین کے
ثابت ہے جیسا کہ ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵۶ مین ہے کہ حضرت نے قریش سے
فرمایا واللہ خدا اوس شخص کو تم پر بہیجے گا کہ جسکے قلب کا خدا نے واسطے
ایمان کے امتحان کیا ہے اور تم لوگون کو قتل کرے گا واسطے حمایت دین کے
تو ابوبکر نے کہا یا حضرت کیا ہم ہین حضرت نے فرمایا نہین تب عمر نے کہا یا حضرت

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم ہین حضرت نے فرمایا نہین لیکن یہہ وہ شخص ہے جو مرمت میرے
میرے نعل کی کرتا ہے اور اوسوقت جناب امیرؑ کو نعل مبارک واسطے
درست کرنے کے دیا تھا پس ہرگاہ بنص رسولؐ شیخین کا ضار ہونا
الدین کا نہوتا معلوم ہوا اور ما بعد انشاء اللہ اسلام و عدم تبدیل و تغیر
مالک وغیرہ مانعین زکوۃ بتصریح تمام مذکور ہوگی پس اب شیخین و خالد
وغیرہ پر وہ حکم جاری ہوگا جو صحیح بخاری صفحہ ۶ مین ہے سمعت
رسول اللہ صلعم یقول اذا التقی المسلمان بسیفہما فالقاتل والمقتول
فی النار الخ یعنے جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کرے تو
قاتل اور مقتول دونون جہنم مین ہین اور کیونکر کوئی مسلمان اسکا قائل
ہوسکتا ہے کہ جن لوگون کو نفس رسول زوج بتول مصداق علی مع
الحق والحق مع علی کاذب غادر خائن آثم جانتا ہو کما فی صحیح المسلم صفحہ
۱۵ جلد ۲ وہ لوگ کبھی مؤمن و دیندار ہونگے حالانکہ صحیح بخاری مین ہے
ص ۶ و رق کہ فرمایا حضرت نے چار علامت نفاق ہے جسمین چارون
جمع ہون وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک ہو اوسمین ایک شعبہ
نفاق ہے جب امانت رکھی جائے اوسکے پاس وہ خیانت کرے یعنے
خائن ہو اور جب کلام کرے جھوٹ بولے یعنے کاذب ہو اور جب عہد
کرے غدر کرے یعنے غادر ہو اور جب مخاصمہ کرے تو فجور کرے
یعنے فاجر ہو پس با وصف ثبوت ان اوصاف اربعہ کے شیخین مین
نزد جناب امیر حسب بیان خلیفہ ثانی اسلام کہان رہا بجز نفاق کے
الا ان یکون مخالفا للرسول ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین
لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا لیکن یہہ کہنا مولویصاحب کا کہ پس مصدر این
تبدیل و تغییر و تاخیر از حقوق نیستند مگر غیر ملازمین اعراب کہ بصیرتے
در دین و حظے کامل در اسلام حاصل نکردہ بودند پس بغرض تسلیم
کلام عینی و عسقلانی سے معلوم ہوا کہ خلیفہ دوم کو وقت وفات
رسالت مآب تک بصیرت کامل اور حظ وافر اسلام سے نہ تھا پس اگر صاف
صاف اقرار کر دیتے کہ وہی یا وہ بھی مصداق اس حدیث کے
ہیں فنعم الاتفاق لیکن یہہ کہنا مولویصاحب کا وبجہد واستماع خبر
وفات سید کائنات الخ پس یہہ جملہ بھی مفید آپکے مطلب کا نہیں ہے
کیونکہ اگر مقصود آپکا تعمیم ہے یعنی جملہ منکرین زکوۃ مصداق اس حدیث کے
ہیں تو موافق آپکی سمجھ کے مفہوم حدیث کے بارہ مخالف ہوتا ہے اسلیئے
کہ آپ وہاں تقلیل کے قائل ہیں حتے کہ اقل من العشرۃ میں دائر کیا ہے
اور یہاں منکرین زکوۃ کی تعداد سیکڑوں سے بھی متجاوز ہوتی ہے
جیسا کہ کلام شاہ ولی اللہ سے ظاہر ہے عن قتادۃ قال انزل اللہ ھذہ
الآیۃ وقد علم انہ سیرتد مرتدون من الناس فلما قبض اللہ
نبیہ ارتد عامۃ العرب عن الاسلام الا ثلثۃ مساجد اھل المدینۃ
واھل المکۃ واھل الجواثا من عبد القیس وقال الذین ارتدوا نصلی
الصلوۃ ولا نزکی واللہ لا نغصب اموالنا فکلم ابو بکر فی ذلک
لیتجاوز عنھم وقیل اما انھم لو قد فقھوا ادوا الزکوۃ فقال واللہ
لا افرق بین شیء جمعہ اللہ ولو منعونی عقالا مما فرضہ اللہ
ورسولہ لقاتلتھم علیہ فبعث اللہ عصائب مع ابی بکر فقاتلوا
حتی قتلوا واقروا بالماعون وھو الزکوۃ قال قتادۃ فکنا نتحدث

ص ۱۷۶ ازالۃ الخفا

[illegible] بتعیین زکوۃ

jabir_abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ان هذه الآیة فی ابابکر و اصحابه فسوف یاتی اللہ بقوم یحبهم و
یحبونه الخ یعنے قتادہ سے منقول ہے کہ خدا نے یہہ آیت نازل کیا اور
وہ جانتا تہا کہ کچہہ لوگ مرتد ہونگے جب آن حضرت نے انتقال فرمایا تو عامہ
عرب اسلام سے مرتد ہوگئے مگر تین مسجد اہل مدینہ اہل مکہ اور اہل جواثا
قبیلہ عبد القیس سے اور جو لوگ مرتد ہوئے وہ کہتے تھے کہ ہم نماز پڑہینگے
مگر زکوۃ نہ دینگے قسم بخدا کہ ہم مال اپنا غصب ہونے نہ دینگے پس ابوبکر
سے لوگون نے کہا کہ انسے درگذر کرو بعض نے کہا اگر یہہ واقف ہوتے
تو زکوۃ دیتے ابوبکر نے کہا واللہ ہم جدا نکرینگے اوس چیز مین جسکو
خدا نے جمع کیا ہے اگر یہہ لوگ وہ ریسمان جسمین جانور باندہی جاتے
ہین نہ دین منع کرینگے اسے تو ہم انسے قتال کرینگے پس خدا نے اس
لشکر کو ہمراہی ابوبکر اونپر مسلط کیا یہانتک کہ اونکو قتل کیا اور زکوۃ
اونسے لیا کہا قتادہ نے کہ پس ہم لوگ باخود ہا بیان کرتے تھے کہ یہہ
آیۂ درباره ابوبکر نازل ہوا جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہہ لوگ یعنے
جسقدر لوگ مرتد ہوئے وہ اصل زکوۃ کے منکر تھے اور اونہین
پر مرتد عن الاسلام کا بہی اطلاق ہوا اور سوای مکہ اور مدینہ اور جواثا
کے جتنے لوگ مسلمان تھے وہ سب کے سب بوجہ انکار زکوۃ کے مرتد
ہوگئے اور بوجہ اقرار زکوۃ پہر مسلمان ہوئے اور کتاب زین الفتی
مین ابو محمد احمد بن محمد بن علی عاصمی بذیل ذکر ارتداد حارث بن سنان
اسدی لکہتے ہین وکان اول من ارتد فاما اهل الردة فکانوا لاینتصرون
ولا یتهودون ولا یتمجسون انما قالوا نصلی و نصوم ولا نودی
الزکوۃ فاما اول من تنصر من الاسلام فانه حارث بن سنان انتہی

یعنے حارث بن سنان اول شخص ہے جو مرتد ہوا اور اہل ردۃ نہ نصرانی
ہوئے تھے نہ یہودی نہ مجوسی وہ یہی کہتے تھے کہ ہم نماز پڑھین گے روزہ
رکھین گے مگر زکوۃ نہ دینگے پس اس سے بخوبی واضح ہوا کہ جتنے لوگ مرتد
ہوئے تھے وہ اصل اسلام سے نہین مرتد ہوئے تھے بلکہ بوجہ انکار
زکوۃ مرتد ہوئے اور ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین بذیل انکار ابن
مسعود از قرانیت معوذتین فرماتے ہین وقد قال ابن الصباغ فی
الکلام علی مانعی الزکوۃ وانما قاتلهم ابوبکر علی منع الزکوۃ ولم یقل
انهم کفروا بذلک الخ یعنے قتل نہ کیا ابوبکر نے اون لوگون سے مگر بوجہ
منع زکوۃ کے اور یہہ نہ کہا کہ وہ لوگ کافر ہوگئے الخ پس اگر کل مرتدین
کو جو بتصریح اکابر اہلسنت حقیقۃً مانعین زکوۃ سے تھے مورد اس حدیث
اصحابی کا قرار دین جیسا کہ مولویصاحب نے فرمایا و بوجہ استماع خبر وفات
سید کائنات از ادای زکوۃ و اخذ صدقات دست کشیدند الخ تو
خود اونکے کلام مین تناقض صریح لازم آتا ہے کیونکہ ابتدا مین تقلیل
کے قائل ہوئے تھے کہ اقل من العشرۃ بتایا تھا اور اب مرتدین کی مقدار بہت
کثیر قرار پاتی ہے ولا یرضی بہ عاقل فضلاً عن فاضل پس معلوم ہوا
کہ مراد مولویصاحب کل افراد مرتدین مذکورین نہین ہے بلکہ مالک
بن نویرہ و اصحاب اونکے مراد ہین چنانچہ مولویصاحب نے جابجا
اسکی تصریح بھی کی ہے اور کل مرتدین کو نکال کر بالخصوص مالک بن
نویرہ کو مع اتباع مصداق اس حدیث کا قرار دیا ہے چنانچہ ایک
مقام مین ہے وان عنیتم بارتداد المالک المذکور انحرافه عن منتہی الکلام صفحہ ٩٦
بعض الحقوق واحداثه فی الشریعة مالم یؤذن به الله فهب انه

Presented by: Rana Jabir Abbas

کذلک الخ دوسرے آمدم بر اثبات تبدیل وتقصیر و احداث مالک
بن نویرہ کہ بجہت انکار زکوۃ بر ذمۂ او لازم افتاد الخ تیسرے بجواب
کہ علمائے الحق شکر اللہ مساعیہم فی الدین و رضی اللہ عنہم اجمعین
بر شروح احادیث خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام وغیرہ در
اشعار معتبرۂ علم کلام بتحقیق و الزام طرح اقامت ادلہ بر ردت مالک
متشیعین بالمعنے المشار الیہ فگندہ الخ چوتھے بعد انکار مسیلمہ و طلیحہ
بن خویلد و اسود عنسی مرتدین کی مصداق حدیث حوض ہونے سے
فرماتے ہین پس معلوم شد کہ از سائر اہل ردہ حریفان نبی پر لوع
مراد اند الخ علاوہ اسکے تمامی منتہی الکلام مین مصداق حدیث بنانے
مین سوای مالک بن نویرہ کے اور کسیکا نام مذکور نہین ہے جس سے
معلوم ہوا کہ مولویصاحب کے نزدیک مصداق حدیث حوض تحقیقاً مالک
ت عمر یعنے مالک بن نویرہ ہے پس ہرچند اس تحقیق کا بطلان
بھی کلام شاہ صاحب سے ظاہر ہے جیسا کہ مذکور ہوا مگر بحول اللہ
و قوتہ تعالے اب خود کلام مولویصاحب سے مالک کے مصدر
تبدیل و تغییر و احداث و تقصیر ہونے کو ایسا باطل کرتا ہون کہ پھر
جائے دم زدن نہ ہے کیونکہ مولویصاحب بصارۃ العین مین فرماتے
ہین و در باب بطلان خلافت یزید انچہ در احادیث نبویہ و تصریح اکابر اہلسنت
مذکور است اگر مخاطب الاشان را شوق استماع آن در سر باشد مختصرش بگوش دل بشنو اخرج
الرویانی فی مسندہ عن ابی الدرداء قال سمعت النبی صلعم یقول اول
من یبدل سنتی رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید انتہی اور
ازالۃ الغین مین فرماتے ہین تکیف کہ حضرت نام یزید فرماید و خروج او

ص ۲۰۳

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنص شارع بوقوع آید وہیچ قیدے از طرف خود افزودہ نشود
پس اول من یبدل سنتی رجل یقال لہ یزید بلا معارض مانند انتہی
جس سے معلوم ہوا کہ یزید پہلا شخص ہوگا جو تبدیل سنت رسول
کریگا پس اگر مولویصاحب قائل ہوں کہ مالک سے تبدیل وقوع
میں آیا تو تکذیب اس حدیث کی لازم آتی ہے پھر اولیت تبدیل یزید
کیونکر درست ہوگی مولوی صاحب یقینا قبول کرتے ہیں پس تحریر
سابق اونکی جو دربارہ مالک ہے یقینی منسوخ ہوگئی سند ناکب بنظر
مزید تسکین خاطر وقت ماثر مولوی حیدر علی ضرور ہے کہ حال مالک
کیطرف توجہ کامل کیجائے اور تحقیق حق حاصل کیجائی پس واضح ہو
کہ اس مقام پر جناب سید مرتضی علم الہدی رضی اللہ عنہ وارضاہ
نے عجب تحریر لطیف و تقریر شریف فرمائی ہے کہ اہلسنت کیلیے
راہ چارہ و تدبیر مسدود ہوگئی اور ساری حرفتیں اونکی مردود
ہوگئیں چنانچہ مولوی صاحب نے خود اوس عبارت کو نقل کیا ہے
اور اوسکے ابطال کے لیئے کیا کیا پیچ و تاب کھایا ہے جس سے
عاجزی و ذلیلونے اونکی نمایاں ہے اور حیرانی و سرگردانے
مثل آفتاب درخشان تابان ہے وھذہ عبارتہ الشریف کما فی منتہی
الکلام واما صنیع خالد فی قتل مالک الخ یعنے حرکت خالد دربارہ
مالک کہ اوسکو قتل کیا اور مال اوسکا لوٹ لیا اور اوسکی زوجہ کے
ساتھہ اوسی شب مباشرت کی حالانکہ کوئی امر اوس سے ایسا ظاہر
نہوا تھا کہ وہ مرتد قرار دیا جائے بلکہ خلاف اسکا اوس سے نمایاں
تھا کہ وہ مسلمان تھا اور حقیقتہ لائق اس سزا کا وہ شخص تھا جسنے غفلت کیا اوسکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حقوق سے اور قاتل مالک یعنی خالد بن ولید پر حکم خدا کو جاری نکیا اور خطا پر مصر رہا حالانکہ خود خالد کی خطا کا اقرار کیا اور قبل اسکے کہ ہم اون روایات پر غور و فکر کرین کہتے ہین کہ کیونکر جائز ہے اہلسنت کو کہ وہ اسکے قائل ہون کہ مالک باوصف اقرار بصلوۃ و صوم منکر زکوۃ تھا حالانکہ قرآن مین دونون کا حکم ساتھ ہی آیا ہے اسلیئے کہ اگر وہ اسکے قائل ہون کہ مالک باوصف اقرار بصلوۃ منکر زکوۃ تھا تو اس سے خود اونکے اصول مقررہ باطل ہوتے ہین کیونکہ بیقین معلوم تھا کہ زکوۃ و صلوۃ کا حکم شرع محمدی و دین اسلام مین یکسان تھا پس اگر اہلسنت قائل ہون کہ مالک منکر زکوۃ تھا تو لازم آتا ہے کہ اصول دین کے اصول دین ہونے مین قدح لازم آوے اور زکوۃ کا ضروریات دین سے ہونا باطل ہو جائے اور اس سے زیادہ عجب یہہ ہے کہ قاضی القضاہ صاحب مغنی کہتے ہین ایسا ہی حال تھا کل اہل ردہ کا یعنے وہ لوگ بھی نماز پڑہتے تھے اور منکر زکوۃ تھے حالانکہ ہمنے بیان کیا کہ یہہ امر بنا بر اصول موضوعۂ اہلسنت محال ہے اور خود یہہ روایت کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اسلیئے کہ جمیع اہل نقل نے روایت کی ہے کہ جب خلیفۂ اول نے لشکر واسطے قتال مرتدین کے روانہ کیا تو اونکو حکم دیا کہ تم اذان و اقامت کہو اگر وہ لوگ جنسے لڑنے گئے ہو وہ بھی اذان کہین اور اقامت کرین تو اونسے باز آؤ نہ لڑو اور اگر ایسا نکرین تو بے تامل اونسے جنگ و جدل کرو پس خلیفہ صاحب نے علامت اسلام کی اذان و اقامت کو قرار دیا پس یہہ کہنا قاضی صاحب کا کہ اسیطرح تمامی اہل ردہ نماز پڑہتے تھے غلط ہوا اور خود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

یہہ امر یقینی ہے کہ اصحاب مسیلمہ و طلیحہ وغیرہ نے خود دعوای نبوت
کیا تہا اور اصل اسلام سے روگردان ہو گئے تھے اور نہ اسلام
کی نماز کو مانتے تھے نہ کسی دیگر احکام اسلام کو انتہی ترجمۃ کلامہ الشریف
اب اس تقریر شریف و عبارت لطیف و تحریر نیف کو ہر پہلو و
جوانب سے دیکھنا چاہیئے اور اسکی جودت و متانت پر نظر رکھنا
چاہیئے کہ کیسا اہلسنت کو محصور کیا اور عن ایمانھم و شمائلھم غضب
کردگار سے مقہور کیا مولوی حیدر علی اس سے یہہ سمجھے ہین کہ جناب
سید رضا اصل ردہ مالک کو فے نفس الامر محال ثابت کرتے ہین
چنانچہ کماسنیف مرتضی امام الائمہ طائفہ در کتاب شافی کہ بجواب
مغنی قاضی القضاۃ عبد الجبار معتزلی بقالب تالیف درآوردہ بمقتضای
حبک الشئ یعمی و یصم در صدد آن شدہ کہ ردت مالک را بمعنی انکار
زکوۃ از دائرہ امکان بیرون نماید چنانچہ عبارت شریف مذکور
کہ حیرتگاہ خلائق ہست بچشم عبرت بین ملاحظہ باید کرد سبحان اللہ
کیا خوش فہمی ہے اور کیا لیاقت علمی جناب سید ابن استحالہ قبول
روایات کو بنا بر اصول موضوعہ اہلسنت ثابت کرتے ہین یا فی نفس
الامر یا بنا بر اعتقاد خود سچ ہے حبک الشئ یعمی و یصم نے مولوی
صاحب کو ایسا مجبور کیا کہ انہون نے عبارت جناب سید کو
نہ دیکھا نہ سنا دیکھیئے جناب سید خود فرماتے ہین کیف یجوز عند
خصومنا علی مالک و اصحابہ جحد الزکوۃ یعنی ہمارے فریق مخالف
اہلسنت کیونکر اسکے قائل ہو سکتے ہین کہ مالک اور اوسکے اصحاب
نے باوصف اقرار صلوۃ انکار زکوۃ کیا جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہہ استحالہ بنا بر اصول موضوعۂ اہلسنت ہے نہ فی نفس الامر
و بعمری ذلک طریف جدًا ایسی خوش فہمی کے ساتہہ مولویصاحب
اعتراض بہی کرتے ہین چنانچہ اول اعتراض اونکا یہہ ہے نخستین
آنکہ اگر مراد از مقارنت صلوۃ و زکوۃ این معنی ست کہ اکنون ممکن
نیست کہ احدی از مردم بفرضیت احدہما دون الآخر قائل گردد
فمع انہ اغرب من کل غریب عند المنصف اللبیب مکذبش شبہ
مشہور است کہ علمای فریقین در کتب خویش آوردہ اما کلام علمای
مخالفین پس قبل ازین گذشت و اما کلام علمای الحق پس درین
مقام آنچہ فخر المتکلمین امام المتبحرین در تفسیر کبیر تقریرش فرمودہ
و کنتوری در ہفوات خود نقل نمودہ بران اکتفا میرود فانظر
الی عبارتہ احتج مانعوا الزکوۃ فی زمان ابی بکر الصدیق بہذہ الایۃ
و قالوا انہ تعالی امر الرسول باخذ الصدقات ثم امرہ ان یصلی
علیہم و ذکر ان الصلوۃ سکن لہم فکان وجوب الزکوۃ مشروطا
بحصول ذلک السکن و معلوم ان غیر الرسول لا یقوم مقامہ
فی حصول ذلک السکن فوجب ان لا یدفع الزکوۃ الی احد غیر
الرسول انتہی ترجمہ یعنے مانعین زکوۃ نے استدلال کیا ابوبکر
کے زمانہ مین اس آیہ کے ساتہہ اور کہا کہ خدا نے اپنے رسول کو
حکم کیا باخذ صدقات اور حکم کیا بصلوۃ اون لوگون پر اور یہہ بہی
ذکر کیا کہ یہہ صلوۃ سکن یعنے موجب رحمت ہے اون لوگون کے
لیئے اور معلوم ہے کہ غیر رسول اس بارے مین حضرت کا قائم مقام
نہین ہو سکتا تو ضرور ہوا کہ غیر رسول کو زکوۃ نہ دیجائے اور حرافت

منتہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کلام کی مولوی صاحب کی از قبیل بدیہیات ہے اسلیئے کہ جناب سید
استحالہ انکار زکوۃ بنا بر اصول موضوعہ اہلسنت ثابت فرماتے
ہین تو مولویصاحب کو ضرور تہا کہ اپنی اصول موضوعہ کو یاد کرتے
اور اس کلام کو بخوبی سمجھتے جب جو چاہتے کہتے پس ضرور ہے کہ ہم
پہلے وجہ اس استحالہ کی مولوی صاحب کو سمجھا لین بعد اوسکے اونکی
کلام کی بطلان کو ظاہر کرین علامہ سیوطی اتقان مین فرماتے ہین
کہ اصل تواتر قرآن پر ایک مسئلہ بہت مشکل امام فخرالدین نے وارد
کیا ہے کہ ابن مسعود سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ سورہ حمد اور
معوذتین کے قرآن ہونے کے منکر تھے اور یہہ امر بہت مشکل ہے
اسلیئے کہ اگر ہم کہین کہ قرآن کو زمانہ صحابہ مین تواتر حاصل تہا تو پہر
ابن مسعود نے جو قرآن متواتر کا انکار کیا اس سے کفر اونکا لازم
آتا ہے اور اگر کہین کہ اوس زمانہ مین قرآن کو تواتر حاصل نہ تہا
تو لازم آتا ہے کہ قرآن متواتر الاصل نہ ہے اور یہہ اوس سے
زیادہ مشکل ہے پس اس عقدۂ لاینحل کے دفعیہ کے لیئے ضرور ہے
کہ ہم قائل ہون کہ اصل روایات دربارۂ مذہب ابن مسعود بانکار
قرآنیت معوذتین و سورہ حمد باطل ہے جبہی نجات ہوگی والا
فلا انتہی ملخصاً وقد مر سابقاً پس اسیطرح کا اعتراض یہان بھی
دربارۂ انکار مالک بفرضیت زکوۃ وارد ہوتا ہے لہذا اہلسنت
کو ضرور ہے کہ اصل روایات کا انکار کرین اور تقریر اوسکی یون ہے
کہ ہرگاہ اوس زمانے مین قرآن متواتر اور حکم صلوۃ و زکوۃ کہ جو
ضروریات دین سے ہے یکسان تہا اور مالک مقر بقرآن و مقیم صلوۃ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو پھر انکار زکوۃ اوس سے کیونکر ہوسکتا ہے اسلیئے کہ اگر زکوۃ کا انکار
کیا تو لازم آتا ہے کہ کافر ہو جائے کیونکہ منکر ضروری دین کافر ہے
جیسا کہ شاہ صاحب نے لکھا ہے اور کوئی اوسکو کافر نہین کہتا والا
تکذیب خلیفۂ دوم لازم آتی ہے اور جہالت اونکی ثابت ہوتی ہے
بلکہ کل صحابہ کی جہالت کیونکہ قتل منکرین زکوۃ مین سب شامل تھے
اور کسینے نہ کہا کہ بسبب انکار زکوۃ وہ منکر ضروری دین ہو کر کافر ہوا
بلکہ صدر اول مین کوئی متنفس مدعی کفر مالک نہوا علاوہ مفاسد عدیدہ
جس وجہ سے مولوی صاحب نے معنی ارتداد مین تاویل کیا اور اگر کہی
کہ احکام قرآنی واقتران صلوۃ بزکوۃ اوس زمانے مین متواتر نہ تھا
تو پھر اصل تواتر قرآن اور ضروریات دین کا ضروری دین ہونا باطل
ہوتا ہے ولا یرضی بہ مسلم پس سوای اسکے اہلسنت کو کچھ چارہ نہین ہے کہ مثل
امام رازی اپنی اصل روایات انکار زکوۃ کا انکار کرین اور اوسکو باطل
قرار دین پس بنا بر لزوم احد الامرین الممتنعین یعنے یا اقرار بکفر مالک
بوجہ انکار زکوۃ وجہل وکفر خلیفۂ دوم یا التزام عدم تواتر قرآن و
ضروریات دین جناب سید اعلی اللہ مقامہ نے بقاعدہ اذا ابتلے
بہلیتین اختیار اہونہما فرمایا کیونکر جائز ہے اہلسنت کو کہ اسکے قائل
ہون کہ مالک نے باوصف اقامت صلوۃ اصل زکوۃ کا انکار کیا
کہ اسکا قائل ہونا بنا بر اصول موضوعہ اونکے جائز نہین ہے پس یا
اصل روایات انکار مالک کا ادای زکوۃ سے انکار کرین یا اسکے قائل
ہون کہ مالک ادای اصل زکوۃ کا نہین منکر تھا بلکہ خلیفۂ اول کے
ہاتھ مین دینے کا منکر تھا کہ اونکو خلیفۂ اول بحق نہین جانتا تھا اور ہرگاہ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

شق اول کو اختیار نہین کر سکتے و الا صحت صحاح سقام کا بطلان
لازم آتا ہے لابد شق ثانی کو اختیار کرینگے و ہو المطلوب از ینجاست
کہ حسب نقل مولویصاحب صاحب مفاتیح مالک کو منجملہ باغیون کے شمار
کرتے ہین نہ کافر نہ مرتد نہ محدث وغیرہ کذلک ابن حزم اندلسی اپنی کتاب
محلی مین پس اس تقریر عدیم النظیر جناب سید سے نہ انکار ورود
روایات اہلسنت دربارہ انکار مالک ظاہر ہوتا ہے نہ انکار روایات
اہلحق بشرط وجود وصحت اونکے چنانچہ کاشف اسکا قول جناب
سید ہے وقیل ان نتصفح الخ یعنی قبل تلاش کرنے روایات کے
ہم کہتے ہین الخ پس اس تقریر لطیف پر اعتراض کرنا مولویصاحب کا
خود اعجب عجیب ہے اسلیئے کہ ہرگز جناب سید کا یہہ مقصود نہین
ہے کہ وہ روایات موجودہ فریقین کے منکر ہین جو مولویصاحب کو
حاجت نقل اقوال فریقین ہو بلکہ مقصود یہی ہے کہ وہ تسلیم کیونکر کر سکتے
ہین و التسلیم فرع الوجود ومع ہذا جو عبارت مولویصاحب نے تفسیر کبیر
سے نقل کیا ہے اوس سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ مالک مذکور منکر
اصل فرضیت زکوۃ ہو بلکہ وہ مدعی ارتفاع حکم مذکور ہے بوجہ ارتفاع
سبب کے کہ بدلالت ادسکے وجوب زکوۃ مشروط تہا ساتہ حصول سکن
کے اور حصول سکن بوجہ وفات رسول مرتفع ہے کیونکہ غیر رسول
قائم مقام آن حضرتؐ ان امور مین نہین ہو سکتا تو اصل حکم زکوۃ بہی
مرتفع ہوا پس اس تقریر سے بہی مالک کا منکر اصل زکوۃ ہونا ثابت نہوا
غایۃ الامر یہہ کہ اشتباہ ہوا اور ایسے شبہات اکثر صحابہ کو عموماً اور
خلیفہ دوم کو خصوصاً ہوئے ہین چنانچہ قصہ انکار وفات رسول سے

صہ ۹۹ منتہی الکلام

Presented by: Rana Jabir Abbas

ص ۹۹

ظاہر ہے علاوہ بران تحقیق صاحب مفاتیح کما فی منتہی الکلام وہ زمانہ
زمانۂ تبدیل احکام تہا جیسا کہ فرماتے ہین فان قیل لو کان منکرو الزکوٰۃ
فی زمان ابی بکر اہل بغی ولم یکونوا کفاراً فلیکن فی زماننا کذلک
قلنا من انکر فی ہذا الزمان کفر بالاجماع والفرق انہم کانوا من
زمن تبدیل الشریعۃ واحکامہا ولیس الآن کذلک وانہم وقعوا
فی الفترۃ بموت النبیؐ وکانوا جہالا بامور الدین بعیدا عن
العلماء الخ یعنے اگر کہا جائے کہ جسطرح منکرین زکوٰۃ زمانہ خلیفہ اول
مین اہل بغاوت سے تھے اور کافر نہوئے تھے تو چاہیئے کہ اس زمانہ
مین بھی وہی حکم ہو کہونگا مین کہ جو اس زمانے مین منکر زکوٰۃ ہو وہ
بالاجماع کافر ہے فرق یہ ہے کہ وہ لوگ اوس زمانے مین تھے کہ احکام
شریعت کی تبدیل ہوا کرتی تہی اور اب ایسا نہین ہے اور وہ
لوگ بسبب وفات حضرت کے فترہ مین پڑگئے یعنے شبہہ ہو گیا اور
وہ لوگ امور دین سے چندان واقف نہ تھے بلکہ جاہل تھے اور
علما سے دور رہتے تھے انتہی تو بفرض تسلیم کہ وہ لوگ شبہہ مین
واقع ہوئے پس منکر اصل زکوٰۃ نہوئے بہر کیف استشہاد کو یہان
کوئی مناسبت نہین ہے نہ اوس سے مولوی صاحب کو کوئی
منفعت ہوئی افسوس صد افسوس کلام متسق النظام جناب
سید علام علم الہدی اعلی اللہ مقامہ کی رد کرنے کا حوصلہ ایسے
بزرگ کو ہوا ہے جسکو نہ اپنے اصول کی خبر ہے نہ مواخذہ فحول
علما کا خوف و خطر اہل حق یعنے شیعہ اثنا عشریہ سے مجادلہ کے لیئے
لباس خوارج پہنکر آمادۂ جدال ہوتے ہین اگر حضرت مولوی کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ بھی ادراک و شعور و وقوف و عشور ہوتا تو یہ اعتراضات نہ فرماتے
کیونکہ یہ کل تقریر جناب سید اصول اہلسنت پر مبنی ہے اور
گویا اقوال صحابہ سے ماخوذ اور مروی ہے کیونکہ سیف بکری خالد
خالد بن ولید قاتل مالک عمری نے بھی اعتراض مالک سے پیش کیا
تھا چنانچہ انسان العیون برہان الدین حلبی مین ہے و یقال ان
خالداً استدعی مالك بن نویره و قال له کیف ترتد عن الاسلام
وتمنع الزکوة الم تعلم ان الزکوة قرینة الصلوة یعنے خالد نے
مالک سے کہا کہ تو کیونکر مرتد ہو سکتا ہے اسلام سے اور منع
کر سکتا ہے زکوة کو کیا نہین جانتا کہ زکوة اور صلوة ایک ساتھ
وارد ہین الحج بس سے معلوم ہوا کہ خالد نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے
کہ باوصف اقرار الصلوة تو منکر زکوة ہو سکتا ہے حالانکہ اسی جرم
انکار زکوة کے سبب سی خالد لڑنے گئے تھے پس گویا کلام جناب سید
تقریر خالد سے ماخوذ ہے اب مین بکمال ادب ملتمس ہون کہ جناب
مولویصاحب یہ کل اعتراضات اپنے رہبر و اپنے سیف اللہ خالد
بن ولید کے پیش کرین اور کوئی درجہ تحمیق و تسفیہ مین اپنے سیف اللہ
کے اوٹھا نہ رکھین کہ اونہون نے کیسا مہمل کلام مالک حضرت عمر
سے کہا حالانکہ بقول مولویصاحب مالک نے صاف صاف انکار
زکوة کیا اور اوسکی خبرین خلیفہ تک پہونچین جسپر خالد کی تقرری
ہوئی کہ مالک کو قتل کرین اوسپر بھی خالد انکار زکوة کو مالک سے
محال ثابت کر رہے ہین وہی نقل ہے جو اکثر مولویصاحب ازالۃ الغین
مین فرماتے ہین کہ تیر تو لگ گیا ہے مگر خدا جھوٹ کرے باقی

ص ۳
ج خالدین
ن بنی خدیمه
ی التشید

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کلام کی شق ثانی جو مولوی صاحب فرماتے ہین کہ اگر مقصود شش
این است کہ حق تبارک وتعالی در جاہای بسیار ہر دو عبارت را در کتاب
مستطاب خویش جمع کردہ پیہم آوردہ پس مسلم است لیکن بامدعای شریف
کہ استحالۂ انکار مالک بن نویرہ از دادن زکوۃ و اقرار صلوۃ است
ربطی ندارد زیرا کہ نہ بدیہی است نہ برہانی برہان قائم شدہ کہ ہرگاہ دو
چیز در کلام شارع مقارن یکدیگر مذکور شود تمامی احکام و قیود و
جہات ہر دو مساوی الاقدام باشد فکیف ہمہ مردم درین امور
بیک مسلک واحد متفق اللفظ والمعنے باشند الی آخر عبارتہ پس نہایت
لغو ہے اولاً تو اسلیئے کہ مخالف مقصود جناب سید ہے جیسا بیان
ہوا جب تک غرض قائل نہ سمجھے تخمینے باتون سے اوسپر اعتراض کرنا کار
فضلا نہین ہے ثانیاً سنئے مولوی صاحب کہتا ہون کہ اس صورت
مین بھی کلام جناب سید نہایت متین ہے کیونکہ یہہ امر بدیہی ہے
کہ جب کوئی مدعی ہو کہ ہم حکم خدا اور رسول کو مانتے ہین اور اسلام پر باقی
ہین اور کل صحابہ بھی ایسا ہی کہین اور تسلیم کرین تو ضرور ہے کہ کل احکام
کو مانے اور قبول کرے خصوصاً ان امور کو جو ضروریات دین سے
ہون کہ اگر ایک کا بھی منکر ہو تو کافر ہو جائے نہ یہہ کہ ایک حکم کو تسلیم کرے
دوسرے کا انکار کرے اسپر بھی اکابر صحابہ با وصف علم و یقین کہ یہہ حکم
ضروری دین کا ہے اور خلیفہ بحق اوسکے قتل کا حکم دیتے ہین کل
مہاجر و انصار اوسکو مسلمان اور مومن نیک اعتقاد کہین اور
اوسکی تبدیل و تغیر نہ کرینگے گواہی دین حالانکہ ہرگز کوئی شخص
ایسے کو مسلمان نہین کہہ سکتا مگر در صورتے کہ وہ اس ضروری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دین کا کوئی دوسرے معنے لگاتا ہو اور اپنی غلط فہمی سے اوسکا منکر
ہو جیسا کہ مانحن فیہ مین ہے پس معلوم ہوا کہ وہ اصل حاکم کا منکر نہین
تہا بلکہ اوس معنی کا منکر تہا جسے اور لوگ بیان کرتے ہین اور یہ امر
دیگر ہے از ینجاست کہ چونکہ وہ بمعنی دیگر بطور تاویل یا غلط فہمی
یہ حکم لگاتا تہا اسی وجہ سے آپ بہی اوسکو کافر نہین کہتے پس
غرض جناب سعید یہی ہے کہ مالک منکر اصل زکوۃ نہ تہا جیسا کہ
اہلسنت ظاہر کرتے ہین والا مفسدہ عظیمہ لازم آتا ہے کہ اکا بر
صحابہ واکثر اہلسنت منکر ضروریات دین کو بہی مؤمن و مسلم سمجھتے
ہین اور کل صحابہ اوسکے اسلام و ایمان پر متفق ہوئے اور اوسکے
قاتل سے آمادہ اخذ قصاص ہوئے پس ضرور ہے کہ واسطے دفع
کرنے اس بلا کے اہلسنت اون روایات کو جو درباب انکار زکوۃ
ہے قبول نکرین مثل انکار فخر رازی دربارہ روایات انکار
ابن مسعود قرآنیت حمد و معوذتین سے والا اسلام خلفا و دیگر
صحابہ مین جنابر اصول اہلسنت کلام لازم آتا ہے ولکن
الامر کذلک ثالثاً مقارن صلوۃ سے مصطلح شرعی یا تصدق مراد
ہونا خارج از بحث ہے ہر سخن جای و ہر نکتہ مقامی دارد
اسیوجہ سے جو مولویصاحب نے تعریض طرف آیہ انما ولیکم اللہ
ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون
الزکوۃ وہم راکعون بنابر لفظ یؤتون الزکوۃ کیا ہے اور
تشنیعات لاطائلہ سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے قلم انداز
کیا جاتا ہے خصوصاً درصورتیکہ مورد اوس تشنیع و تعریض کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فریقین ہوں کیونکہ اکابر مفسرین اہلسنت نے بھی نزول اس آیہ
کریمہ کو جناب امیر علیہ السلام کے بارے میں روایت کیا ہے جسکو
شوق اس مبحث کے مطالعہ کا ہو وہ بوارق موبقہ و وجیزہ
جناب سبحان علی خان مرحوم و حدیقہ سلطانیہ جناب سید العلماء
و عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار ملاحظہ کرے انشاء اللہ
بعد مطالعہ ان کتابوں کے پھر حوصلہ تعریض و تشنیع کا باقی نہ رہیگا
الا ان یکون خارجا عن الاسلام یہاں عبارت تفسیر کبیر امام المتکلمین
فخر الدین رازی پر اقتصار کیا جاتا ہے وہذہ عبارتہ والثانی
روی عطاء عن ابن عباس انہا نزلت فی علی بن ابیطالب ع روی
ان عبد اللہ ابن سلام قال لما نزلت ہذہ الآیۃ قلت یا رسول اللہ
انا رأیت علیا تصدق بخاتمہ علی محتاج وہو راکع فنحن نتولاہ
وروی عن ابی ذر انہ قال صلیت مع رسول اللہ ص یوما صلوۃ الظہر
فسأل سائل فی المسجد فلم یعطہ احد فرفع السائل یدہ الی السماء و
قال اللہم اشہد انی سألت فی مسجد الرسول ص فما اعطانی احد
شیئا و علی ع کان راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان فیہا خاتم
فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم بمرأی النبی ص فقال اللہم ان اخی
موسی سألک فقال رب اشرح لی صدری الی قولہ واشرکہ فی
امری فانزلت قرآنا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما
سلطانا اللہم وانا محمد نبیک وصفیک فاشرح لی صدری ویسر لی
امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری قال ابوذر فواللہ
ما اتم رسول اللہ ہذہ الکلمۃ حتی نزل جبرئیل فقال یا محمد اقرء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انمّا ولیکم اللہ و رسولہ الی آخر ما انتہی موضع الحاجۃ یعنی
عطا نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ آیہ انما ولیکم اللہ دربارہ
علی بن ابی طالبؑ نازل ہوا اور عبد اللہ بن سلام سے منقول ہے
کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے دیکھا ہے
کہ جناب امیرؑ نے حالت رکوع مین انگشتری مبارک کو تصدق فرمایا
ایک محتاج پر اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک روز
مینے حضرت رسول خداؐ کے ساتھہ نماز ظہر پڑہی ایک سائل نے
مسجد نبوی مین کچھہ سوال کیا کسینے اوسکو کچھہ نہ دیا پس سائل نے
ہاتھہ اپنے آسمان کی طرف بلند کیئے اور کہا خداوندا گواہ رہنا مینے
مسجد رسول مین سوال کیا کسی نے کچھہ نہ دیا اوسوقت حضرت علیؑ
رکوع مین تھے پس سائل کیطرف انگشت مبارک سے اشارہ کیا اوسمین
انگشتری تھی سائل نے وہ انگشتری نکال لی اور یہہ امر روبروی
آن حضرتؐ واقع ہوا پس فرمایا حضرتؐ نے پروردگارا برادر میرے
موسیٰؑ نے تجھسے عرض کیا کہ ہمارے سینہ کو کشادہ کر اور ہارون کو
وزیر میرا بنا اور شریک امر قرار دے پس تو نے قرآن ناطق نازل
کیا کہ قریب ہے ہم تیرے بازو کو تیرے بہائی کے ساتھہ مضبوط کرینگے
اور تم دونون کو غلبہ دینگے خداوندا مین محمد ہون نبی تیرا اور صفی تیرا
پس کشادہ کر صدر میرا اور ہمارے امور کو سہل کر اور ہمارے
اہل سے علیؑ کو وزیر میرا بنا اور بسبب اوسکے پشت میری قوی کر
حضرت ابوذرؓ کہتے ہین قسم بخدا ابہی دعا حضرتؐ کی تمام نہ ہوئی
تہی کہ جبرئیل امین نازل ہوئے اور آیہ انما ولیکم اللہ لائے انتہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افسوس ہے مولویصاحب کے حال پر کہ اپنے بیان کی روایات
پر نظر نہین کرتے اور ناحق و ناروا تشنیع کرتے ہین اب اس
روایت کو جو تین صحابی سے منقول ہے ملاحظہ کرین اور رجوع چاہین
کہین مگر یہہ بھی یاد رہے کہ منکر خبر واحد کافر ہے پس یہہ خبر جو
متواتر یا قریب بتواتر ہے اسکے منکر کا کیا حال ہوگا رابعاً یہہ کہنا
مولویصاحب کا مقصود ازین تقریر برارت ذمہ مالک نسبت
کہ تہمت اینگونہ تردامنی خارج از امکان است موجب خندۂ
سرشار ہے کیونکہ مالک ان لوگون سے کب خواہان اس احسان
کے ہین اسلیئے کہ اوس مالک نے اپنے سلوک خلیفہ دوم و عبداللہ
بن عمر و طلحہ و سعد و ابو قتادہ وغیرہ کی شہادتون سے برارت
کلی اپنی حاصل کرلے اور تردامنی خلیفۂ اول و سیف اللہ کو باقرار
خود خلیفہ بخطای سہ گانہ خالد و استیفای دیت من بیت المال
ثابت کردے اور اپنی بے جرمی کی فارغخطی لے لی ہے کہ ناحق و
ناروا مالک خلیفۂ دوم مقتول ہوا اور قائلین و حاکمین دراینجا صفین
بالقتل پر الزام خون ناحق مسلمان کا دھر گیا و کفی بذلک لہ فخراً
و فاز شرفاً و ذخراً لیکن دوسرا اعتراض مولوی صاحب کا
جسکو ان الفاظ سے بیان کیا ہے دوم آنکہ اگر مطلب این است
کہ ممکن نیست کہ شخص مجتہد بوجوب احدہما دون الآخر حکم کند پس
اثبات پایۂ اجتہاد برای مالک خویش بذمۂ اولیای شریف
مرتضی خواہد بود و این از جملہ مستبعدات بلکہ محالات است چہ
از روایات و عبارات علمای جانبین قبل ازین بمعرض وضوح آمدہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

که مالک بجهت ضعف اسلام و مخالفت امام از حدود الهی و واجبات
شرعی تجاوز کرده هرگز لیاقت اجتهاد نداشت پس بسبب سلب
امکان حکم بفرضیت احدهما وجحد و فرضیت الآخر از شخصی که بمرتبهٔ اجتهاد
نرسیده باشند لازم نمی آید که مالک و مملوکین او که بلاریب مخالف
اصحاب کبار و اهلبیت اطهار اخیار بودند چنانچه الفا گذشته اگر
بوجوب نماز قائل باشند ضرور است که بوجوب زکوة هم قائل
شوند بلکه بعنت و انحراف و حرص شان که بروایات فریقین ثابت
اقتضای آن دارد که از ادای زکوة سرباز زنند و از نماز دست
بردارند چنانچه گفته اند که قرآن بر سر زبان است و در میان جان
بیت بدیناری چو خر در گل بمانند + وگر الحمد خواهی صد بخوانند +
پس دلیل بکمال فهم و ذکا و عقل رسای حضرت مولوی ہے اما اولا
پس ہرگاہ مطلب شریف جناب سید نہایت واضح ہے کہ بنا بر
اصول موضوعہ سنیہ یہ الزام لگتا ہے تو مثل حاکمین کے ایسے کے
کبیت مین گم ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے اولا اصول موضوعہ کا
اپنی انکار کرین تا اس الزام کے عذاب سے نجات پائین ثانیاً ہر چند
غرض جناب سید نے اثبات اجتہاد مالک سے بنا بر اعتقاد اہلسنت
نہ انکار وجود روایات لیکن ہرگاہ خود مولوی صاحب نے کلام جناب سید کو
بوجہ اپنے خوش فہمی کے اس مہمل قبیح پر حمل کرتے ہین تو مین بھی
متابعةً گوش گذار کرتا ہون کہ اگر مقصود آپکا یہہ ہے کہ بنا بر اصول
اہل حق مالک کا اجتہاد ثابت نہین ہے جیسا کہ قبل اسکے کہا ہے
و بجہد اللہ کہ مملوکان مالک و طرفداران آن بے نصیب و ہالک

Presented by: Rana Jabir Abbas

بر اثبات اجتہاد شش قدرتے ندارند کہ محصل اوسکا یہہ ہے اگر مالک منکر خلافت ابو بکر و مقر بخلافت جناب امیرؑ تہا تو ضرور تہا کہ اطاعت خلیفہ اول بنا بر مسئلہ تقیہ کرتا اور زکوۃ اونکے عمال کے حوالہ کرتا پس بسبب ترک تقیہ یہہ سزا ملی اور بوجہ اسکے کہ مخالفت جناب امیرؑ کی کہ حکم خلیفہ نہ مانا تو فاسق ٹہرا اور فاسق مجتہد نہین ہو سکتا انتہی محصلاً تو اس سے آپکو کوئی فائدہ نہین کیونکہ بنا بر مذہب اہل حق آپکے خلفا و صحابہ و مجتہدین کا بہی اجتہاد ثابت نہین ہے بلکہ خطا و کفر و نفاق اونکا مسلم ہے پہر اس سے آپکو کیا فائدہ ملا باقی مخالفت تقیہ کو جو مولوی صاحب فرماتے ہین کہ مقصود اونکا تعریض کو تشنیع ہے تقیہ پر پس خود صحیح بخاری مین ہے التقیة الی یوم القیمة اور وجوب تقیہ عند خوف الضرر ہے نہ مطلقاً پس ممکن ہے کہ مالک حضرت عمر کو خوف ضرر نہ ہوا ہو اور موافقت سعد بن عبادہ جو مصادیق اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم سے تہے باعث قوی اسکا ہوا ہو کہ یہہ اقتدا بہی موجب اہتدا ہے اور مخالفت جناب امیر علیہ السلام اوسوقت ثابت ہوگی کہ آپ اسکو ثابت کرین کہ بعد مصالحہ جناب امیرؑ با ابو بکر مالک سنے مخالفت کی ہو اور یہہ امر محال ہے کیونکہ جناب امیرؑ کا بیعت نہ کرنا چہہ مہینے تک خود صحیح مسلم اور صحیح بخاری سے ثابت ہی اور قتل مالک قبل اوسکے واقع ہوا جیسا کہ خود مولوی صاحب سنے فرمایا ہے کہ بفور استماع خبر مصیبت اثر رحلت نبویؐ مالک سنے ادائے زکوۃ سے انکار کیا پس معلوم ہوا کہ مالک بمتابعت جناب امیرؑ اوسوقت تک مخالف خلیفہ رہا ہے کشد انچہ شد فاین الفسق

جواب تقیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور شاہ ولی اللہ نے بتصریح تمام مخالفت جناب امیرؑ اور نہ موافقت
کرنا صحابہ کا اس قتل مین ازالۃ الخفا مین لکھا ہے پس دعاوی باطلہ
مولوی صاحب باطل ہوگئے وقد یجیٔ فیما بعد ایضاً انشاء اللہ اور
اگر مقصود یہہ ہے کہ بنا بر اصول موضوعہ اہلسنت مالک کا اجتہاد
ثابت نہین ہے تو محض غلط ہے کیونکہ ہرگاہ عموماً ہر صحابی آپ کی نزدیک
مجتہد مسلم ہین تو اس صحابی کے مجتہد ہونے مین کیا عذر ہے جسکو
بنسبت دیگر صحابہ مقبولین آپکے مرتبۂ ریاست وعہدۂ اخذ صدقات
بھی عہد رسول سے حاصل تھا کیونکہ ریاست بغیر قابلیت ناممکن ہے
ثالثاً ہرگاہ خالد بن ولید کا قتل مالک مین باقرار خلیفۂ اول واتفاق
دیگر صحابہ خطا کرنا ثابت ہے جیسا کہ بیت المال سے دیت دینا کاشف
اسکا ہے تو ضرور اجتہاد مالک مع الصواب آپکے نزدیک ثابت ہوگا
رابعاً ہرگاہ زنان پردہ نشین جنکو خود جاہل ونافہم ونادان بھی کہتے
ہین مجتہد ہون اور استنباط مسائل کرین جسپر خلیفۂ دوم فرمائین
کل الناس افقہ من عمر حتی العجایز تو اس صحابی جلیل القدر رئیس
مقرر کردۂ رسول کے اجتہاد مین کیا عذر ہے خامساً ہرگاہ غاصبان
خلافت علوی وباغیان امیر مؤمنان بلکہ محاربین ومقاتلین نفس
رسول منان کا عموماً اجتہاد آپکے یہان مسلم ہے تو پھر اجتہاد مالک
بخطا ہو یا صواب آپکو کیا عذر رہے سادساً ہرگاہ ابن ملجم ملعون
باوصفیکہ صحابی بھی نہ تھا آپکی یہان بالاتفاق مجتہد علی الاطلاق ہو جیسا کہ
سابقاً مذکور ہوا بلکہ عمر بن سعد ملعون بھی بسبب اسکے کہ وہ قاتل
جناب سید الشہداء روحی لہ الفداء تھا آپکے یہان صدوق وثقہ ومجتہد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پایا تو مالک کو بوجہ عدم بیعت ابو بکر کون کہہ سکتا ہے کہ مجتہد
تھا ملا علی قاری شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں قال ابن معین
فی عمر بن سعد کیف یکون من قتل الحسین ثقۃ انتہی اقول
رحم اللہ من انصف والعجب ممن یخرج حدیثہ فی کتبہم مع علمہم
بحالہ ثم کلام میرک وفیہ انہ لم یباشر قتلہ ولعل حضورہ مع
العسکر کان بالرای والاجتہاد وربما حسن حالہ وطاب مالہ
ومن الذی سلم من صدور معصیۃ عنہ وظہور زلۃ منہ
فلو فتح ہذا الباب اشکل الامر علی ذوی الالباب انتہی ما بہ ہفہ یعنی
کہا ابن معین نے دربارۂ عمر بن سعد کہ قاتل جناب امام حسین علیہ السلام
کیونکر موثق ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں خدا رحم کرے صاحبان انصاف
پر مگر تعجب ہے ان لوگوں سے جو عمر بن سعد سے روایات اپنی
کتابوں میں نقل کرتے ہیں حالانکہ اوسکے حال سے بخوبی واقف ہیں
شارح ملا علی کہتے ہیں کہ یہہ کلام قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ
خود مباشر قتل نہوا اور ممکن ہے کہ عمر سعد بقوت اجتہاد و یہ حاضر لشکر
ہوا ہو اور باجتہاد و رای یہہ کام کیا شاید اسکے بعد اوسکا حال اچھا ہو
مآل اوسکا خوب ہو علاوہ بران کون ایسا ہے جو معصیت اور
لغزشوں سے مبرا ہو اگر ایسے امور کا اس بارے میں خیال ہو تو بڑی
مشکل ہوگی انتہی اور سابقاً توثیق عمر بن سعد اور شمر بن ذی الجوشن
قاتل جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا و علیہ آلاف التحیۃ والثنا بہی
نزد اہلسنت مذکور ہوئے فتذکر سابقاً ابہی آپ نے کلام اپنے امام کا
نقل کیا ہے جسمیں استدلال کرنا مالک کا آیہ قرآنی سے اپنے دعوی پہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مذکور ہے اب اس سے بڑھکر کیا اجتہاد ہوگا جسے کہ باتفاق ارباب
سیر و تواریخ و احادیث خلیفۂ اول اوس استدلال کو قطع
نہ کرسکے جیسا کہ جملہ قسمیہ واللہ لاقاتلن سے ظاہر ہے پس کیونکر
ممکن ہے کہ حضرات اہلسنت مالک حضرت عمر کے اجتہاد سے منکر
ہوسکین والمجتہد قد یصیب و قد یخطی یعنے مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے
کبھی صواب تو مقبولۂ اہلسنت ہی باقی رہا مخالفت امام پس اسکا
اثبات ذمۂ مولویصاحب ہے کہ بدلائل اسکو ثابت کرین جو
کسیطرح ممکن نہین ہے لیکن یہہ کہنا کہ مقتضای لعنت و حرص ہی
ہے کہ پابند نماز رہین اور بوجہ حب مال ادای زکوۃ سے انکار
کرین پس بنسبت خلفای ثلثہ بھی یہی تقریر بشبئی زائد زیادہ تر
قابل قبول ہے کہ باوصف بقا بر ظاہر اسلام و بجاآوری احکام
حرص و ہوای دنیا نے ایسا متوالا کیا کہ غصب حقوق آل نبی صلعم پر
آمادہ و مستعد ہوگئے اور حکومت و سلطنت کے نشہ نے ایسا
بدحواس کیا کہ بے اختیار ہوکر جلب سلطنت و خلافت پر تل گئے
پس جیسا دربارۂ مالک باوصف اقرار الصلوۃ انکار زکوۃ کے
وجوہات آپ بیان کرتے ہین جو سراسر خلاف واقع ہے کما یتضح
من بعد وہی وجوہ بلکہ بشئے مزید ارتداد اصطلاحی خلفا مین
جاری ہین مگر فرق یہہ ہے کہ دربارۂ مالک ادعای محض و افترای
بحت ہے اور دربارۂ خلفا مطابق واقع صحیح و درست جیسا کہ
کہ امام غزالی نے بھی رسالہ سر العالمین مین اسکی تصریح فرمائی ہے
فافہم و تذکر و لاتکن من الغافلین لیکن تیسرا اعتراض قولہ سوم آنکہ سلمنا

قولہ سوم

Presented by: Rana Jabir Abbas

که وجوب زکوة ضروری دین است لیکن آنها زکوة را بعد از وفات
شریف مشروط بعضے از شروط پنداشتند و بجهت انحراف و
عدم رسوخ بر قواعد اسلامیه علم تعنت و عناد برافراشتند و گفتند
از آفات الشرط فات المشروط پس حکم باین که ممکن نیست انکار زکوة
از شخصے که وجوب نماز را قبول کرده باشد از عجائب ترهاست
موجبه آنکه اگر سلب امکان مذکور از رأسین فی الاسلام است
فمسلم لکنه لا یجدیه نفعاً و اگر بر سبیل عموم است فیکفی فی تکذیبه
ما روی عند الفریقین حیرانم که مقتضیات عقل رزین ودور اندیش
دوربین که تنزه خطا از صواب کار اوست از حضرات متشیعین در
وقت مناظره چرا مسلوب میشود انتهی سراسر حیرت خیز و تحیر آمیز
ہے اگر مولوی صاحب کلام جناب سید نے سمجھے تھے تو اوسپر
اعتراض کرنے کیا تھے سابقاً مقصود جناب سید بوضوح تمام
مذکور ہوا که با وصفی که تم قائل اونکے اسلام کے ہو اور معترف
ہو که وہ قائل ہے نماز تھا تواب اوسکا منکر زکوة ہونا کیونکر باعث کفر
ہوگا بغیر اسکے که اوسکو کافر کہیں کیونکه منکر ضروری دین کافر
ہے اور ہر گاہ اوسکو کافر نہیں کہہ سکتے تو ضرور ہے که ان روایات
کو باطل قرار دیں زیادہ تر جای حیرت بلکه حسرت یہہ ہے
که مولوی صاحب بہوس ابطال کلام جناب سید عالی مقام
ایسے حواس باختہ ہوئے که بے سروپا باتیں فرمانے لگے کیونکه
سابقاً خود بیان فرما چکے ہیں که وہ لوگ حیات رسول کو شرط
زکوة جانتے تھے چنانچہ کلام اپنے امام کا اسی مادہ میں نقل فرمایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہان بہی کہا کہ بعد وفات رسول اونہون نے کہا کہ اذا
فات الشرط فات المشروط پس اب یہہ کہنا مولوی صاحب کا لیکن
آنہا زکوۃ را بعد از وفات شریف مشروط بہ بعض از شروط
میدانستند کیسا لغو اور مہمل ہے کیا مولوی صاحب کو یہہ بہی نہین
معلوم ہے کہ شرط مشروط سے مقدم ہوتا ہے یا مولوی صاحب
اون لوگون کو بہی مثل خلیفۂ دوم قائل بحیات یا رجعت جناب
رسالت مآب جانتے ہین کہ جب وہ حضرت پہر زندہ ہونگے
تو ہم زکوۃ دینگے بالجملہ اس تقریر سے بہی اصل انکار زکوۃ نہین
ثابت ہوا بلکہ غلط فہمی اونکی اور خطا فی الاجتہاد اونکا معلوم
ہوا کہ وہ لوگ اصل زکوۃ کے منکر نہین تہے بلکہ بقاعدۂ اذا
فات الشرط فات المشروط سقوط فرضیت زکوۃ کے قائل ہوئے
اور ظاہر ہے کہ اصل انکار زکوۃ اس سے نہین ثابت ہوا پس رد
کرنا روایات انکار زکوۃ ضرور نہوا وہو المطلوب اور یہہ جو کہا کہ
کہ اگر سلب امکان از راسخین فی الاسلام است الخ پس محض وہم ہے
ہے کیونکہ راسخین فی الاسلام سے کوئی بحث ہی نہین ہے بلکہ
جن لوگون کو آپ منکر زکوۃ بیان کرتے ہین اونکے بارے مین
گفتگو ہے کہ وہ روایات انکار زکوۃ بنا بر اصول موضوعۂ اہلسنت
قابل قبول نہین ہے والا لزم المفاسد العدیدۃ کما مر آنفا اور
یہہ جو کہا اگر بر سبیل عموم است فیکفی فی تکذیبہ ما روی عند
الفریقین پس از قبیل خبط ہے جناب سید کب منکر ہین کہ ردّ مشترین
اس بارے مین منقول نہین ہین جو یہہ شاہد تکذیب ہو خود

تقریر لطیفہ در رد عبارت مولوی صاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب سید نے فرمایا قبل ان تتصفح الخ یعنے قبل تلاش روایات
اور یہہ فرع اقرار بوجود ہے ہزاروں روایتین آپکے یہان مناقض
ایک دوسریکے موجود ہین اس سے کیا ہوتا ہے جیسا امام فخر رازی
نے ابطال روایت انکار ابن مسعود پر مدار تواتر قران رکھا ہے
ویسا ہی یہان بھی زکوۃ کا ضروری دین ہونا اور مالک کا
اسلام پر باقی رہنا موقوف ہے ابطال روایات انکار پر اور
تشنیعات جو مولویصاحب نے بیان کیئے ہین مفاد اونکا بجز اظہار
کمالات مولوی صاحب کچھہ نہین ہے کیونکہ بقول استاد
خود مصداق ان تشنیعات شیعہ کے خود بدولت ہین اسلیئے
کہ یہہ حضرت کلام جناب سید پر معترض ہین اور المعترض لا مذہب
لہ قول شاہ صاحب ہے پس حضرت مولوی کا بیمذہب ہونا اس
بخوبی ثابت ہوا من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ لیکن جو تہا
اعتراض بالاختصار یہہ ہے چہارم آنکہ اگر از صناعت شریف
مرتضی کہ در نقل وصیت حیثیش بعض از الفاظ بنظر مصلحتہائے
سانحہ ازمیان برداشتہ قطع نظر ہم نمائیم باز مفید مدعائے
او نیست زیراکہ در صحاح روایات مرویست کہ حضرت فاروق
وامثالش با صدیق اکبر در وقتے کہ ارادہ قتال مانعین زکوۃ
بالہام ربانی در دل او تصمیم یافت مناظرہ کردند و گفتند کہ حدیث
نبوی حکم میکند کہ جان و مال کلمہ گو محفوظ ماند و تو بر خلاف آن
ارادہ قتل داری ابوبکر صدیق جواب داد آیا خاتمہ این حدیث
را یاد ندارید کہ فرمودہ مگر آن قتل کہ بحق کلمہ متعلق باشد

منتہی الکلام ۹۳

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

وزکوة حق کلمه است یا نه تجد اهر که میانه نماز و زکوة فرق خواهد کرد
با وی مقاتله خواهم نمود پس اصحاب کبار رای جهان آرای
او را بر چشم گذاشتند و برای قتل بجان و دل برخاستند پس حالیا
اگر بر فرض و تسلیم وقت انفاذ جیش و نصب رئیس که تنبیه
اهل انحراف عموماً بفرستادنش منظور بود از وجود و عدم انکار
زکوة حرفی نزنند و بر طبق سنت سنیه خیر البریه علیه آلاف
الصلوة و التحیه امر فرمایند که تا بر قومی که تازند هنگام استماع
بانگ نماز دست از غارت و قتل باز دارند و الا داد قتل و غارت دهند
دلالتی بران نمیکند که کسی دران وقت انکار از ایتاء زکوة نکرده
به احدی الدلالات الثلث فان عدم الذکر لیس دلیل العدم علاوه
ذکر اذان و صلوة و عدم ذکر منع زکوة مشعر بران است که مقصود
بالذات از فرستادن لشکر قتال و استیصال اهل ردت شرعی
که اکثر دعوی نبوت آغاز کردند و از شریعت خلیع العذار گردیدند و
تنبیه و تادیب مانعین زکوة معترین صلوة نظیر آنست سخت حیرانم
که چون انکار زکوة که از اعراب سرزده در صحاح خصوصاً صحیح بخاری
مندرج باشد و علمای فریقین بروایتش تعرض کنند شریف مرتضی را
در انکار آن غیر از تجاهل در مناظرهٔ قاضی عبد الجبار کدام باعث بود
و این جحد و انکار اگر فقط بروایات خویش است پس قطع نظر از مخالفت
واقعی کما عرفت بر مخالفین شریف چگونه حجت تواند شد کما لا یخفی
علی الوضیع و الشریف و اگر بروایات مخالفین اوست پس روایات
آنها به ندای بلند آواز میدهد که او البته سر از دادن زکوة باز زده گو

Presented by: Rana Jabir Abbas

در وقت قدوم لشکر ظفر پیکر بدامن پاک دامنی خویش حیله ها انگیخته باشد
و آنچه شریف مذکور در قول صاحب مغنی اعنی وکذا سائر اهل الردّة
گفتگو کرده قابل آن نیست که طلبه علوم دینی بحل آن بپردازند زیرا که
مراد از سائر ارباب ردت مسیلمه کذاب و دیگر مدعیان نبوت کاذبه و
عابدین اصنام نیستند بلکه افراد قوم دیگر که مماثلت با مالک داشتند
پس معنی کلامش این است که مالک بن نویره چنانکه از زکوة انکار کرد
همچنین باقی اهل رده فلا التباس ولا غبار و از اینجا ست که در کلام
صاحب مغنی هرگز از وجود و عدم مسیلمه کذاب و طلیحه و عنسی خانه
خراب عینی و اثری پیدا نمی شود کلامش دائر در قوم مالک است
که ریاست اخذ صدقات بر آنها داشت و هم کسانیکه از جماعتها بی نکیر
اتباع او اختیار کردند و لکن هیچ این طرفه صناعت دیگر است که شریف
مرتضی عبارت خصم خود را بر غیر محل و صور خیالیه خویش فرود آورده
و در پی نقض آن شده و پر ظاهر است که اگر اینچنین حیله ها و تجاهلها بکار
نمی برد چگونه عند الجهال مشهور میشد که شریف از عهده جواب بسهولت
و فارغ البال گردید و چگونه ضخامت کتاب او بده جزو متوسط میرسید
فکیف که از شصت هم متجاوز باشد و اگر کسی را در کلام کمترین خلائق هنوز
شبهه باقی ماند باید که عبارت قاضی مزبور که خود شریف در کتاب
شافی آورده و قلم در کف خویش داشته ملاحظه فرمایند و آن عبارت اینست
شبهة اخری لهم و ذکروا قصة خالد بن الولید فی قتل مالک بن نویرة
ومضاجعته امرأته من لیلته وان ابا بکر ترک اقامة الحدّ علیه
وزعم انه سیف من سیوف الله سلّه الله علی اعدائه مع ان الله تعالی

Presented by: Rana Jabir Abbas

قد اوجب القود وحد الزنا عموماً وان عمر نبّهه وقال له اقتله فانه
قتل مومنا ثم قال الجواب عن ذلك ما قاله شيخنا ابو علی وهو ان
الردة ظهرت من مالك بن نويره لان فی الاخبار انه رد صدقات
قومه عليهم لما بلغهم موت رسول الله ص كما فعله سائر اهل الردة
فاستحق القتل ثم قال فان قيل كان يصلی قيل له كذلك سائر
اهل الردة فانما كفروا بامتناعهم من الزكوة واسقاط وجوبها دون
غيره انتهی كلام المولوی **اقول** موجب صد تحیر بلکہ ہزاران تحسر ہے
کہ باوصفیکہ مولوی صاحب امام المتکلمین اہلسنت ہیں کیوں ایسی بے تکی
باتیں کرتے ہیں اعتراض جناب سید قاضی کے اس فقرہ پر ہے وكذلك
سائر اهل الردة یعنے مثل مالک کے سب اہل ردہ نماز پڑھتے تھے اوسپر
اعتراض جناب سید فرماتے ہیں کہ اگرچہ بنابر اصول اہلسنت قبول روایات
انکار زکوۃ مع الاقرار بالصلوۃ محال ہے مع ذلک یہہ قول قاضی بدو وجہ
باطل ہے پہلے یہہ کہ باتفاق ارباب نقل ابوبکر نے وقت روانگی لشکر حکم
دیا کہ اگر آواز اذان سنو تو جنگ نکرو جس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ مقر
بصلوۃ نہ تھے بلکہ منکر نماز تھے اسیوجہ سے خلیفہ نے علامت اسلام اذان
کو قرار دیا دوسرے یہہ کہ بالیقین معلوم ہے کہ مسیلمہ وغیرہ مرتدین مدعیان
نبوت نے بالکلیہ احکام شرعی سے دست برداری کی تھی پس معلوم ہوا کہ وہ
لوگ منکران صلوۃ تھے نہ مقران جیسا کہ قاضی کہتے ہیں یہہ خلاصہ اعتراض
جناب سید ہے بر کلام قاضی وكذلك سائر اهل الردة اس تقریر عدیم
النظیر پر اعتراض مولویصاحب یہہ ہے کہ جناب سید نے بنابر بعض مصلحت
سانحہ بعض الفاظ کو نقل وصیت بکری سے حذف کیا مگر چونکہ مولویصاحب نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اون الفاظ محذوفہ و ساقطہ کو بنا بر بعض مصلحت سانحہ مذکور نکیا لہذا
قابل التفات نہین ہے معہذالک بتصریح شاہ عبد العزیز صحت اس نقل
کی مسلم ہے کیونکہ تحفہ مین فرماتے ہین ذکر جواب طعن قتل مالک مین انچہ
در کتب معتبرہ فن سیر و تواریخ ثابت است سرایا باطراف و جوانب
فرستاد و بر طریقہ مسنونہ جناب پیغمبر فرمود تا بر سر قومی کہ بتازند
اگر آواز اذان انسان قوم بشنوند دست از قتل و غارت باز دارند الخ مختصر

ص ۳۳۰ تحفہ اثنا عشریہ

اب براے خدا غور فرمایئے کہ عبارت جناب سید عزلی مین مطابق
اس نقل کے ہے یا مخالف کہ فرماتے ہین وقد روی جمیع اهل النقل
ان ابابکر وصی الجیش الذین انفذهم بأن یوذنوا و یقیموا فان
اذن القوم الذین بازاهم واقاموا کفوا عنهم الخ یعنے جمیع اہل نقل
نے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے اوس لشکر کو جسے روانہ کیا تہا وصیت
کی کہ اگر وہ لوگ جنسے لڑنے گئے ہوا ذان و اقامت کہین تو باز رہو
اونسے الخ اب براے خدا دونون عبارت کو ملاکر فرمایئے مطابقت
ہے یا مخالفت یہہ حال ہے مولوی صاحب کی صداقت بیانی کا ثانیاً
مناظرہ صحابہ کا ساتہہ ابوبکر کے دربارہ قتال مانعین زکوۃ خصوصاً
حضرت عمر کا مسلم ہے لیکن سب کا جواب خلیفہ اول کو تسلیم اور قبول
کر لینا ممنوع ہے کیونکہ بعد قتل مالک خلیفہ دوم نے خلیفہ اول سے
اعتراض کیا اور خالد سے قصاص لینے کی مستدعی ہوئی کہ یا قتل کرو یا رجم
کر دیا معزول کرو جسکا جواب خلیفہ صاحب نے یہی دیا تاوّل فاخطأ
لا اشیم سیفا سلہ اللہ اور جناب امیرؑ و دیگر صحابہ بہی اس اعتراض
مین شریک تہے پس اگر عند المناظرہ سب نے راے خلیفہ کو تسلیم کر لیا تہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تواب اعتراض کرنا کیونکر جائز ہوا پس یہہ قول مولوی صاحب کا کہ کبار
صحابہ رای جہان آرای اور ابر سر و چشم گذاشتند بھی غلط ہوا
ثالثاً بفرض تسلیم کہ تنبیہ اہل انحراف عموماً منظور بود علامت انحراف
بھی عموماً بیان کرنا ضرور تھا جس سے معلوم ہو کہ وہ لوگ فلان امر سے
منحرف ہین اور وہ علامت بنابر جامعیت اتیای زکوۃ ہے کہ منکرین
زکوۃ و مرتدین حقیقی دونو مین قدر مشترک ہے مگر خلیفہ نے یہ
علامت نہ قرار دی بلکہ اذان و اقامت کو علامت قرار دیا کہ جو اذان
نہ کہے اوس سے لڑنا اور جو کہے اوس سے نہ لڑنا پس معلوم ہوا کہ وہ
لوگ اصل نماز سے منحرف تھے تو یہہ قول قاضی کہ مثل مالک کل اہل ردہ
مقر بہ صلوۃ و منکر زکوۃ تھے غلط ہوا اور مولویصاحب کے ہواخواہی
بد ہوائی ہوئے باقی رہا یہہ کلام کہ وصیت اذان بر طبق سنت
سنیہ خیر البریہ اسپر نہین دلالت کرتی کہ اوس وقت کوئی منکر
زکوۃ نہین تھا خرافت محض ہے کیونکہ انکار زکوۃ سے اب کوئی بحث
نہین ہے مقصود اثبات انکار اہل ردہ ہے ادای صلوۃ سے
اور وہ اس وصیت بکری سے ثابت ہوا وھو المطلوب فبطل
قول القاضی کذلک سائر اھل الردۃ یعنی کانوا یقیمون الصلوۃ
پس قول قاضی باطل ہوا کہ مثل مالک تمامی اہل ردہ نماز پڑھتے
تھے رابعاً تقریر مولویصاحب بذیل علاوہ مفید مطلب جناب سید
ہے کیونکہ اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مقصود اصلی قتال اہل ردہ
شرعی تھا جو منکر صلوۃ و زکوۃ دونون تھے نہ یہ کہ مثل مالک صرف
منکر زکوۃ و مودی صلوۃ تھے پس اس سے بھی تقریر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قاضی باطل ہوئی جو اونہون نے سبکو مثل مالک تارک الصلوۃ کہا تہا و ہو
المطلوب تماسا حیرانی کی کوئی وجہ نہین ہے جناب سید کو تو ہرگز
اس سے انکار نہین ہے کہ روایات اہلسنت مین خصوصاً صحیح بخاری
مین انکار مالک ادای زکوۃ سے منقول نہین ہے بلکہ غرض جناب
سید یہ ہے کہ تم اون روایات کو بنا بر اصول موضوعہ اپنے تسلیم کیونکر
کر سکتے ہو اسلیئے کہ اس بنیاد پر مالک کا کافر مطلق ہونا لازم آتا ہے
اور تم اسکے قائل نہین ہو پس ضرور ہے کہ اصل روایات کی صحت
سے انکار کرو اس تقریر سے یہہ سمجھنا کہ جناب سید منکر وجود روایات
کذائی ہین بکمال خوش فہمی ہے والناس اعداء ماجہلوا اسیواسطے
اسی عبارت مغنی و کذلک سائر اہل الردۃ مین یہہ کل تقریر ہوئی
پہر اوسکو مولوی صاحب سمجہتے ہین کہ اس قابل نہین ہے کہ طلبہ علوم
ادہر متوجہ ہون تو ناحق مولوی صاحب نے اسقدر درد سر اوٹہایا
اگر اپنی تقریر کو مولوی صاحب ایسا سمجہتے ہین تو بجا و درست ہے
کہ خرافت اوسکی طالبہ علوم پر ظاہر و ہویدا ہے مگر یہہ زیراکہ مولوی
صاحب کا محض غلط ہے کیونکہ خود جو عبارت مغنی نقل کرتے ہین
اوسمین ہے انہ رد صدقات قومہ علیہم لما بلغہ موت رسول اللہ صلعم
کما فعلہ سائر اہل الردۃ یعنی اوسنے رد کیا زکوۃ کو بعد وفات آنحضرت
جیسا کہ رد کیا تمامی اہل ردہ نے فان قیل کان یصلی قیل لہ کذلک
سائر اہل الردۃ یعنی اگر کہا جائے کہ مالک نماز پڑہتا تہا تو کہا جائیگا
کہ اسیطرح تمامی اہل ردہ کا حال تہا پس ان دونون عبارتون سے
بخوبی معلوم ہوا کہ سائر اہل ردہ نے زکوۃ واپس کیا تہا اور تمامی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرتدین نماز پڑہتے تہے کیونکہ ایک جگہہ مالک مشبہ ہے اور سائر
اہل ردہ مشبہ بہ دوسری جگہہ برعکس اسکے اور تخصیص با فراد قوم
دیگر کہ مماثلت مالک داشتند محض بے وجوہی بلکہ از قبیل چیستان ہی
کیونکہ اصل مماثلت ہی کے باعث سی یہہ تقریر ہو رہی ہے اور سیر یہ کہنا
کہ مماثلت مالک داشتند کس درجہ لغو ہے ثامنًا یہہ صحیح ہے کہ کلام
مغنی مین تصریح مسیلمہ وغیرہ کی تام بنام نہین ہے مگر اسمین بہی
کوئی عذر نہین کہ عبارت کذلک سائر اہل الردۃ مین وہ بہی داخل
ہین جسکا کوئی عاقل انکار نہین کر سکتا فضلاً عن فاضل الا یہہ کہ قائل
ابعدم ردہ اون لوگون کے بہی ہون باقی یہہ کہ کلام قوم مالک مین دائر
ہے پس مسلم ہے مگر قاضی جی اوسی مالک کو مشبہ و مشبہ بہ دیگر مرتدین
یقینی الردۃ کا قرار دیتے ہین کہ مثل مالک ہی کے سائر اہل ردہ
جنکی ردۃ یقینی تہی مقر صلوۃ تہے اور متبوعیت مالک و تابعیت
دیگر اقوام کلام قاضی سے ہرگز نہین ظاہر ہوتی کیونکہ وہان تو صاف
یہی مرقوم ہے کہ مالک نے مثل سائر اہل ردہ زکوۃ کا انکار کیا اور
مثل مالک کے سائر مرتدین نماز پڑہتے تہے پس برعکس ارشاد مولوی صاحب
مالک کا تابع ہونا دربارہ انکار زکوۃ ثابت ہوا نہ متبوع ہونا جو یہ قول
مولوی صاحب وہم کسانیکہ از جماعتہای دیگر اتباع او اختیار کردند
الخ صحیح ہو سکے باقی رہی بیہودہ تقریرین مولوی صاحب کی دربارہ
اظہار لیاقت جناب سید پس قابل ریشخند ہے نہ لایق التفات
دانشمند کیونکہ فضل و کمال جناب سید مرتضی علم الہدی رضی اللہ عنہ
مسلم و مقبول بین الفریقین ہے امام یافعی تاریخ مرآۃ الجنان مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہ نسبت جناب سید فرماتے ہین کان اماماً فی علم الکلام والادب والشعر یعنی تھے وہ جناب امام بیچ علم کلام اور ادب و شعر کے اور فاضل رشید ایضاح لکافۃ المقال مین اپنے کو معتقدین فضل وکمال وتبحر جناب سید رضی اللہ عنہ سے قرار دیتے ہین پس اب حیران ہون مولوی صاحب کے کیا گذارش کرون کہ اپنے رشید المتکلمین کے معتقد علیہ کے حق مین ایسے کلمات موجب کن امور کے ہین الیس منکم رجل رشید مین بھی بکمال ادب التماس کرتا ہون کہ برای خدا ورسول وخلفا کلام مغنی جسے مولوی صاحب نقل فرمارہے ہین اوسکو ملاحظہ کرین کہ کسیطرح اس تقریر سے مناسبت رکھتا ہے یا نہین غالبا کوئی ذی فہم اس تاویل باطل کو مولوی صاحب کے قبول نکرے گا بعد اسکے جو مولوی صاحب خود اپنی خوش فہمی پر متنبہ ہوکر فرماتے ہین منشاء عثرت و وہم شریف مرتضی آنست کہ بادراک محمل صحیح کہ عبارت قاضی بران محتوی است و فریقین روایت کردہ اند متوجہ نشدہ شعر اذا المرء لم یکن المرء عین صحیحۃ فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر اکنون بدانکہ عبارت مذکور دو محمل دارد یکی آنکہ تقریرش در صدر گذشت دوم احتمالی کہ مبنای اعتراض شریف است وشک نیست کہ ہرگاہ تخیل فاسد اورا باد لہ قاطعہ باطل کنم لا محالہ اول متعین خواہد بود وباید دانست کہ خیال فاسد شریف در معنی عبارت صاحب مغنی کہ بقید قلم آمدہ این است کہ مالک بن نویرہ بمجرد استماع خبر وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صدقات را بر قوم خود رد کرد وچنانچہ سائر اہل ردت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثل مسیلمه و طلیحه و غیرهما صدقات را بر قوم خویش باز گردانیدند و ادای نماز و ابای
زکوة مختص بمالک نبود بلکه متنبیان مذکور و دیگر اهل ارتداد هم سالک این طریق
و شارب این رحیق بوده اند و در بطلان اینمعنی که شریف مرتضی من تلقاء النفس
متفوه بان شده چند دلیل قاطع در عبارت مغنی واقع است و الطف از همه
آنکه شریف هم بمدلول آن اقرار دارد ولیکن در فهم معنی صحیح
و حمل عبارت بر مطلوب بجهت عصبیت زور برا دمی آرد حالا آن
دلائل را بسمع اصغا بشنو اول آنکه خلاصه اوسکا یه ہے کہ وه پیسه
دینار زکوة کا فرع اسکا ہے کہ مسیلمه وغیره متولی صدقات رہا ہو
حالانکه کسی اخبار و آثار سے اسکا ثبوت نهین ہوتا بلکه خلاف اوسکی
فریقین مین مشہور ہے کہ مسیلمه نے آن حضرت کو ایک مکتوب
لکہا من مسیلمة رسول الله الی محمد رسول الله الخ جسکا جواب
آن حضرت نے یہه لکہا من محمد رسول الله الی مسیلمة الکذاب
الخ که بعد اوسکے پیچ و تاب کہا کر اوس شقی نے لاکہه آدمی کو جمع کرکے
قصد مقاتله آن حضرت و استیصال شریعت غرا کیا اور طلیحه
ابن خویلد کا عروج و خروج بعد وفات آن حضرت ہوا که مدعی
نبوت ہوا اور بہت سے اعراب گرد اوسکے جمع ہوئے اور بعد
محاربه خالد بن ولید شام کی طرف فرار کر گیا اور گا ہے اوسکو
تولیت صدقات نه حاصل تہی اور اسود عنسی شعبده باز و ساحر
تہا که اوسنے بہی لشکر عظیم جمع کیا و دوبارهٔ قتل اوسکے اختلاف
ہے که آن حضرت کے عہد مین قتل ہوا یا زمانه ابوبکر مین مگر کبہی
اوسکو تولیت صدقات نہین حاصل تہی انتہی مختصر اکلام المولوی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقول عقلائی عالم کو صلا ہے اور ارباب بصیرت کی دعوت برملا ہے کہ اس تقریر عدیم النظیر پر مضحکہ کریں اور بسوے قائل ریش دراز دکہ کریں سبحان اللہ جس تقریر کو کوئی عاقل باور نکرے اور نہ لفظ قائل مساعد ہو وہ تو مولوی صاحب کے نزدیک احتمال اول اور صحیح قرار پائی اور جو مطلب کہ مثل النصوص و صنح و ظاہر ہوا اوسکو مولوی صاحب دور از عقل و خارج از حد فہم تصور کریں فی الحقیقۃ خوب کہا ہے ❊ اذا لم یکن للمرء عین صحیحۃ ❊ فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر ❊ جو احتمال کہ مولوی صاحب کے نزدیک قوی ہے وہ از قبیل المعنی فی بطن الشاعر ہے بخلاف احتمال دیگر کہ ہر عربی دان یہی سمجھے گا چنانچہ فقیر اوس عبارت کو دوبارہ نقل کرتا ہے اور لفظی ترجمہ لکھے دیتا ہے جسکے بعد پھر کسی کو شک و شبہ باقی نرہے ناظرین سے امیدوار معافی ہوں عبارت قاضی یہہ ہے ان الردۃ ظہرت من مالک بن نویرۃ لان فی الاخبار انہ رد صدقات قومہ علیہم لما بلغہم موت رسول اللہ صلعم کما فعلہ سائر اہل الردۃ فاستحق القتل ثم قال فان قیل کان یصلی قیل لہ کذلک سائر اہل الردۃ وانما کفروا بامتناع الزکوۃ واسقاط وجوبہ دون غیرہ ترجمہ تحقیق کہ ردت ظاہر ہوئی مالک بن نویرہ سے اسلیے کہ خبروں میں آیا ہے کہ مالک نے اپنی قوم کی زکوۃ کو اون پر واپس کیا جسوقت خبر وفات رسول پہونچی جیسا کہ سائر اہل ردہ نے کیا تھا پس اسی وجہ سے مستحق قتل ہوا پھر کہا پس اگر کوئی کہے کہ مالک نماز پڑھتا تھا تو اوسکا جواب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہہ ہے کہ اسیطرح سائر اہل ردہ نماز پڑہتے تہے اور مالک تہین
کافر ہوا اگر بوجہ منع کرنے زکوۃ کے اور اوسکے وجوب کے
ساقط کر دینے کے نہ دوسرے سبب سے انتہی اب ناظرین منصفین
خود غور کر لین کہ یہہ عبارت مطابق مقصود مولوی صاحب ہے
یا مطابق فہم جناب سید بہلا کوئی عاقل یہہ سمجہہ سکتا ہے کہ سائر
اہل ردہ سے کوئی فرقہ خاص مرتدین کا کسی قسم خاص کے ساتہہ
مراد ہے نہ کل مرتدین اوس زمانہ کے جیسا کہ مولوی صاحب کہتے ہین
بلکہ صاف صاف مطلب اس عبارت کا وہی ہے جو جناب سید سمجہے
ہین کہ قاضی صاحب کل اہل ردہ کو مثل مالک نماز پڑہنے والی کہتے
ہین نہ بعض کو کیونکہ لفظ سائر اہل ردہ شامل ہے کل مرتدین بعد
الرسول کو خواہ ارتداد اونکا بوجہ انکار زکوۃ ہو یا بوجہ عبادت اصنام
یا بوجہ ادعای نبوت کاذبہ جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے بہی آیہ
ومن یرتد منکم میں کل مرتدین کو داخل کیا ہے بغیر تفرقہ وجوہ
ارتداد حالانکہ بعض بوجہ ادعای نبوت کاذبہ اور بعض بوجہ عبادت
اصنام اور بعض بوجہ منع زکوۃ مرتد ہوگئے تہے مولوی صاحب نے
جناب سید کی تردید مین کئی ورق کتاب کے سیاہ کیئے اسقدر تطویل
لاطائل کیا نہ مطلب جناب سید سمجہے نہ اپنے قاضی کی غرض تک پہونچے
چونکہ خلیفۂ اول پر یہہ اعتراض ہوتا تہا کہ اونہون نے ایک مسلمان
یعنے مالک بن نویرہ کا خون ناحق کیا اور باوصف تنبیہ صحابہ وخود
خلیفۂ دوم حضرت عمر خالد سے نہ قصاص لیا نہ قتل کیا نہ رجم کیا لہذا
اس الزام کے رفع کے لیئے قاضی ماضی نے چاہا کہ مالک کے ارتداد کو

تعیین مطلب قاضی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت کرین اور مرتدین حقیقی مثل مسیلمہ وغیرہ کے مساوی بتاوین
کہ دونون منکر زکوۃ تھے اور دونون مقر صلوۃ تاکہ مالک بھی مثل
اون مرتدین حقیقی کے واجب القتل قرار پاوے اور خلیفہ کا گلا
الزام سے چھوٹ جائے یہہ غرض قاضی ہے اور مولوی صاحب
صرف اس غرض سے کہ کلام سید پر اعتراض ہو جاوے تیر سے لگے
با تکلف مسیلمہ وغیرہ یقینی مرتدین کو اس مماثلت سے خارج کرتے ہین
اور لفظ سائر اہل ردہ کو اقوام مالک وغیرہ مانعین زکوۃ مین داخل
بلکہ مخصوص کرتے ہین اب خود مولوی صاحب کو مین حکم قرار دیتا ہون
کہ فرمائین اس صورت مین الزام خلیفہ کے سر سے رفع ہوگا یا اور
بڑہ جائے گا کیونکہ پہلے فقط مالک تہا اب اور لوگ بھی شریک
مقتولین ہوگئے اسلئے کہ یہہ اعتراض بھی تہا کہ مالک با صفی کہ
مسلمان تہا اور نماز خوان تہا خلیفہ نے اوسے قتل کرایا پس اگر اور
لوگ بھی ایسے نکلے تو معترض ضرور کہیگا کہ یہ تشدد و شدد اور بہی
جیسی رفع الزام بغیر اسکے نہین ہوسکتا کہ مالک کو مثل یہہ یقینی مرتدین
مثل مسیلمہ وغیرہ بنائین تاکہ دونون کا ایک حکم ہو جیسا کہ قاضی نے
کہا اب مقصود جناب سید ابطال مساوات مالک و مرتدین حقیقی
ہے کہ یہہ کہنا تمہارا کہ مثل مالک کے وہ مرتدین حقیقی تھے منکر زکوۃ
و مقر صلوۃ تھے باطل ہے کیونکہ کسیطرح یہہ نہین ثابت ہوتا کہ مسیلمہ
وغیرہ قائل ہون کسی حکم کے ساتھ احکام شریعت سے بعد ارتداد
تا مساوات مطلوب ثابت ہو پس کلام قاضی باطل ہوا اور الزام قتل
مالک خلیفہ کی گردن پر بنا رہا اور مولوی صاحب کی تاویل خود بنی اپنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نتیجہ کنی ہوئی کیونکہ جواز قتل مقرین صلوٰۃ تو خود امر متنازع فیہ ہے یہاں پس
نتیجہ اس تاویل کا یہی ہوا کہ اعتراض کا بار دوبالا ہو گیا باریک خر نشد
بلکہ دو خر ہان اگر مولوی صاحب اسکے قائل ہوں کہ فقط مالک بن
نویرہ ہی و اتباع او سکے منکر زکوٰۃ تھے نہ دیگر مرتدین یعنے مدعیان
نبوت وغیرہ بلکہ وہ لوگ مقر بزکوٰۃ تھے تب البتہ اونکو زیبا ہے کہ
یہہ تقریر کریں اور کلام جناب سید پر اعتراض کریں و الا از قبیل
گوز شتر ہوگا نہ لائق التفات اہل نظر باقی مولویصاحب جو دربارۂ
مسیلمہ کذاب اسقدر دراز نفسی فرماتے ہیں اور تطویل لاطائل سے
حجم کتاب کو بڑھا کے لیاقت اپنی جہال پر ثابت کرتے ہیں مفاد اوسکا
بجز ظہور جہالت کے کچھہ نہیں ہے کیونکہ مقصود اونکا اگر اس تقریر
سے یہہ ہے کہ جناب سید یہہ فرماتے ہیں کہ مثل مالک مسیلمہ کذاب
بھی متولی صدقات تھا تو دروغ محض ہے پہلے اس امر کو کلام جناب
سید ہمام سے ثابت کر دیں تب طالب جواب ہوں نہ قاضی کا یہہ
مطلب ہے نہ جناب سید نے اسپر اعتراض کیا ہے اور اگر یہہ خوش
فہمی لفظ کذلک سائر اہل الردۃ سے ہے جو عبارت قاضی میں ہے
تو پہلے مولوی صاحب اپنے نو فرقے کو جنہیں یقینی بوجہ منع زکوٰۃ
مرتد کہتے ہیں متولی صدقات ہونا اور ریاست بطاح کا اونسے
مفوض ہونا ثابت کریں تا مساوات مطلوب مولویصاحب ثابت
ہو تب تقریر مدبارۂ مسیلمہ پیش کریں و ہو غیر ممکن اور اگر مقصود
مولویصاحب اس عبارت طویل و عریض سے یہہ ہے کہ مسیلمہ
کذاب کبھی مسلمان ہی نہوا کیونکہ منع زکوٰۃ فرع اقرار باسلام ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور نہ خلیفہ اون سے بوجہ انکار زکوۃ لڑے جیسا کہ سیاق کلام
مولوی صاحب دلالت کرتا ہے تو ہر چند فضیلت قتل مرتدین اوسی کو حاصل
ہے کیونکہ جب مسلمان ہی کبھی نہوا تو پھر مرتد کیونکر کہلائے گا معہذا
اپنے علامہ نور الحق کی تیسیر القاری کو ملاحظہ کریں کہ اوسمین صاف
لکھا ہے و زکوۃ رکنے از اسلام ست ہر کہ از ادای آن امتناع
آرد کشتنی ست چنانکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بمسیلمہ کذاب
درین باب قتال کرد انتہی جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسیلمہ
مسلمان تھا چونکہ اوسنے منع زکوۃ کیا تھا اسوجہ سے خلیفہ اوس سے
لڑے اسیطرح در بارہ طلیحہ و اسود عنسی بھی پچھلے کلام جناب
سید سے ثابت کریں کہ وہ ان دونوں کو مرتد بوجہ منع زکوۃ فرماتے
ہین تب یہ تقریر پیش کریں حالانکہ خود جناب سید اسیوجہ سے
قاضی پر اعتراض کرتے ہین کہ قاضی صاحب ان ثلثہ کو بھی سائر
مرتدین کیطرح مانع زکوۃ و مقر بصلوۃ بیان کرتے ہین بقولہ وکذلک
سائر اہل الردۃ اور پھر جناب سید اعتراض کرتے ہین کہ قد
علمنا ان اصحاب مسیلمۃ وطلیحۃ وغیرھما ممن ادعی النبوۃ
وخلع الشریعۃ ما کانوا یرون الصلوۃ ولا شیئا مما جاءت بہ
شریعتنا یعنے یہ معلوم ہے کہ مسیلمہ وطلیحہ وغیرہ مدعی نبوت
ہوئے تھے اور تارک شریعت نہ نماز کو مانتے تھے نہ دوسرے حکم کو
احکام شریعت سے پس بعد اسکے یہ تطویل مولویصاحب کی
از قبیل فوات حمیری و ضرطات بعیری ہے و نحن لا نطول الکلام
بردہ مگر عجیب تر مضمون یہہ ہے کہ مولوی صاحب فرماتے ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اما طلیحہ بن خویلد کہ عروج و خروج او بعد وفات شریف
اتفاقی ست یعنی طلیحہ کا عروج و خروج باد عای نبوت بعد
وفات آن حضرت اتفاقی ہے حالانکہ خود اوستاد انکے یعنی
شاہ صاحب انکی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ تحفہ مین ہے در آخر
عہد پیغمبر ص سہ گروہ مرتد شدند اول بنو مدلج قوم اسود عنسی ذوالخمار (تحفہ ص ۳۹۰)
کہ در یمن دعوای نبوت کرد و بدست فیروز دیلمی کشتہ شد دوم
بنو حنیفہ اصحاب مسیلمہ کذاب کہ در ایام خلافت خلیفہ اول بدست
وحشی قاتل امیر حمزہ کشتہ شد سوم بنو اسد قوم طلیحہ بن خویلد یعنی
کہ حضرت پیغمبر ص خالد را برا او فرستاد و او از دست خالد گریختہ بشام
رفت و در عاقبت ایمان آورد اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین
بذیل عبارت طولانی فرماتے ہین شرح این حادثہ آنکہ در اواخر (ص ۲۵۹)
ایام آن حضرت سہ فرقہ از عرب مرتد شدند ذوالخمار عنسی در میان
مدلج دعوای نبوت کرد آن حضرت ص بجانب معاذ بن جبل و جمعی از
مسلمین نامہ نوشت یہانتک کہ کہا و طلیحہ اسدی در میان اسد
مدعی نبوت شد ہم در حیات آن حضرت و بعد انتقال وی الی آخرہ
مختصرا یہ حال ہے مولوی صاحب کی دعوی اتفاق کا کہ طلیحہ کے
دعوی نبوت کو بعد وفات آن حضرت ص اتفاقی کہا حالانکہ خود
شاہ عبد العزیز و ولی اللہ نے اسکو باطل کر دیا کہ بالاتفاق قائل
ہین کہ ارتداد اونکا عہد نبوی ص مین ہوا اور شاہ عبد العزیز صاحب
نے تو یہانتک صاف کر دیا کہ خود حضرت ص نے خالد کو اوس سے
جنگ کے لیئے روانہ فرمایا اب اس تقریر سے مولوی صاحب کی

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ دانی کو علاوہ کشف وکرامات خاندانی سمجھ لینا چاہیے
ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا + اور دربارہ اسود عنسی جو
بھی اختلاف ہیں وہ بھی محض لغو ہے چنانچہ ازالۃ الخفا میں ہے
ذو الخمار عنسی کہ در کہانت و شعبدہ دستی تمام داشت و در یمن
خروج دعوت نبوت نمود آن حضرت ص بجانب معاذ بن جبل و جمعی از
مسلمین کہ ہمراہ او بودند نامہ نوشت تا برای قتل او آمادہ شوند
فیروز دیلمی ازان جماعت متصدی قتل اوشد و جناب نبوی ص
بر صورت این ماجرا بوحی مطلع شدند و فرمودند فاز فیروز و در خارج
اجرای این واقعہ آخر ربیع الاول بصدیق اکبر رسید و این اول فتحے
بود کہ حضرت صدیق با آن مسرور گردید انتہی بعد آن مولویصاحب
فرماتے ہیں دوم آنکہ صاحب ثانی گفتہ اگر کسے گوید کہ مالک بن نویرہ نماز
میگزارد پس نسبت ارتداد باو چہ معنی دارد خواہم گفت کہ دیگران ہم
از بقیہ اہل ردت نماز می خواندند تخصیص مالک چیست ندانی کہ نسبت
ارتداد باین مردم بدان جہت او فتاد کہ بمنع زکوۃ رفتند و باسقاط
وجوبش خیال بستند این قول او اول دلیل بر بطلان فہم شریف
مرتضی است زیرا کہ ردت شرعی و مدعیان نبوت کاذبہ کہ بمعارضہ
قرآن مجید پرداختند و ہر از سورہ الفیل این مہملات را مرتب ساختند
الفیل ما الفیل وما ادریک ما الفیل لہ ذنب قصیر و خرطوم طویل با نماز
اہل اسلام چہ کار است ع سگ و مسجد ای غافل ز عقل و دین +
و باین ہم شریف مرتضی در کلام خویش اشعاری کردہ جائیکہ
گفتہ ماکانوا یرون الصلوۃ ولا شیئا حجارت بشر لیعتنا بس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم شد کہ از سائر اہل ردت حریفان بنی یربوع مراد اند و ہو المطلوب
سبحان اللہ کیا خوش فہمی ہے با وصفی کہ معنی بھی بیان کرتے
ہین اور اونکو بقیۂ اہل ردہ بھی لکھتے ہین جو شامل ہے تمامی مرتدین
کو اوسپر بھی مطلب جناب سید نہین سمجھتے ہین تو جناب سید بھی فرماتے
ہین کہ ایسے لوگونکو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ مثل مالک تھے اور مانع
زکوۃ ہوئے چنانچہ اسکی تصریح خود جناب سید نے کی ہے جسکو
مولوی صاحب فرماتے ہین و باین ہم شریف مرتضی در کلام خویش
اشعاری کرد پس یہ خوش فہمی مولویصاحب کی ہے کہ ایسے صاف امر کو چھپاتے ہین اور اپنے
قاضی معتزلی کی اصلاح مین یہ حرفتین دکھاتے ہین اور مؤیدات سے
اسکے ہے عبارت مفاتیح جسے خود مولویصاحب نقل فرماتے
ہین کہ اگرچہ مانعین زکوۃ از قبیل بغاۃ ہین مگر وانما لم یدعوا بہذا الاسم
لدخولہم فی غمار اہل الردۃ واضیف الاسم فی الجملۃ الی الردۃ اذ
کانت اعظم الامرین خطباً یعنی چونکہ غمار اہل ردہ مین وہ سب لوگ
داخل تھے اسیوجہ سے اس نام سے پکارے گئے کہ انتساب
ارتداد بہ نسبت انتساب بغاوت اعظم تہا پس معلوم ہوا کہ قاضی نے
بھی اوسی بنیاد پر مالک وغیرہ مانعین زکوۃ کو حکم مرتدین حقیقی مین
قرار دیا کہ جیسا اور اہل ردہ نے زکوۃ دینے سے انکار کیا مالک
نے بھی اور اگر کوئی کہے کہ مالک نماز پڑہتا تہا تو ہم کہین گے کہ سب
اہل ردہ کا یہی حال تہا پس معلوم ہوا کہ مراد سائر اہل ردہ سے مرتدین
حقیقی ہین نہ صرف مانعین زکوۃ جیساکہ مولویصاحب کہتے ہین فافہم
فانہ دقیق جداً انتہ قال سوم آنکہ خاتمہ عبارتش اعنی حکم بردت مالک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

واتباع او بجہت انکار زکوۃ بود دیگر ہیچ نیز برہان قاطع بر بطلان
تخیل امام متشیعین است والا کفر مسیلمہ کذاب برخلاف واقع بسبب
انکار زکوۃ لازم آید وایضاً مستلزم این معنی است کہ کفر و ارتداد آن
لعین از جہت دعوی نبوت کاذبہ نباشد واین را جز امام المتشیعین
ہیچ عاقلے تجویز نتواند کرد انتہی پس نہین معلوم کہ یہہ عبارت کیونکر
مفید مطلب مولویصاحب ہوئی کیونکہ اس کلام کا مفاد یہی ہے کہ
کفر مالک صرف بوجہ انکار زکوۃ ہے نہ دوسری وجہون سے جیسا
کہ دوسرون مین پایا گیا مثل ادعای نبوت وعبادت اصنام وغیرہ پس
قاضی کی غرض اس کلام سے دفع اعتراض ہے کیونکہ کلام سابق قاضی
سے مالک کا مرتد حقیقی ہونا ظاہر ہوتا تہا اور اسپر مفاسد عدیدہ
لازم آتے ہین لہذا بطور دفع دخل مقدر ظاہر کردیا کہ مالک کا ارتداد
صرف بوجہ منع زکوۃ تہا نہ دوسرے اسباب سے پس نہ معلوم اس
تقریر سے اعتراض جناب سید کیونکر دفع ہوا کہ وہ فرماتے ہین یہہ
دلیل غلط ہے کہ سائر اہل ردہ منکر زکوۃ و تارک صلوۃ تھے اسیطرح
کوئی وجہ استلزام کی بہی نہین معلوم ہوتی کہ اوس بنیاد پر جناب
سید اسکے قائل ہون کہ مسیلمہ بوجہ نبوت کاذبہ کافر نہین ہوا حالانکہ
خود جناب سید نے اسکی تصریح فرمائی ہے اوسپر بہی یہہ الزام
بلزوم التزام موجب حیرت اولی الافہام ہے بالجملہ لفظ سائر اہل ردہ
مقتضی تعمیم ہے کہ شامل ہو جمیع مرتدین کو بای نحو کان باقی یہہ کہنا
کہ این را جز امام المتشیعین ہیچ عاقلے تجویز نتواند کرد محض خرافت
وجہالت ہے کیونکہ متشیعین تجویز دوازدہ امام کے کیسے امامت کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قائل ہی نہین ہین جو جملہ امام المتشیعین درست ہو البتہ امام یافعی آپکے
جناب سید کو امام کہتے ہین اور نہ معلوم کہ مولوی صاحب اپنے امام
نور الحق صاحب تیسیر القاری کو عاقل تصور کرتے ہین یا ایسا جو وہ قائل
ہوئے کہ کفر مسیلمہ و مقاتلہ اوس سے بوجہ انکار زکوۃ تہا اکا مر باقی عبارت
مشائخ جو نقل کی ہے کہ محصل اوسکا فکر اعتراض شیعہ ہے بر جواز قتال
ابوبکر با مانعین زکوۃ اور تقسیم مرتدین بدو قسم مرتد عن الدین و مرتد
بوجہ تفرق صلوۃ و زکوۃ پس مطابق دعوی مولویصاحب وہی
وجہ اطلاق ردت البتہ معلوم ہوتی ہے وهذه عبارته وهذا الصنف
على الحقيقة اهل بغي وانما لم يدعوا بهذا الاسم في ذلك الوقت
لدخولهم في غمار اهل الردة فاضيف الاسم في الجملة الى الردة
اذ كانت اعظم الامرين خطبا انتہی لیکن اطلاق کفر کی کوئی وجہ نہین
معلوم ہوتی کیونکہ خود مولویصاحب تصریح کرتے ہین کہ صاحب
نہایہ جاہی کہ ردت کفر بعد از تصریح درین عبارت کہ ارتداد بر تخلف
محمول ہست ارادہ کردہ ردت را مضاف بکفر نمود و صاحب مجمع البحار
لا عن الاسلام آوردہ پس باین قرینہ معلوم شد کہ در ہر دو مقام
نفی و اثبات ہمان تقصیر و تخلف مراد ہست کہ سخن دران میرود
لا غیر و الاظاہر آن بود کہ میگفتند لم یکفر احد من اصحابہ بعدہ
وانما کفر قوم من جفاۃ الاعراب مثلاً انتہی جس سے معلوم ہوا کہ
کفر کا اطلاق اگر یہان ہوتا تو کفر حقیقی مراد ہوتا جسکی نفی کے در پے
ہین مولویصاحب اسیوجہ سے صاحب نہایہ و مجمع نے کفر نہ کہا بلکہ
ارتداد کہا اور ہرگاہ یہان بہی وہی لفظ کفر صاحب مغنی نے اطلاق کیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو معلوم ہوا کہ صاحب مغنی مالک کو مرتد حقیقی و کافر جانتے ہین نہ فاسق

کفر با متناع الزکوۃ اور بعد نقل عبارت مفاتیح مولویصاحب لکھتے

ہین دیگر کسانیکہ خدمت فن حدیث بجا آوردہ شرح صحاح را مطالعہ

کردہ اند مخفی نمی ماند کہ بسیاری از محدثین مثل امام نووی در حق مالک

بن نویرہ ہمین قسم فرمودہ اوبرا در زمرہ مقتصرین بر شمردہ و صاحب

منہاج و مانند او نیز ہمین جادہ اختیار کردہ انمکما لایخفی مین کہتا ہون

کہ جنے خدمت فن حدیث اور علم کلام کیا ہے اور کتب اہلسنت کو بخوبی

دیکھا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ بنا بر مرض عام افتراق و انعدام اتفاق

اہلسنت اس بارے مین بھی مختلف ہین صدر اول یعنے شیخین اور طلحہ

و سعد و ابن عمر و ابو قتادہ و سائر مہاجر و انصار مالک بن نویرہ کو مسلمان

با ایمان جانتے تھے کہ عہد رسول سے عہدۂ اخذ صدقات پر مقرر تھا اور

اور صحابہ نے اوسکے تبدیل و تغییر کرنے پر گواہی دی اور فضل

بن روزبہان شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز و صاحب مغنی وغیرہ

اوسکو مرتد حقیقی بوجہ منع زکوۃ جانتے ہین کہ منکر ضروری دین کافر ہے

مولوی حیدر علی و کرمانی وغیرہ کافر جانتے ہین نہ مرتد بلکہ مسلمان محدث

یعنے متخلف عن بعض الواجبات بیان کرتے ہین پس اس اظہار کمالات سے

مولویصاحب کو کوئی نفع نہوا بفرض تسلیم امام نووی کے ایسا جاننے

سے قاضی کا بھی ایسا ہی جانتا اور اسی مدمین شمار کرنا نہ ثابت ہوا جو

مطلب مولوی ہے اور یہہ حرفت بھی قابل لحاظ ہے کہ دعوی مین

مولوی صاحب بسیاری از محدثین کو بیان کرتے ہین اور وقت تفصیل

بجز امام نووی اور کوئی نہین ملتا لہذا اسکے مولوی بغرض تطویل حجم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب عبارت صاحب تحفہ اور ضربت حیدریہ اور بحار سے ورپی اثبات
تعدد و فرقہای منکرین زکوۃ ہوئے ہین مگر ساری تقریر از قبیل تنبیہ
بر بدیہیات اولیات ہے نہین معلوم کون منکر ہے اسکا کہ فرقہ متعددہ
منکر زکوۃ نہین ہوئے بعد ازان جو فرماتے ہین اکنون در این وقت
این امر کہ بعضے دیگر غیر ازین یربوع تابع مہلات مالک بن نویرہ گردیدہ
کدام حالت منتظرہ باقی ماند و در صحت قول صاحب مغنی و کذلک سائر
اہل الردۃ ہیچ تردد و شبہہ را گنجایش نیست پس وہ حالت منتظرہ یہہ ہے
کہ صاحب مغنی سائر اہل الردۃ فرماتے ہین جو مستدعی استغراق کل فرق
ہے جسمین مسیلمہ وغیرہ سب داخل ہین اور آپ اون لوگون کو سائر اہل
ردہ سے خارج کرتے ہین پس بحمد اللہ آپکے اس سر مغزن سے وہ
ثابت نہین ہوا اور نہ یہہ دعوی آپکا ثابت ہوا کہ دوسرون نے متابعت
مالک کی کی جسکو بار بار آپنے بتکرار ظاہر کیا اور استحالہ جناب سید کو دربارہ
قبول روایات انکار مالک بنا بر اصول ہو ضد علماء اہلسنت آپ باطل نہ کر سکے
فالباقی باق بحالہ و ما اثبتہ لیس فی محالہ بلکہ فائدہ جدیدہ یہہ حاصل
ہوا کہ بنقل خود مولوی صاحب شاہ عبد العزیز کا قائل ہونا ارتداد و کفر حقیقی
مالک و دیگر مانعین زکوۃ ثابت ہوا جو خلاف مطلوب مولوی صاحب ہے
کیونکہ شاہ صاحب بعد نقل آیہ من یرتد منکم عن دینہ فرماتے ہین کہ درین
امر کمال مناقب صدیق اکبر و غیر او از اصحاب رسول اللہ ہست کہ آنہا مسیلمہ
کذاب را در خلافت صدیق کشتند و دیگر فرقہای اعراب کہ تفصیل آنہا
طول دارد مرتد شدہ بودند و انکار زکوۃ میکردند ہمہ آنہا جہاد کردند و
آنہارا بہ تیغ کشتند و بسیاری از انہا باز باسلام آوردند انتہی پس نہ کمہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسیلمہ اور جملہ مرتد شدہ بودند و انکار زکوۃ میکردند و جہاد کردند
و باز اسلام آوردند یہہ سب دلیل اسکی ہے کہ شاہ صاحب کے نزدیک
مالک وغیرہ بہی اگرچہ بوجہ منع زکوۃ ہو مرتد اور کافر ہوگئے کہ بعض مقتول
ہوئے بعض اسلام لائے پس اس سے سارا دمدمہ مولویصاحب ہوا
ہوگیا اور جو کچھہ تشنیعات لاطائلہ جناب سید پر کئے تھے پلٹے زاید مولوی
صاحب کے طرف منقلب ہوئے والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً بالجملہ ہرگاہ
متانت اس تقریر لطیف اور زانت اس تحریر شریف کی معلوم ہوئی
اور مالک بن نویرہ کا اصل زکوۃ سے منکر ہونا باطل ہوا بلکہ بنا بر تحقیق امام
رازی اہلسنت وغیرہ من العلما مجتہد ہوتا اوسکا ثابت ہوا غایۃ مافی الباب
مالک مذکور مجتہد خاطی ہوگا اور خود اہلسنت مجتہد خاطی کے لیئے ایک
اجر کے قائل ہین پس افسوس ہے کہ اہلسنت اپنے خاص مالک کو جس سے
ایک خطا فی الاجتہاد سرزد ہوئی مرتد قرار دین اور خالد بن ولید
جس سے خود ایسے قصہ مین باقرار خلیفہ اول دو خطا ہوئی اوسکو نہ مرتد
عن الاسلام کہین نہ مرتد بمعنی متخلف عن الواجبات چنانچہ تاریخ ابن خلکان
مین ہے لما بلغ الخبر ای خبر خالد مع مالک وامرأتہ ابابکر وعمر فقال
عمر لابی بکر ان خالداً ازنی فارجمہ فقال ما کنت لارجمہ فانہ تاول
فاخطأ قال فانہ قتل مسلماً فاقتلہ بہ فقال ما کنت لاقتلہ بہ فانہ
تاول فاخطأ قال فاعزلہ قال ما کنت لاشیم سیفاً سلمہ اللہ علیہم ابداً
یعنے جب خبر قتل مالک اور تصرف کرنا خالد کا زوجہ مالک سے عمر کو پہونچی
تو ابوبکر سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو رجم کرو ابوبکر نے کہا ہم رجم
نکرینگے کیونکہ خالد نے تاویل کیا خطا ہوئی اوس سے پھر عمر نے کہا

صـ ذکر وہ

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ خالد نے ایک مرد مسلمان کو قتل کیا اسکو قتل کرنا چاہیئے ابوبکر نے
کہا ہم قتل ہی نکرینگے خطا فی الاجتہاد کیا تب عمر نے کہا خالد کو معزول
کرو ابوبکر نے کہا جس تلوار کو خدا نے کھینچا ہم اوسکو میان مین نکرینگے
انتہی اور یہہ اعتراض خلیفۂ اول پر فقط خلافتماب ہی سے منقول
نہین ہے بلکہ جناب امیرؑ و طلحہ اور زبیر و سعد بن ابی وقاص ودیگر
صحابہ بہی اس اعتراض مین شریک تھے جیساکہ مرآۃ الزمان سبط
ابن جوزی مین ہے سبحان اللہ ایک مجتہد خاطی تو مرتد قرار پائے
اور مورد حدیث اصحابی بنایا جائے اور دوسرا مرتد جو دو خطا کرے
کہ مسلمان صحابی کو قتل کرے اور اوسکی جورو سے اوسی شب بالجبر زنا کے
محصنہ بہی کرے وہ صحابی رسول مجتہد سیف خدا بنایا جاوے بڑہی
ناانصافی نری ہٹ دہرمی ہے اور اگر روایات اور اخبار مین تفحص تام
کیا جائے اور وسعت نظر سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مالک بن
نویرہ جیساکہ مقر بصلوۃ و صوم و دیگر ارکان شرعیہ تہا ویسا ہی مقر
بوجوب زکوۃ بہی تہا چنانچہ ملا علی متقی کنز العمال تبویب جمع الجوامع سیوطی
مین نقل کرتے ہین عن ابی عون و غیرہ ان خالد بن الولید ادعی ان
مالك بن نویرہ ارتد بکلام بلغہ عنہ فانکر مالك ذلك وقال انا
علی الاسلام ما غیرت ولا بدلت وشہدت لہ ابو قتادۃ و عبد اللہ
بن عمر فقدمہ خالد وامر ضرار بن الازور الاسدی فضرب عنقہ
وقبض خالد امرأتہ ام متمم فتزوجہا فبلغ عمر بن الخطاب قتلہ مالك
بن نویرہ وتزوجہ فقال لابی بکر انہ قد زنا فارجمہ فقال ماکنت
لارجمہ الخ یعنے خالد نے دعوی کیا کہ مالک بن نویرہ مرتد ہوا پس مالک نے

[illegible] مولوی حیدر علی … منتہی الکلام صفحہ ۱۸۳ [illegible]

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکا انکار کیا اور کہا کہ ہم اسلام پر باقی ہین کوئی تغیر و تبدیل ہمسے سرزد
نہوئی اسپر ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمر نے گواہی دی پس خالد نے
مالک کو آگے بلایا اور ضرار اسدی کو حکم دیا کہ اسکی گردن مارے پس مالک
کو قتل کیا اور اوسکی زوجہ ام تمیم کو اپنے قبضہ مین لایا جب یہہ خبرین
عمر کو پہونچین تو ابوبکر سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو سنگسار کرو
ابوبکر نے کہا ہم سنگسار نکرینگے الخ اور کتاب مرآۃ الزمان سبط ابن
جوزی مین ہے فانکر مالک ذلک وقال انا علی الاسلام وما غیرت
ولا بدلت وشہد لہ ابو قتادۃ وعبد اللہ بن عمر الخ یعنے مالک نے ارتداد
کا انکار کیا اور کہا ہم اسلام پر باقی ہین کوئی تغیر و تبدل ہمسے نہوا ابو قتادہ
عبد اللہ بن عمر نے اسپر گواہی دی الخ اور خود حاشیہ تحفہ سے بھی ظاہر ہے
چنانچہ تاریخ طبری سے ناقل ہین کہ مالک نے کہا ہملوگون کو خضوع کرنا
چاہیئے تاکہ معلوم ہو کہ ہم لوگ اسلام پر ہین چنانچہ جب خالد آیا تو اون
لوگون نے زکوۃ لیکر ابوبکر پاس بھیجدیا الخ جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ
بشہادت ابو قتادہ انصاری و اورع اصحاب عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
مالک نے کوئی تغییر و تبدیل نہ کیا تھا نہ منکر زکوۃ تھا نہ منکر صلوۃ پس ناحق
و بلا سبب خالد نے محض نفسانیت سے قتل کیا غایۃ الامر یہہ ہے کہ اوسکو
فقط اسکا عذر تھا کہ خلیفۂ اول یا اونکے عمال کو ندینا چاہیئے کیونکہ مالک
ابوبکر کو خلیفۂ ناحق جانتا تھا چنانچہ تصدیق میرے اس دعوی کی بھی
خود کتب معتبرۂ اہلسنت سے ہوتی ہے تفسیر در منثور علامہ سیوطی
مین اخرج عبد الرزاق والعدنی وابن المنذر والحاکم عن عمر قال لان
اکون سالت النبی عن ثلث احب الی من حمر النعم عن الخلیفۃ بعدہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

وعن قوم قالوا انقر بالزکوۃ من اموالنا ولا نودیہا الیک ایحل قتالہم وعن الکلالۃ انتہی یعنے عمر سے منقول ہے کہ کہتے تھے اگر ہم رسول سے تین امر دریافت کیئے ہوتے تو عمر نعم سے بھی زیادہ بہتر تہا ایک یہہ کہ خلیفہ بعد انکے کون ہے دوسرے یہہ کہ جو مقر زکوۃ ہو اور کہے کہ تم لوگون کو نہ دینگے اوس سے قتال کرنا جائز ہے کہ نہین تیسرے معنے کلالہ دریافت کرتے انتہی جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ مالک اصل زکوۃ کا منکر نتہا بلکہ ان خلفاے جور کے ہاتھہ مین دینے کا وہ منکر تہا جس وجہ سے خلیفہ ثانی کو تمنا رہی کہ کاش رسول سے دریافت کرتے کہ آیا قتال کرنا انسے جائز تہا یا نہین اور امام ابن حزم اندلسی کتاب محلی مین لکہتے ہین کما فی البوارق الموبقۃ ان فی اہل الردۃ قسمین قسم لم یسلموا قط ولا یختلف احد فی انہ یقبل توبتہم واسلامہم والثانی قوم اسلموا ولم یکفروا بعد اسلامہم ولکن منعوا الزکوۃ من ان یدفعوہا الی ابی بکر فعلی ہذا قوتلوا الخ یعنے اہل ردہ دو قسم کے تھے ایک وہ جو اسلام نہین لائے تھے دوسرے وہ جو اسلام لائے تھے مگر وہ بعد اسلام کافر نہوئے بلکہ زکوۃ کے ابوبکر کو دینے سے انکار کیا اور اسی وجہ سے وہ قتل ہوئے اور مضمون تفسیر در منثور سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ خلیفہ ثانی ابوبکر کے اس فعل کو کہ اونہون نے مالک سے مقاتلہ کیا ناجائز تصور کرتے تھے اور یہہ امر یعنے مالک کا انکو زکوۃ کا نہ دینا بھی مستند تہا ساتھہ روایت معتمد کے جیسا کہ ازالۃ الخفا مین ہے ابوبکر عن عبد الرحمن السلیمانی قال ابوبکر الصدیق مما یوصی بہ عمر من ادی الزکوۃ الی غیر ولاتہا

مالک کو خلیفہ اول وغیرہ نے منکر زکوۃ ونیز مرتد نہین کہا بلکہ تہا انہ اصل زکوۃ کا منکر

صہ ۱۰۱ مقصد اول

Presented by: Rana Jabir Abbas

لم یقبل منہ و لو تصدق بالدنیا جمیعاً ابو بکر عن محمد یعنی ابن
سیرین کانت الصدقۃ تدفع الی النبی و من امر بہ و ابی بکر و من
امر بہ الخ یعنے ابو بکر نے عمر سے وصیت مین کہا کہ جو شخص زکوۃ دے
غیر متولی کے ہاتھہ مین یعنے غیر متولی مستحق کے ہاتھہ مین وہ زکوۃ مقبول
نہوگی اگرچہ تمامی دنیا کو تصدق کرے اور محمد بن سیرین سے روایت
ہے کہ صدقہ عہد رسولؐ مین حضرت کے ہاتھہ مین آتا تھا یا جسکو
حضرت نے حکم دیا تھا وہ لیتا تھا اور اسیطرح عہد ابو بکر مین یا ابو بکر
کے ہاتھہ مین یا جو اس کام پر مامور تھا صدقہ دیا جاتا تھا جس سے بخوبی معلوم
ہوا کہ جو زکوۃ غیر متولی حق کو دیجائے وہ مقبول نہین ہے اگرچہ
تمامی دنیا کو تصدق کرے اور دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ
صدقہ رسول خدا کے ہاتھہ مین دیا جاتا تھا یا جسکو حضرت حکم دین
اور معلوم ہے کہ ابو بکر کسیطرح مستحق نہ تھے کہ زکوۃ لے سکین
کیونکہ نہ رسول خدا نے کبھی اونکو متولی صدقات کیا تھا نہ کبھی کسیطرح
زکوۃ اونکے قبضہ مین دیگئی تھی نہ مالک کو حضرت رسولؐ سے کوئے
حکم ملا تھا کہ تم ابو بکر کو زکوۃ دو اگرچہ بطور خزانچی کے ہی کیون نہو
نہ یہہ کہ بعد میرے تم ابو بکر کو زکوۃ دینا پس مالک کا انکار کرنا ابو بکر
کو زکوۃ دینے سے کسیطرح ناجائز نہ تھا بلکہ عین حق و صواب تھا
پس ضرور تھا کہ پہلے خلیفہ صاحب اپنے استحقاق اور قابلیت کو ثابت
کرتے بعد اوسکے مطالبہ کرتے کہ ہم اسکے مستحق ہین یا یہ عہدہ ہمسے
مفوض ہوا ہے نہ یہہ کہ ناحق ناروا اوس صحابی جلیل القدر کو جو اس
عہدہ والا پر عہد رسولؐ سے فائز تھا قتل کرادین از نیجاست کہ بعض

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علمای اہلسنت نے صاف اسکو لکہدیا کہ یہہ قتل کرنا بوجہ انکار زکوۃ وغیرہ
نہ تہا بلکہ بوجہ بیعت نکرنے کے تہا چنانچہ مولوی عبد الرؤف حنفی رسالہ
تحفۃ الکرار مین فرماتے ہین اور طعن اونکا حضرت ابوبکر و عمر پر عدم
حفظ روایات و قرآن اور فتوی مین غلطی کرنا اور مالک بن نویرہ اور
اونکی جماعت کو بیعت نہ کرنے پر قتل کرانا الی ان قال کوئی شخص انکار
نہین کرسکتا انتہی کلامہ اور مؤیدات سے اسکے ہے حکم دینا بالقتل
سعد بن عبادہ و قتل جناب امیر المؤمنین نفس خیر المرسلین بوجہ عدم
بیعت خلیفہ اول کے جسکی تعمیل حضرت عمر نے یہہ کی کہ آگ لکڑیان لیجاکر
چاہا کہ مکان دختر رسول جلا دین جیسا کہ کتب معتبرہ احادیث وسیر
و تواریخ مین مذکور ہے و قد یجئ فیما بعد انشاء اللہ تعالی بلکہ مین کہتا ہون
بفرض و تسلیم کہ مالک منکر زکوۃ تہا جب بہی قتل اوسکا نا جائز تہا
کیونکہ اسباب جواز قتل تین امر ہین جیسا کہ حیوۃ الحیوان مین عثمان
سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی
ثلث رجل کفر بعد اسلام او زنی بعد احصان او قتل نفسا بغیر
حق فیقتل بہا یعنی قتل کسی مرد مسلم کا جائز نہین ہے مگر تین وقت
مین ایک جب بعد اسلام کافر ہو جاے دوسرے زنای محصنہ مین
تیسرے بلا حق اگر کسیکو قتل کرے تب قتل ہوگا اسی وجہ سے قاتل مالک
البتہ جناب خلافت مآب عمر بن الخطاب کے نزدیک واجب الرجم اور
واجب القتل تہا بلکہ بنا بر اوس قاعدہ کے بہی جس سے خلافت
خلیفہ اول کی اہلسنت کے نزدیک صحیح ہوئی یعنی ما راہ المسلمون
حسنا فہو حسن اور اجماع سے بہی قتال کرنا نا جائز تہا اسلیے کہ اس

ذکر مطاعن ابوبکر و عمر از تحفۃ الکرار و قتل مالک

ذکر عدم جواز قتل مالک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مادہ مین کل صحابہ اس راے کے مخالف تھے اور کوئی صحابی اس
قتال کو یعنے قتال مانعین زکوۃ کو عموماً حسن نہ جانتا تھا جیسا کہ ازالۃ الخفا
مین ہے وفرقہ منع زکوۃ نمودند درین باب جماعت فقہای صحابہ
باہم در مباحثہ افتادند کہ اہل قبلہ اند قتال بایشان جائز نباشد
ازانجملہ عمر فاروق گفت کیف نقاتل الناس وقد قال رسول اللہ
امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ اکثر صحابہ درین امر متوقف
بودند تا آنکہ فاروق اعظم از صدیق اکبر طلب رفق نمودند وبا حضرت
مرتضی نیز مانند این سوال وجواب درمیان آمد قال انس بن مالک
کرہ الصحابۃ قتال مانعی الزکوۃ وقالوا اہل القبلۃ فتقلد ابوبکر
سیفہ وخرج وحدہ فلم یجدوا بدا من الخروج انتہی ملخصا
یعنے انس بن مالک سے منقول ہے کہ صحابہ قتل مانعین زکوۃ کو مکروہ
جانتے تھے اور کہتے تھے کہ اہل قبلہ ہین جب ابوبکر نے تلوار حمائل
کی اور تنہا جنگ کے لیئے نکلے تب باقی صحابہ بمجبوری آمادہ جنگ
ہوئے اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ ابوبکر نے اس بارہ مین تمامی
صحابہ کی مخالفت کیا اور کوئی اصحاب رسول صلعم سے اس امر پر راضی
نہو اور خود جناب امیر سے بھی اس مادہ مین سوال وجواب
ہوا اور حضرت نے بھی عدم رضا ظاہر فرمائی اور نیز اوسی
کتاب مین ہے قال ابن عباس فما وافق ابابکر علی رأیہ ولا
وانزرہ علی امرہ ولا اعانہ علی شانہ اذ خالفہ اصحابہ
فی ارتداد العرب الا العباس الخ یعنے کسی نے اصحاب مین سے
موافقت ابوبکر کی دربارہ قتال مانعین زکوۃ اور نہ مشورہ

ازالۃ الخفا صفحہ ۲۸۴

ازالۃ الخفا صفحہ ۱۵۵

ویانہ اعانت کیا اونکی اس بارے مین مگر عباس نے اگرچہ روایت
سابقہ سے مخالفت کل صحابہ ظاہر ہے اور اس روایت سے
موافقت حضرت عباس تاہم مخالفت جناب امیرؑ اور تمامی صحابہ
کی ظاہر ہوئی پس یہ فعل بکر ہی مخالف اجماع تمامی صحابہ کب قابل
مدح ہے کیونکہ حکم مخالف اجماع کہ کفر ہے معلوم ہے اور ید اللہ
علی الجماعۃ والشاذ کالمعدوم والنادر للذئب آپکے یہان امر
مشہور ہے چنانچہ ایسی مخالفت اجماع کے سبب سے عیاذاً باللہ
جناب امیرؑ پر کیا کچھہ تشدد ہوا کہ واجب القتل قرار پائے
پس انتہائی حالت قتال مانعین زکوۃ کی یہہ تھی اور انتہائی صورت
یہہ ہے کہ عموماً تمامی صحابہ اور خصوصاً حضرت عمر اس فعل سے خلیفہ
کے بہت ناراض رہے کما مر مراراً چنانچہ اسی وجہ سے بعد حصول
خلافت خلیفۂ دوم نے اون اسیرون کو جو ابوبکر کے حکم سے
مقید تھے رہا کرایا اور خالد بن ولید سیف خلیفہ اول کو معزول
کیا جیسا کہ ملل اور نحل مین ہے الخلاف السابع فی قتال مانعی
الزکوۃ فقال قوم لا نقاتلهم قتال الکفرۃ وقال آخرون بل
نقاتلهم حتی قال ابوبکر لو منعونی عقالاً مما اعطوا رسول اللہ
لقاتلتهم علیه ومضی بنفسه لمقاتلتهم ووافقه الصحابة باسرهم
وقد ادی اجتهاد عمر فی ایام خلافته الی رد السبایا والاموال
الیهم واطلاق المحبوسین منهم انتهی یعنی ساتوان اختلاف
دربارۂ قتل مانعین زکوۃ ہے کہ بعض نے کہا ہم اونسے مثل
کفار قتال نکرینگے اور بعض نے کہا ہم قتال کرینگے یہانتک کہ ابوبکر

موافقت عمر با صحابہ کا قتل مانعین زکوۃ کرومین

اختلاف صحابہ دربارۂ قتل مانعین زکوۃ

جلد اول مطبوعہ لندن صـ ۱۴۱

نے کہا اگر جو ریسمان عہد رسولؐ مین ادا کرتے تھے وہ بھی ندین تو ہم
اونسے جنگ کرینگے اور تن تنہا اونسے لڑنے کو چلے تب صحابہ نے
اونکی موافقت کی اور اجتہاد عمر اسپر قائم ہوا کہ اونکے قیدیون کو رہا
کرین اور اونکا مال اونکو واپس دین بلکہ تاریخ طبری سے معلوم
ہوتا ہے کہ خلیفۂ دوم نے بعد حصول خلافت اول کام جو کیا وہ
یہی ہے کہ سیف ابوبکر کو معزول اور اونکے سپہ سالار کو مخذول
کیا وغیرہ عبارتہ انما نزع عمر خالداً انی کلام کان خالد تکلم بہ فیما
یزعمون ولم یزل عمر علیہ ساخطاً ولامرہ کارھاً فی زمان ابی بکر
کلہ لوقعتہ بابن نویرہ وما کان یعمل فی حربہ فلما استخلف عمر
کان اول ما تکلم بہ عزلہ فقال لا یلی لے عملاً ابداً فکتب عمر الی
ابی عبیدۃ ان خالداً اکذب نفسہ فھو امیر علی ماھو علیہ وان
ھو لم یکذب نفسہ فانت الامیر علی ماھو علیہ ثم انزع عمامتہ
عن راسہ وقاسمہ مالہ نصفین الخ یعنے عمر نے خالد کو بسبب اوس
کلمہ کے جو اوسنے کہا تھا معزول کیا اور ہمیشہ عمر خالد سے ناراض تھے
اور اوسکے جملہ امور سے کارہ تھے زمانہ ابوبکر مین بسبب واقعۂ مالک
بن نویرہ کے جب عمر خلیفہ ہوئے تو اول کلام یہی کیا کہ خالد کو معزول
کیا اور کہا کبھی ہمارے کسی کام پر وہ مقرر نہین ہو سکتا بعد اوسکے
ابو عبیدہ کو لکھا کہ اگر خالد اپنی تکذیب آپ کرے تب تو وہ سردار
لشکر ہے نہین تو تم بجائے اوسکے امیر ہو اور خالد کے سر سے
عمامہ اوتار کر مال اوسکا نصفا نصف تقسیم کر لو الخ پس ان روایات
کے مطالعہ سے ناظرین متاملین پر فرق درمیان مالک و دیگر منکرین

زکوۃ بھی معلوم ہوگا کہ خلیفہ دوم کے نزدیک یہہ حرکت خلیفہ
اول ایسی ناحق تھی کہ خلافت ہونے کے ساتھہ ہی خالد قاتل مالک کو
معزول کیا اگرچہ خلیفہ صاحب کی برارت ذمگی اب بھی نہین حاصل
ہوئی کہ قصاص خالد سے مالک کا پورا نہ لیا مگر خلیفہ اول کا ظلم و عدوان
و ترک امر حق بخوبی واضح ہوا کہ عمر نے سبایا اور اموال کو اون منکرۂ
زکوۃ کے واپس کیا بلکہ بنا بر تحقیق شاہ صاحب معلوم ہوتا ہے
کہ خود خلیفہ اول بھی اپنے ظلم کو سمجھے کہ آخر مجبور ہوکر دیت مالک کے
بیت المال سے دلوائی جس سے اور مسلمانون کی حق تلفی کا الزام پڑہ گیا
بہرکیف حال تحقیقات مولوی صاحب معلوم ہوا کہ یہہ لوگ عشق مین
خلفا کے ایسے حواس باختہ ہوتے ہین کہ اپنے ضار و نافع مین بھی
تمیز نہین کرسکتے کیونکہ مولوی صاحب جب مالک مرتد ہی ہوگیا تھا تو
اوس سے لڑنے مین کیا عذر تھا جو درمیان صحابہ و ابوبکر مناظرہ ہوا
اور سب ایک طرف ہوگئے اور ابوبکر سبکے مخالف تھے اور جب
لڑنا صحیح تھا تو پھر دیت دینے کی کیا وجہ اور خلیفہ دوم کے سبایا
و اموال واپس کرنے کا کیا باعث اور خالد کے معزول کرنے کی
کیا وجہ ہوئی اب برای خدا فرمایئے کہ کون برسر حق تھا اور کون
برسر باطل بینوا توجروا بالجملہ اگر تواریخ اور اخبار کی طرف
توجہ کیجائے تو بخوبی معلوم ہوگا کہ فی الحقیقت مالک بن نویرہ محض
مظلوم قتل ہوا اور خالد بن ولید نے محض از راہ شہوت پرستی
اوسکو قتل کیا جسپر خلیفہ اول نے محض اپنی خواہش نفسانی اور نفس
پرستی سے خالد کو بچایا اور حد جاری نہ کی جسپر خلیفہ دوم اور اکثر

خلیفہ دوم کا باوجود تسلیم خلافت خلیفہ اول خالد قاتل مالک کو معزول کرنا اور اسیران و اموال کا واپس کرنا

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحابہ آزردہ و ناراض ہوئے کیونکہ شاہ صاحب تحفہ مین علاوہ
رد صدقات کے قتل مالک کی دو وجہ لکھتے ہین انقدر خود بشہادت ص ۳۲۳
مردم گردد نوح بہ ثبوت رسیدہ بود کہ ہنگام استماع خبر قیامت اثر
وفات پیغمبرؐ زنان مالک بن نویرہ حنا بندی و دف نوازی و دیگر لوازم
فرحت و شادی بعمل آوردہ شماتت اہل اسلام نمودہ بود و نیز اتفاقاً مالک
بحضور خالد در مقام سوال و جواب در حق جناب پیغمبرؐ این کلمہ گفت
قال رجلکم کذا و صاحبکم کذا و این اضافت بسوی اہل اسلام نہ بجز
شیوہ کفار و مرتدان آن زمان بود انتہی مختصراً حالانکہ یہہ دونون
وجہین محض غلط ہین کیونکہ پہلا امر یعنے شماتت اوسکی اہل اسلام پر
بعد وفات رسول اللہ صلعم غلط ہے کہ نہ کسی کتاب مین کتب تواریخ
سے اسکا وجود ہے نہ کتب احادیث مین اور کیونکر کوئی ایسا دعوے
باطل کر سکتا ہے کیونکہ اگر یہہ امر ہوتا تو پہر مالک کے ارتداد مین عذر
ہی کیا تہا خالد اسی کو صاف کہتا کہ تجہسے یہہ امر خلاف اسلام ظاہر
ہوا اور صحابہ مین اسقدر اختلاف کیون ہوتا کیا معاذ اللہ وہ لوگ
اسلام کے شماتت کرنے والے کو مومن مسلمان دیندار جانتے تہے
اور نیز خلیفۂ دوم کیون اسقدر خالد کے اس فعل پر ناراض ہوتے
اور خلیفۂ اول کیون تاویل وخطا کی تاویل کرتے اور بہ دیت بیت المال
سے کیون دیتے اور بفرض تسلیم بہت سے افعال عورتین ایسے
کرتی ہین کہ ہرگز رضای صاحب خانہ اوسمین نہین ہوتی چنانچہ بی بی
عایشہ کے افعال مخالف شرع نبوی صحاح ستہ اہلسنت مین بکثرت
ثابت ہین لیکن دوسرا امر یعنے رجلکم یا صاحبکم کا کہنا ہرگز کسی وقت مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامت ارتداد نہ تہا نہ قبل وفات رسول نہ بعد وفات آنحضرتؐ
نہ بعد قصہ ارتداد کیونکہ خود خلیفۂ دوم نے الرجل لیہجر کہا اور کوئی نہ قائل
ارتداد ہوا نہ کسی نے قتل کیا حالانکہ بلا اضافت بحصنہ موجب کمال
تحقیر و توہین تہا اسیطرح خلیفۂ دوم نے جب حلی خانہ کعبہ کو تقسیم
کرنا چاہا تو راوی نے کہا ان صاحبیک لم یفعلاہ رسول خداؐ کو صاحب
عمر کہا اور خود عمر نے بہی اوسی نہ مرتد کہا نہ قتل کیا بلکہ خود عایشہ نے
ابوبکر سے کہا جیسا کہ ازالۃ الخفا میں ہے بذیل قصۂ افک کہ ابوبکر نے قصۂ افک
کہا قال اللہ قد انزل عذرک تو عایشہ سے روایت ہے فقلت بحمد اللہ
لا بحمدک و لا بحمد صاحبک الذی ارسلک یعنے جب ابوبکر نے عایشہ
سے کہا کہ خدا نے تیرا عذر نازل کیا تو عایشہ نے کہا شکر خدا سے ہے
نہ شکر تیرا نہ تیرے صاحب کا جسنے تجہے بہیجا ہے پس اگر واقع میں صاحبکم
یا صاحبکم کہنا علامت ارتداد تہا تو ارتداد عمر و عایشہ بلکہ خود ابوبکر
ثابت ہوتا ہے کہ باوصف استماع کلمۂ کفر اپنی دختر بلند اختر سے ساکت
رہے اور کوئی تنبیہ بہی نہ کی حالانکہ ادنے سے امر پر باوصفیکہ
سر مقدس شوہر عایشہ کی گود میں ہوتا تہا مگر یہہ بزرگوار لات چکہا
دیتے تہے پس معلوم ہوا کہ یہہ سب محض غلط ہے اب اصل وجہ
مالک کے قتل ہونے کی وہی رندی و شہوت پرستی و مستی ہے اصل وجہ قتل مالک
کہ خالد چاہتا تہا کسیطرح مالک کی زوجہ کو اپنے تصرف میں لائے
اور حظ نفسانی اوٹہائے چنانچہ بقاعدہ المومن ینظر بنور الایمان
خود مالک عمر نے تاڑ لیا اور صاف صاف کہدیا کہ خالد کو دوسری
لاگ ہے اور اس شعلہ کی بہڑکانے والی دوسری ہی آگ ہے چنانچہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ ابن خلکان مین ہے وتقدم الی ضرار بن الازور الاسدی لیضرب عنقه والتفت مالك الی زوجته ام متمم وقال لخالد هذه التی قتلتنی وکانت فی غایة الجمال الخ یعنے جب ضرار متوجہ قتل مالک ہوا تو مالک اپنی زوجہ ام متمم کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ اسی نے مجکو قتل کرایا اور زوجہ اوسکی یہہ تہی کہ زوجۂ مالک نہایت ہی حسینہ تہی اور یہہ امر کچہہ اسی کتاب مین نہین ہے بلکہ تاریخ طبری وغیرہ کتب تواریخ مین بہی موجود ہے کما نقل اکثرها فی التشئید اور اوسی شب ہمبستر ہونا دلیل ظاہر اس شہوت پرستی کی ہے چنانچہ شرح تجرید علامہ قوشجی مین ہے حیث قال قتل مالك بن نویرہ طمعاً فی التزویج بامرأته ولذالك تزوج بها من لیلة وضاجعها یعنے قتل کیا مالک کو خالد نے بطمع تزویج اوسکی زوجہ کے اور اسیوجہ سے اوسی شب کو مباشرت کی زوجہ مالک سے اور صواعق محرقہ مین ہے واما انکار عمر بر ابی بکر که او قتل خالد بن ولید انکر وکہ او مالک بن نویرہ را کہ مسلمان شدہ بود کشت و زوجہ او را نکاح کرد درہمان شب قبل انقضای عدت دخول نمود وچون عمر باین معنے اطلاع یافته با صدیق گفت که خالد بن ولید باین عملی که کردہ مستحق قتل است و او رامی باید کشت و ابوبکر درین معنی تامل نمود و خالد را نکشت واین انکار مستلزم آن نیست که ابوبکر را ذم کردہ باشد یا الحاق نقصی باو کردہ که در خلافت او بودہ باشد الخ اور مرأة الزمان سبط ابن جوزی مین ہے لما اراد خالد قتل مالك وجاءت امرأته ام متمم بنت المنهال وکانت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

من اجمل النساء فالقت نفسها عليه وقد كشفت وجهها فقال
اليك عني فقد قتلتني يشير الى ان خالدا لما راها اعجبته فقتله
ليأخذها وروى عن بعض من حضر هذه السرية قال رعنا
القوم تحت الليل فربعت المرأة فخرجت عريانة فوالله لقد عرفنا
حين رأيناها انه سيقتل عنها صاحبها ولما قتل مالك تزوج
خالد امرأته فكتب اليه ابوبكر بالقدوم عليه ولما بلغ عمر بن
الخطاب خبر خالد وقتله مالكا واخذه لامرأته قال اي عباد الله
قتل عدو الله امرءا مسلما ثم وثب على امرأته والله لنرجمنه
بالحجارة فلما قدم خالد المدينة دخل المسجد وعليه ثياب
عليها صدء الحديد معتجرا بعمامة قد غرز فيها ثلثة اسهم فيها
اثر الدم فوثب اليه عمر فاخذ الاسهم من راسه فحطمها وقال
يا عدو الله عدوت على امرء مسلم فقتلته ثم نزوت على امرأته
والله لنرجمنك باحجارك وخالد لا يرجع عليه بلا ولا نعم وهو يظن
ان راي ابي بكر فيه كراي عمر فدخل خالد على ابي بكر وعمر في المسجد
فذكر لابي بكر عذره ببعض الذي ذكر له فتجاوز عنه وراى
انها الحرب وفيها ما فيها فرضي عنه فخرج خالد من عنده وعمر
في المسجد فقال له خالد هلم يا ابن حنتمة الى يريد ان يشاتمه
فعرف عمر ان ابا بكر قد رضي عنه فدخل بيته خلاصہ اوسکا یہ ہے
کہ جب خالد نے قتل مالک کا ارادہ کیا تو زوجۂ مالک ام متمم بنت منہال
آئی اور اپنے کو مالک پر گرادیا اسمین نقاب چہرہ سے الگ ہو گیا اور
منہ اوسکا کھل گیا مالک نے کہا دور ہو ہمسے کہ تو نے ہمکو قتل کرایا مقصود

اس سے اشارہ تہا اسطرف کہ خالد اوسپر فریفتہ ہو گیا پس اسوجہ
سے مالک کو قتل کیا تاکہ اوسکی زوجہ پر متصرف ہو اور دوسری
روایت مین ہے کہ قوم مالک کو شبکو وقت حراست مین رکہی تھی
اور اوسکی زوجہ بہی حراست مین تہی کہ ناگاہ وہ برہنہ نکلی راوی
ناقل ہے کہ قسم بخدا اوسی وقت ہم لوگون کو یقین ہوا کہ اب
مالک ضرور قتل ہوگا پس جب خالد نے مالک کو قتل کیا اوسی
شب کو زوجہ مالک سے عقد کیا جب یہہ خبر ابوبکر کو پہونچی تو
حکم دیا کہ ہمارے پاس حاضر ہو اور جب عمر نے سنا تو لوگون سے
کہا ای بندگان خدا اس دشمن خدا یعنے خالد نے ایک مرد مسلمان
کو قتل کیا اور اوسکی زوجہ پر چڑہ بیٹہا واللہ اوسکو ہم سنگسار
کرینگے جب خالد داخل مدینہ ہوا تو عمامہ مین اپنے تین تیر خون
آلودہ لگائے تہا عمر نے اوچک کر اوسکے سر سے تیر نکال کر جلادیا
اور کہا کہ ای دشمن خدا تو نے مرد مسلمان کو قتل کیا اور اوسکی
زوجہ پر چڑہ بیٹہا واللہ ہم تجہے سنگسار کرینگے اور خالد خاموش
تہا کچہہ جواب نہ دیتا تہا کیونکہ اوسکو یہہ گمان تہا کہ ابوبکر کی رای
بہی مثل عمر ہے پس ایک روز تنہا ابوبکر کے پاس خالد گیا اور بہت
سی معذرت کی یہانتک کہ ابوبکر راضی ہوگئے اور عمر اوسوقت
مسجد مین تھے پس جب ابوبکر راضی ہوگئے تو خالد وہان سے
نکلا اور مسجد مین آیا اور عمر سے کہا ای پسر حنتمہ اب سامنے میرے
آؤ اور چاہتا تہا کہ عمر سے گالی گفتہ کرے پس عمر چپ چاپ اوٹہکر
گہر مین اپنے چلے گئے انتہی اور فوات الوفیات ذیل تاریخ ابن خلکان

مطبوعہ دار الطباعۃ مصر صفحہ ۱۲۰

مین ہے قیل ان خالدا کان یھوی امرأۃ مالك فی الجاھلیۃ وکان خالد یعتذر فی قتلہ فیقول انہ قال لی وھو یراجعنی ما اخال صاحبکم الا قد کان یقول کذا وکذا الخ یعنے خالد زوجۂ مالک بن نویرہ پر ایام جاہلیت سے عاشق تھا اور اوسکے قتل کی فکر مین رہتا تھا پس خالد نے کہا کہ مجھسے مالک نے کہا کہ تمہارے صاحب ایسا کچھہ کہتے تھے الخ پس معلوم ہوا کہ خالد جاہلیت کے زمانہ سے مالک کی زوجہ پر عاشق تھا اور حیلہ و مکر کرتا تھا کہ کیطرح قتل کرے یہانتک کہ بدولت خلیفۂ اول اپنے مطلب پر فائز ہوا اور یہی وجہ تھی کہ خلیفۂ دوم نے اس حرکت خالد کو بلفظ زنا تعبیر کیا اور بقسم کہا دشمن خدا کو ہم ضرور سنگسار کرینگے مگر خلیفۂ اول کے بدولت رُک گئے سنگ آمد سخت آمد کا مضمون ہوا اخیر یہہ تو خالد کی شہوت پرستی تھی کہ مالک کو قتل کیا اور اوسکی جورو سے داد عیاشی و کامرانی دیا مگر معلوم حضرات اہلسنت کو اس خالد پرستی سے کیا نفع ملتا جو خواہی نخواہی مالک خلیفۂ دوم کو مرتد اور کافر بناتے ہین اور خلفا اور صحابہ کا بھی کچھہ لحاظ نہین کرتے نہ خلیفۂ دوم کا پاس و ادب کرتے ہین خصوصًا مولوی حیدر علی کہ برخلاف خلفا و صحابہ بلکہ خود اپنے اوستاد شاہ عبد العزیز کے خلاف بالخصوص ایسے مالک کو مصداق حدیث حوض بناتے ہین اور اوسکے احداث و تغییر و تبدیل کو ثابت ٹھراتے ہین حالانکہ مہاجرین و انصار نے بالاتفاق اوسکی پاکدامنی پر شہادت دی اور اوسکے تغییر و تبدیل نہ کرنے پر گواہی دی اب بجز اسکے کیا چارہ ہے کہ ان ملوکون کو مملوک مالک خلیفۂ دوم کے حوالہ

خالد کو خلیفۂ دوم نے دشمن خدا کہا

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرین کہ وہی انسے سمجھین لیکن امر دوم یعنے خلیفۂ اول کا ازراہ تفننات قصاص نہ لینا اور خالد کو چھوڑ دینا اور صحابہ کا مخالف رہنا پس خود ان روایات سے ثابت ہوا خلیفہ صاحب نے نہ حضرت عمر کا کہنا مانا نہ دیگر صحابہ کا چنانچہ مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی مین ہے قال ابو ریاش دخل خالد المدینة ومعه لیلی بنت سنان زوجة مالك فقام عمر فدخل علی علیٰ فقال ان من حق الله ان یقاد من هذا المالك وقتله وکان مسلما ونزا علی امرأته علی ما ینزو الحمام ثم قاما فدخلا علی سعد بن ابی وقاص وطلحه بن عبید الله فتابعوا علی ذلك ودخلوا علی ابی بکر وقالوا لابد من ذلك فقال ابو بکر لا اغمد سیفا سله الله علیهم انتهی یعنے جب خالد زوجۂ مالک کو لیکر داخل مدینہ ہوا تو عمر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ قصاص مالک خالد سے ضرور لینا چاہیئے کہ اسنے مالک سے مرد مسلمان کو قتل کیا اور جیسے کبوتر کبوتری پر چڑھتا ہے خالد زوجۂ مالک پر چڑھ بیٹھا پس عمر اور جناب امیر سعد بن ابی وقاص اور طلحہ کے پاس آئے اور باتفاق ابوبکر سے جاکر کہا ضرور قصاص لینا چاہیئے ابوبکر نے کہا ہم ہرگز اوس سیف کو میان مین نہ کرینگے جسے خدا نے اونپر کھینچا یعنے خالد سے قصاص نہ لینگے الخ کیون صاحبو صحابہ کے دو ایک آدمی کے اتفاق سے تو خلافت آپکے یہان صحیح ہو جاوے اور نصوص صریحہ نبوی بیکار قرار پاویں یہان جو اسقدر صحابہ کا اجماع ہے خلیفۂ دوم جنکے بارے مین خود

لہ مدح و ثنای سبط ابن جوزی مصنف مرآۃ الزمان در کتاب بستان المحدثین عبد العزیز ... حضرت ... تحفہ ...

شاہ صاحب تحفہ مین فرماید زین ... و حافظ عماد الدین ابن اثیر و حافظ جمال الدین ابو الفرج ابن الجوزی و شمس الدین مظفر سبط ابن الجوزی و دیگر مورخین ... نقل کردہ اند ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلسنت یہہ حدیث موضوع روایت کرتے ہین ان اللہ جعل الحق علے لسان عمر اور جناب امیرؑ کے بارے مین تو بالاتفاق یہہ حدیث متواتر مشہور ہے الحق مع علے وعلی مع الحق اسیطرح سعد بن ابی وقاص وطلحہ بن عبد اللہ جو عشرہ مبشرہ سے اور بفضائل کاملہ آپکے یہان معروف ہین ان سبھون نے علاوہ بر شہادت ابو قتادہ و عبد اللہ بن عمر بر اسلام و تبدل وتغیر تکرنے مالک کے بالاتفاق خالد کو زانی قابل رجم اور قاتل مسلم واجب القتل جانا اور ابو بکر سے اس بارے مین مبالغہ فرمایا مگر کیکی شنوائی نہ کی اسپر بہی مالک مرتد و مورد حدیث حوض قرار پاوے اور خالد و ابو بکر و عمر و دیگر صحابہ مجتہدین یقینی المغفرۃ مین شمار کیے جائین سبحانك اللھم ھذا بھتان عظیم وافتراء جسیم لا یقبلہ عقل سلیم

تذئیل جمیل چونکہ اثناے کلام مین نقل عبارت شاہ ولی اللہ وشاہ عبد العزیز ذکر آیہ کریمہ یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم آگیا یعنی اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو جو شخص تملوگونسے اپنی دین سے برگشتہ ہو جاوے مین لاویگا خدا اوس گروہ کو جسے خدا دوست رکہتا ہے اور وہ لوگ خدا کو دوست رکہتے ہین متواضع ہین مسلمانون کیلئے اور سخت ہین اوپر کافرونکے راہ خدا مین جہاد کرتے ہین اور نہین ڈرتے ملامت سے

یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملامت کرنیوالونکی یہ فضل خدا ہی جسے چاہتا ہی دیتا ہے خدا جواد و دانا ہے
اور دونون باپ بیٹون نے اس آیہ سے حقیت خلافت خلیفہ اول
پر استدلال کیے ہین لہذا اجمالاً ذکر اسکا بیان کیا جاتا ہے جسکو شوق اسکی تفصیل
کی ہو وہ عماد الاسلام و بوارق موبقہ جواب باب امامت تحفہ اثنا عشریہ
وکتاب مستطاب عبقات الانوار منہج اول مطالعہ کرے یہان اجمالی بیان
پر اقتصار کیا جاتا ہی پس اضح رہے ارباب انصاف ہو کہ طریقہ تفسیر
اہلسنت کی بیان دو طور پر ہی ایک یہ کہ بحدیث نبوی ہو کہ خود آنحضرت
نے تفسیر فرمائی ہو اور بیان کر دیا ہو کہ اس آیہ کریمہ سے یہ مراد ہی دوسرے
یہ کہ صحابہ نے اوسکے مطلب بطور خود بیان کیے ہون بطور تطبیق
واقعات وغیرہ پس اس آیہ کریمہ کو اگر بطور اول یعنی حسب ارشاد
فیض بنیاد آنحضرت دیکھین تو خلیفہ اول کو اس آیہ سے کوئی تعلق
ہی نہین کیونکہ احادیث نبویہ سے جو اہلسنت کے یہان منقول ہین وہ دوسرون کے
بارے مین نازل ہونا اس آیہ کا معلوم ہوتا ہی جیسا کہ تفسیر کبیر امام فخر الدین
رازی مین ہی و ہو ہی مرفوعا ان النبی لما نزلت هذه الآیة اشار
الی ابی موسی الاشعری وقال هم قوم هذا وقال آخرون هم
الفرس لانہ روی ان النبی لما سئل عن هذه الآیة ضرب بیدہ
علی عاتق سلمان وقال هذا وذووه ثم قال لو کان الدین معلقا
بالثریا لنالہ رجال من ابناء فارس یعنی منقول ہی کہ جب آیہ نازل
ہوا تو حضرت نے اشارہ فرمایا طرف ابو موسی اشعری کے اور کہا کہ وہ
لوگ قوم اسکی ہین اور بعض لوگون نے کہا کہ اہل فارس مراد ہین کیونکہ
جب حضرت سے سوال کیا کہ مراد اس آیہ سے کون ہی تو حضرت نے

ص ۶۱۳ تفسیر کبیر جزو ۳ مطبوعہ مصر

فضیلت اہل عجم

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلمان فارسی کے شانہ پر دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ وہ شخص یہ ہے اور ہمراہیان اوسکے پھر فرمایا کہ اگر دین معلق ہو ساتھ ثریا کے تو کچھ لوگ اہل عجم سے اوسکو پالینگے انتہی پس حسب ارشاد جناب رسالتمآب مصداق اس آیہ کے دو شخص قرار پائے قوم ابو موسی اور حضرت سلمان فارسی و قوم اونکی پس خلیفہ اول یون بھی خارج ہوئے اور چونکہ ابو موسی اشعری کا منافق ہونا ادلۂ قاطعہ سے ثابت ہی جیسا کہ مابعد اسکے کتب اہلسنت سے بخوبی مذکور ہوگا لہذا وہ بھی خارج ہوئے ہر چند بمفاد اس حدیث کے بھی وہ خارج تے کیونکہ حضرت نے قوم ابو موسی کو مصداق اسکا فرمایا تھا نہ خود ابو موسی کو بخلاف سلمان فارسی اور اونکی قوم کے پس جب کسی کو اہلسنت سے متابعت رسول مقصود ہو وہ اس فرمان رسول کے مطابق حضرت سلمان فارسی اور اونکی قوم کو مصداق آیہ کریمہ تصور کرے اور از انجا کہ حسب تصریح علمائے اہلسنت منکر خبر واحد کافر ہے کما فی ہدایۃ السعدا پس جو سنی خلاف اسکے دعوے کرے اور حکم نبوی کو نمانے وہ اپنے اصول سے آپ کافر ہوگا

ما راچہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت ؛ باقی رہا طریقہ ثانیہ یعنے صحابہ کی راے اور بیان کے مطابق پس تفسیر کبیر مین چند قول مذکور ہین ایک یہ کہ مراد اس سے خلیفہ اول یعنے ابوبکر ہین اور اصحاب اونکے جنہون نے اہل ردہ سے قتال کیا دوسرے یہ کہ مراد اس آیہ سے انصار رسول مختار ہین جنہون نے اعلاء کلمہ اسلام و اظہار دین مین نصرت آنحضرتؐ کی کی تیسرے اہل یمن چوتھے یہ کہ جناب امیر مراد ہین جس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو خود اختلاف ہے کہ کون لوگ مراد ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس جو لوگ اہلسنت سے صحابہ پرست ہین وہ چارون قول کے
قایل ہون اور اختلاف مین پڑے رہین بالتعین خلیفہ اول کو کیونکر
مورد اس آیہ کریمہ کا قرار دے سکتے ہین اور اگر واقعات تواریخی کی
رو سے خلیفہ اول کو معین کرین کہ بدولت اونکے مرتدین قتل ہوے
اسوجہ سے وہی لوگ مراد ہین جیساکہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے
لکھا ہے پس اگر بنظر الضاف اوس قصہ کو ملاحظہ کرین تو سواے نقصان کے
کوئی نفع نہوگا اسلیے کہ باتفاق اصحاب حدیث وارباب تواریخ اہلسنت
مرتد دو قسم کی تہی ایک مرتد اصل دین سے دوسرے منکرین زکوۃ
قسم اول حقیقۃً مرتد تہے بلکہ کافر تہے جیساکہ ابن حزم نے محلی مین
لکھا ہے کما نقل فی البوارق ان فی اہل الردہ قسمین قسم لم یسلموا
قط لا یختلف احد فی انہ لم یقبل توبتہم واسلامہم والثانی قوم
اسلموا و لم یکفروا بعد اسلامہم ولکن منعوا الزکوۃ من ان یدفعوھا
الی ابی بکر فعلی ھذا قوتلوا و لم یختلف الحنفیون والشافعیون
فی ان ھولاء لیس لھم حکم المرتد اصلا وھم قد خالفوا فعل
ابی بکر فیہم ولا تسمیہم اہل ردہ الخ یعنے اہل ردہ دو قسم کے
تہے ایک تو وہ کہ اسلام ہی نہ لائے تہے اونکی توبہ قبول ہونے مین
کسی کو اختلاف نہین کہ وہ پھر مسلمان ہو سکتے ہین دوسرے وہ لوگ
جو اسلام لائے تہے مگر بعد اسلام وہ کافر نہوے فقط زکوۃ کے ابوبکر
کے ہاتہہ مین دینے سے اونکو انکار تہا اور اسیوجہ سے وہ قتل کیے گئے
اور اسبارے مین حنفیہ شافعیہ مین کوئی اختلاف نہین ہو کہ یہ لوگ
مرتد نہ تہے صرف مخالف فعل ابوبکر تہے پس انکو ہم مرتد نہین کہسکتے الخ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سابقاً جو تحقیقات مولوی حیدر علی دربارۂ مسیلمہ وغیرہ مذکور ہوئے
اوس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ لوگ پہلے مسلمان نہین ہوئے تھے
پس جب وہ مسلمان ہی نہوے ابتدا سے کافر تھے تو مرتد نہوے اور
جب مرتد نہوے تو قاتلین اونکے مورد اس آیہ کریمہ سے نہین ہوسکتے
کیونکہ اسمین قتل مرتدین کا ذکر ہے نہ قتل کفار کا باقی رہی قسم ثانی
یعنی مانعین زکوۃ اپس سابقاً بتفصیل تمام مذکور ہوا کہ بالاتفاق
تمامی صحابہ نے اوس قتال کو ناجائز کہا خود جناب عمرؓ اور ابوبکر سے
اس بارہ مین گفتگو ہوی اور بعد قتل مالک بھی جناب عمرؓ نے ابوبکر سے
کہا کہ خالد سے مالک کا قصاص لینا چاہیے اور خود خلیفہ دوم قبل
قتال بھی معترض تھے اور بعد قتال بھی فعل ابوبکر پر معترض رہے
یہانتک کہ جب خود خلیفہ ہوے اون قیدیون کو رہا کیا اور خالد کو
معزول کیا اسیطرح سعد بن ابی وقاص و طلحہ و تمامی صحابہ ناراض رہے
بلکہ علاوہ برانکہ کبار صحابہ خلیفۂ اول سے طالب قصاص ہوے خود اعدع
اصحاب عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور ابو قتادہ انصاری نے اونکے اسلام
پر گواہی دی اور آپنے جور و ستم خالد پر قسم کھائی کہ اب کبھی اوسکے ساتھ
شریک جنگ نہون پس جو فعل باجماع صحابہ ناجائز و حرام ہوا اور اوسکے
مرتکب سے صحابہ طالب قصاص ہون اوسکو اہلسنت کب ممدوح کہسکتے
ہین پس افسوس ہے کہ حضرات اہلسنت ان امور پر بھی غور نہین کرتے
اور فضیلت خلفا کی فکر مین دوڑے پڑے پھرتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ
اسمین فضیلت ہوتی ہے یا منقصت سبحان اللہ جن مقتولون کو صحابۂ
مہاجر و انصار مسلمان مرد دیندار کہین اور خلیفۂ دوم و عبد اللہ بن عمر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

وابو قتادہ وغیرہ اونکے اسلام کی گواہی دین اور جناب امیرؑ اور خلیفہ دوم وسعد بن ابی وقاص طلحہ وغیرہ اوسکے قاتل کو واجب القصاص کہین اور زانی و قاتل مسلم بتائین اونہین کو یہ حضرات مصداق آیہ کریمہ من یرتد منکم عن دینہ الآیہ قرار دین یہ نیا انصاف ہے مگر صاحب مفاتیح شارح مصابیح نے بنقل مولوی حیدر علی صاحب فارغ غلطی ویدی کہ یہ لوگ یعنے مانعین زکوٰۃ حقیقہ مین مرتد نہ تھے بلکہ اہل بغاوت سے تھے اور چونکہ نام ارتداد سے زیادہ شناعت اون لوگون کی ثابت ہوتی تھی اس نام سے پکارے گئے جیسا کہ منتہی الکلام مین ہی پس اس سے بھی خلیفہ اول مقاتل مرتدین نہ قرار پائے بلکہ مقاتل بغاۃ ٹھہرے اور بفرض محال کہ وہ لوگ مرتد ہوے اور قتال اونسے جائز ہوا پس جو لوگ کہ اونسے جہاد کرین اور اونکو قتل کرین وہ لوگ مصداق اس آیہ کے ہونگے یا جو شریک بہی جہاد مین ہوے وہ مراد ہونگے اب اونکو دیکھنا چاہیے کہ اونسے کسنے جہاد کیا اور کسنے اونکو قتل کیا پس خود اہلسنت لکھتے ہین کہ اول جسنے مرتدین سے قتال کیا وہ ابو سفیان تہا جو ہمیشہ منافق رہا چنانچہ ازالۃ الخفا مین ہے عن ابن شہاب ان رسول اللہ استعمل ابا سفیان بن حرب علی بعض الیمن فلما قبض رسول اللہ اقبل فلقی ذا الخمار مرتدا فقاتلہ فکان اول من قاتل فی الردۃ وجاھد عن الدین قال ابن شہاب وھو فیمن انزل اللہ فیہ عسی اللہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم منھم مودۃ وعن ابی ھریرۃ قال اول من قاتل اھل الردۃ علی اقامۃ دین اللہ ابو سفیان بن حرب وفیہ نزلت ھذہ الآیۃ

ص ۹۸ منتہی الکلام

ص ۲۴۴ ازالۃ الخفا

عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منہم مودۃ انتہی
یعنی آنحضرت نے ابوسفیان کو بعض جزیرین پر عامل مقرر فرماکر بھیجا جب
آنحضرت نے وفات پائی تو ابوسفیان وہانسے چلا راہ مین ذوالخمار مرتد
سے ملاقات ہوئی پس اوس سے قتال کیا پس ابوسفیان اول شخص ہے
جسنے اہل ردہ سے قتال کیا اور راہ خدا مین جہاد کیا کہا ابن شہاب نے
کہ ابوسفیان داخل آیہ عسی اللہ الآیہ ہے (یعنی قریب ہے کہ خدا درمیان
تم لوگون کے اور اون لوگونکے جنہون نے تم سے عداوت کی مودت قرار دی)
اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ اول جسنے اقامت دین خدا کے لیئے
اہل ردہ سے قتال کیا وہ ابوسفیان ہے اور اوسیکی شان مین یہ آیہ
عسی اللہ نازل ہوا اور تفسیر درمنثور سیوطی مین بھی یہ روایت
بذیل تفسیر آیہ عسی اللہ ان یجعل بینکم مرقوم ہے پس تعجب ہے
اہلسنت کی سرپرستی سے کہ اپنے ابوالخلفا ابوسفیان کو جو حسب آنکے
خلفاے ثلثہ سے افضل واعلی تھے اور خلیفہ اول اونکو شیخ قریش وسیدہم
فرماتے تھے جو بغض رسول موجب غضب اصحاب کبار حضرت تھا جیساکہ
صحیح مسلم مین ہے عن عائذ بن عمرو ان ابا سفیان اتی علی سلمان و
صہیب وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف اللہ من عنق
عدو اللہ ماخذہا فقال ابوبکر تقولون ہذا الشیخ قریش وسیدہم
واتی النبی فقال یا ابابکر لعلک اغضبتہم لئن کنت اغضبتہم لقد
اغضبت ربک فاتاہم ابوبکر فقال یا اخوتاہ اغضبتکم فقالوا
لا یغفر اللہ لک یا اخی انتہی یعنی ابوسفیان کا گذر ہوا روبروے
سلمان فارسی وصہیب بلال کے پس ان لوگون نے کہا کہ یہ دشمن خدا

ف ابوسفیان کا مصداق آیہ ہونا بتصریح اہلسنت

صحیح مسلم

ف خلیفہ اول کا حمایت ابوسفیان کرنا اور شیخ وسید قریش کہنا

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابھی تک سیف خدا سے بچا رہا پس ابوبکر نے اون صحابہ سے کہا کہ تم
لوگ ربابزہ سید و سردار و شیخ قریش ایسے بات کہتے ہو بعد اسکے خدمت
رسول مین حاضر ہوے حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر شاید تھنے اون
صحابہ کو غضبناک کیا اگر اونکو غضب مین لایا تو تونے خدا کو غضبناک
کیا پس اونکے پاس ابوبکر آئے اور کہا کہ اے برادران شاید تمکو
ہم غضب مین لائے پس اون لوگون نے کہا نہ بخشے خدا تجھے اے
برادر پس ایسے بزرگ کو با وصف ایسے کارنمایان اور امر عظیم الشان
کے کہ پہلے پہل مرتدین سے راہ خدا مین جہاد کیا اور اقامت دین خدا
لیئے اپنی جان کی مطلقاً پروا نکی اور بنفس نفیس اونسے لڑنے پر امادہ و
مستعد ہو گئے اور آیہ عسی اللہ ان یجعل بینکم اونکے بارے مین نازل ہوا
اہلسنت مصداق اس آیہ کریمہ کا نہین بناتے اور خلیفہ اول کو جو بعد
ابوسفیان بلکہ بتقلید اونکے صرف منع زکوۃ کے سبب دوسرون کے
بھروسہ پر آمادہ قتال ہوے مصداق اس آیہ کریمہ کا بناتے ہین حالانکہ
درمیان ابوسفیان و ابوبکر فرق نمایان ہے اور بنابر مذاق اہلسنت انطباق
اس آیہ کا اسکے ساتھ نہایت چسپان ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے جو تمسے مرتد ہو
پس قریب ہے کہ خدا لاتے اوس قوم کو جسے خدا دوست رکھتا ہے اور
وہ خدا کو دوست رکھتا ہے پس مقتضائے فسوف یاتی اللہ بتحقیق اہلسنت
یہ ہے کہ وہ قوم اوسوقت موجود نہو اور ابوبکر باعتبار حال و زمان و مکان
وہین موجود تھے بخلاف ابوسفیان کہ وہ وہان موجود نہ تھے پس باعتبار
ابوبکر وہ زیادہ تر مصداق فسوف یاتی اللہ بنی اور نیز ابوبکر کے متابعین
بہ نیت چڑھکر لڑنے کو گئے تھے پس وہ مصداق یاتی اللہ یعنی لاویگا خدا

بوجوہ انطباق آیہ بر
ابوسفیان حسب ارادہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کیونکہ ہونگے بخلاف ابوسفیان کہ وہ یمن سے اتی تھی فوج الحجاز سے ملاقات
ہوئی لڑنے لگے تو البتہ وہ مصداق یاتی اللہ ہوسکتے ہین کذلک باعتبار
ایمان و اسلام ابوبکر کو سابق الاسلام کہتے ہین بخلاف ابوسفیان کے کہ
اسلام اوسکا فتح مکہ مین بیان کیا گیا ہے فسوف یاتی اللہ بجنبی حیان
ہوگا بحسب ما قررنا اسیطرح اذلۃ علی المومنین واعزۃ علی الکافرین
اسیطرح یجاھدون فی سبیل اللہ کہ بتصریح ابوہریرہ و ابن شہاب
خود ابوسفیان نے واسطے اقامت دین خدا کے جہاد کیا بخلاف ابوبکر کے
کہ خود جہاد مرتدین سے نہ کیا نہ اوس خروج مین شریک ہوئے
نہ اوس سرزمین پر تشریف لیگئے اور اگر مجازاً کہا بھی جاوے کہ خالد کا
لڑنا بحکم ابوبکر تھا اونکی بنی الاھر المدینۃ ابوبکر پر جہاد کرنا صادق آسکتا ہے
مین بتصریح اہلسنت باوصف امکان معنی حقیقی معنی مجازی مراد نہین لیے سکتے
اور کردتا دیل نہین جا سکتے الا بضرورت معذلک یہ جہاد اقامت دین
خدا کیلیے نہ تھا بلکہ بطمع زکوۃ تھا جیسے بیان ہو چکے فاین المساوات
اور اگر بوجہ صحابیت ابوبکر زیادہ مستحق قرار پاتے ہین تو ابوسفیان بھی صحابی
تھے اور حسب نسب مین ابوبکر سے افضل تھے کہ خود خلیفہ اول نے
اونکو سید و سردار قریش کہا اور ابوسفیان نے ابوبکر کو اذل بطن کے
ساتھ تعبیر کیا کما فی تکمیل الایمان للشیخ عبدالحق الدہلوی اور اگر
خسر رسول ہونا موجب شرف و استحقاق ہے تو ابوسفیان بھی مثل
ابوبکر رسول خدا کے خسر تھے اور باعتبار قرابت بہ نسبت ابوبکر اقرب
تھے اور اگر خلافت بکری موجب استحقاق دخول تحت آیہ ومن یرتد
ہو تو ابوسفیان بھی اکثر خلفاے اہلسنت کے باپ تھے بالجملہ ہر طرح حسب

Presented by: Rana Jabir Abbas

قواعد اہلسنت باعتبار تطبیق وواقعات ابوسفیان زیادہ تر مستحق ہین
کہ مصداق اس آیہ کریمہ کے قرار دیئے جائین اور اگر ابوسفیان سے
درگذر کرین تو خالد بن ولید سیف اللہ اہلسنت جنکو خلیفہ دوم صاحب
زانی فرماتے تھے زیادہ تر مستحق ہین کہ مصداق اس آیہ کی ہون کیونکہ اونکے
بدولت یہ مہم سر ہوئی اور خلیفہ اول اہلسنت کے نزدیک قائم تدین
کہلانے لگے گو آنحضرتؐ اسے خالد سے تبرا بھی فرماتے ہون جیسا کہ
تحفہ اثنا عشریہ اور ازالۃ الخفا مین ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اللھم انی صفحہ ۵۲۵
ابرء الیک مما صنع خالد اور خلیفہ دومؓ زانی وواجب القتل والرجم
سمجھے قرار دین مگر مقتضاے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یہی
ہے کہ خالد بن ولید ہی کو مصداق اس آیہ کریمہ کا قرار دین لیکن کافر نعمتی
اہلسنت قابل ملاحظہ ہے کہ خالد بن ولید سیف اللہ بکری کو اولاً کسی طرح
مصداق اس آیہ کا نہین بناتے بلکہ سب کا حق لیلا بنا کر ابوبکر ہی کو
دیتے ہین اور اگر کسی کو اہلسنت سے کچھ پاس نمک ہوا بھی تو بطفیل
خلیفہ اول بشمول دیگر اصحاب نہ بالذات و بالاصالۃ فاعتبروا یا اولی
الابصار اور اگر حضرات اہلسنت ان مجاہدین فی سبیل اللہ قاتلین
مرتدین کو جو باعتبار معنے حقیقی بنا بر اصول اہلسنت مصداق یجاہدون
فی سبیل اللہ ہو سکتے ہین مصداق اس آیہ کا نہ بنائین بلکہ بنا بر معنے
مجازی امر و حاکم بقتال کو مصداق اوسکا قرار دین تو بھی خلیفہ اول نہین
مصداق ہو سکتے بلکہ جناب امیر علیہ السلام مورد اس آیہ کریمہ کے ہونگے
کیونکہ خود حضرات اہلسنت اسکے بھی ناقل ہین کہ جناب امیرؑ نے ابوبکر کو
حکم کیا کہ مرتدین سے قتال کرو چنانچہ کنز العمال مین ہے فی باب الزکوۃ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان ابابکر الصدیق استشار علیا فی اهل الردة فقال ان الله جمع
الصلوة والزکوة ولا اری ان یفرق فعند ذلک قال ابوبکر لو
منعونی عقالا لقاتلتهم علیه کما قاتل رسول الله یعنی ابوبکر نے
جناب امیرؑ سے دربارہ اہل ردہ مشورہ کیا پس جناب امیرؑ نے فرمایا
کہ خدا نے نماز و زکوة کو ساتھ جمع کیا ہے ان دونون مین تفریق
نہین ہوسکتی اوسوقت ابوبکر نے کہا کہ واللہ اگر رسیمان بھی وہ لوگ
نہ دینگے تو ہم ضرور اونسے مقاتلہ کرینگے جیسا کہ حضرت رسول نے
مقاتلہ کیا پس ہرگاہ مدار اس آیہ کے مصداق ہونیکا محض حکم وامر
پر قرار پایا تو جناب امیرؑ بالاولی مصداق اس آیہ کریمہ کی ہوئی حالانکہ
خود اہلسنت کے یہان بعض روایات سے بھی ثابت ہے کہ جناب امیرؑ
مصداق اس آیہ کریمہ کے ہین جیسا کہ سابقا تفسیر کبیر سے منقول
ہوا وقال قوم انها نزلت فی علیؑ یعنے ایک قوم قایل ہو کہ یہ آیہ
شان مین جناب امیرؑ کے نازل ہوا مین کہتا ہون کہ مویدات اسوجہ کی
بہت سے ہین بلکہ ہر لفظ اس آیہ کریمہ کا بہ ندائے بلند صدا دیتا ہے کہ
یہ آیہ شان مین جناب امیرؑ اور ہمراہیان آنحضرت کے ہے اولاً قول تعالیٰ
یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه یعنی اے ایمان لانیوالو
جو تم سے مرتد ہوگا اپنے دین سے کاشف ہے اسکا کہ مرتدین انھین
صحابہ مخاطبین سے ہون نہ جفاة اعراب وغیرہ جنکا ایمان خود اہلسنت
کے نزدیک پورے طور سے مسلم نہین ہے پس مرتدین حقیقی بوجہ نہ
ایمان لانیکے خارج ہوگئے کیونکہ جب وہ لوگ ایمان ہی نہ لائے تھے
تو یا ایها الذین امنوا کا خطاب اونسے کیونکر ہوگا اور نیز وہ مرتد کیونکر

خاتمہ عنوان جناب امیر علیہ السلام کا مصداق آیہ فسوف یاتی ہونا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہوسکتے ہین کیونکہ وہ کافر تھے نہ مرتد باقی رہے مانعین زکوۃ پس اونکا
بھی مرتد ہونا اور بقا بر اسلام سابقا مذکور ہوا پس وہ لوگ بھی مصداق
اس آیہ کے نہوے اب باقی رہے وہی صحابہ جو مصداق یا ایہا الذین
امنوا بظاہر ہوسکتے ہین کہ خدا اونکو فرماتا ہے جو تملوگون سے مرتد
ہو جیسا کہ مقتضاے لفظ منکم ہے چنانچہ خود حضرات اہلسنت اسی
لفظ منکم کے سبب سے آیہ استخلاف مین استدلال کرتے ہین خلافت
ثلثہ پس جو لفظ منکم وہان ہے وہی منکم یہان بھی ہے پس ضرور
ہوا کہ یہان بھی مخاطبین منکم وہی صحابہ ہون نہ غیر اونکا اور چونکہ
باتفاق فریقین ارتداد ہر مقام پر اپنے معنے حقیقی پر محمول نہین
ہوسکتا جیسا کہ سابقا کلام مولوی حیدر علی سے مذکور ہوا کہ مراد
ارتداد سے ارتداد عن الدین نہین ہے بلکہ تغیر و تبدیل و تقصیر
بعض حقوق پس وہی معنی یہان بھی مراد ہے کہ جنہوں نے تقصیر کی
حقوق اہلبیت نبوی مین اوکی طرف یہ اشارہ ہو مصداق حدیث حوض
اور اس آیہ کریمہ کے وہی صحابہ اہلسنت مقصرین فی حق اہلبیت ہوے
کہ خدا و رسول نے اونکو مرتد فرمایا اب یہان شاہصاحب فرماتے ہین و
صہ ۲۹۱ تحفہ اثنا عشریہ
اگر امامیہ اینہا را بنا بر انکار امامت مرتد نامند گوییم در عرف قدیم و جدید مرتد
منکر دین را گویند و اگر بتاویل باطل چیزی را از عقاید اسلام منکر شود آنرا
مرتد نامیدن در عرف جاری نیست و حمل معانی قرآن بالاجماع بر معانی
عرفیہ لغت است نہ بر معانی اصطلاحیہ قوم دون قوم و معہذا لفظ
عن دینکم صریح است در آنکہ انکار ایشان تمام دین و اصل آنرا باشد
نہ یک مسئلہ را از مسائل آن و مانعین زکوۃ را کہ در عہد خلیفہ اول مرتد

Presented by: Rana Jabir Abbas

نامیدند بجہت آنست کہ آنہا منکر وجوب زکوۃ بودند وہر کہ منکر ضروریات
دین شود اصل دین را انکار کرد و امامت باقرار علماے شیعہ از
ضروریات دین نیست کہ بانکار او کفر و ارتداد حاصل آید انتہی
فقیر کہتا ہے کہ جن لوگون نے اس سالہ عجالہ کو دیکہا ہے وہ خود
ابطال اس کلام کا کر سکتے ہیں مگر بطور تنبیہ فقیر بہی اجمالاً گذارش
کرتا ہے کہ یہ کلام بچند وجہ باطل ہے اما اولاً ایں انحصار ارتداد
منکر اصل دین میں باطل ہے جیسا کہ سابقاً قول مولوی حیدر علی
مذکور ہوا ہے حیث رجوع از اصل دین یکے از افراد تغیر و تبدیل باشد
لاکن چون در حدیث موجود است بشفاعت ازان دار و گیر نجات
نخواہند یافت مگر قلیلے ارتداد را بر بعضے از شقوق و تاخیر از بعض
حقوق فرود آوردند انتہی جس سے صاف معلوم ہوا کہ علما نے
ارتداد کو تبدیل و تاخیر پر بہی محمول کیا ہے پس جو وجوہ وہان باعث
اسکے ہوے وہی یہان بہی موجود ہیں علاوہ اوس سے کیونکہ یا ایہا
الذین امنو امن یرتد منکم کا صاف مقتضا یہی ہے کہ صحابہ
موجودین حاضرین مخاطبین سے کچہہ لوگ مرتد ہون اور وہ بغیر اسکے
نہین بن سکتا کہ یہی لوگ مراد ہون کیونکہ اگر ارتداد سے ارتداد عن الدین
مراد لیا جاے تو صحابہ مخاطبین منکم سے بتصریح اہلسنت کوئی مرتد ہوا
جیسا کہ خود فاضل کرمانی فرماتے ہین ولم یرتد واحد من اصحابہ
علیہ الصلوۃ والسلام یعنے کوئی مرتد نہوا اصحاب آنحضرت سے پس
اس صورت مین من یرتد منکم لغو ہوتا ہے بخلاف اسکے کہ جب ارتداد
کے معنی تبدیل و تاخیر مراد ہون تو من یرتد منکم درست ہوتا ہے کیونکہ

نہی الکلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باتفاق فریقین کچھ لوگ صحابہ سے مصدر تبدیل و تاخیر ہوئی پس اونکو من یرتد منکم
کہنا صحیح ہوگا ثانیاً یہ کہنا کہ حمل الفاظ قران معانی لغویہ پر ہے نہ اصطلاحیہ
پر اگر درست ہو تو پھر آیہ استخلاف سے استدلال اہلسنت صحت خلافت
خلفا پر باطل ہوتا ہے کیونکہ یہ معنے خلیفہ بالاتفاق حادث اور اصطلاحی
ہین نہ لغوی پس ہرگاہ حمل الفاظ قران معانی اصطلاحیہ پر باطل ہے
تو وہ استدلال اور تمامی استدلالات انکے آیات قرانی سے باطل
ہونگے ثالثاً یہ کہنا لفظ عن دینکم صریح است در آنکہ انکار ایشان تمام
واصل از آباشد لغو ہے کیونکہ اسصورت مین مرتدین حقیقی و مانعین
زکوہ دونون اس آیہ سے نکل جاتے ہین جیساکہ بذریعہ لفظ منکم خارج
ہین اسلیے سابقاً مذکور ہوا مرتدین حقیقی اسلام ہی نہ لائے تھے پس
اونپر اطلاق مرتدین کا کیونکر ہوگا اور مانعین زکوہ کو کسی نے آجتک نہ کہا
کہ وہ منکر تمام دین واصل اسلام تھے علاوہ برآن سیکڑون احادیث
مین ادنی امور کے ساتھ لا دین لہ کا اطلاق ہوا ہے چنانچہ لا دین لمن
لا حیاء لہ یا من ارضی سلطانا بما یسخط ربہ خرج عن دین اللہ
حالانکہ وہ اصل دین کے منکر نہین ہین معذلک محاربین نفس خیر المرسلین
کے بارے مین خود آنحضرت نے فرمایا ہے جیساکہ شاہ ولی اللہ پدر
ازالۃ الخفا صـ ۱۳۲ مقصد اول — شاہ عبد العزیز صاحب ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین اخرج الحفاظ
ذکر الخوارج من حدیث جماعۃ عظیمۃ من الصحابۃ وھذا حدیث
متواتر بالمعنی اخرج ابن ماجہ من حدیث زر عن عبد اللہ بن
مسعود قال قال رسول اللہ یخرج فی اخر الزمان قوم احداث
الاسنان سفھاء الاحلام یقولون من خیر قول الناس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يقرؤن القرآن لايجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما
يمرق السهم من الرمية فمن لقيهم فليقتلهم فان قتلهم اجر عند
الله لمن قتلهم یعنے حفاظ نے ایک جماعت صحابہ سے ذکر خوارج کو
اخراج کیا ہے اور یہ حدیث متواتر معنوی ہے کہ فرمایا حضرت نے
ایک قوم آخر زمانہ مین ظاہر ہوگی کہ کم سن ہونگے اور بیوقوف بہترین قول
کہین گے اور قرآن پڑھینگے مگر قرآن اونکے حلق سے نیچے نہ اوتریگا
وہ لوگ اسلام سے نکلجائینگے جسطرح تیر کمان سے پس جو پاوے
اونکو قتل کرے کہ خدا کے نزدیک مستحق اجر ہوگا اسیطرح تین روایت بلفظ
یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیۃ روایت کیا ہے جس سے
صاف معلوم ہوا کہ وہ لوگ دین سے خارج ہونگے حالانکہ اہلسنت کے
نزدیک وہ بھی مسلمان ہین پس جسطرح خدا نے اس آیہ مین عن
دینکم فرمایا اوسیطرح رسول نے اونکو یمرقون من الدین فرمایا
جس سے صاف ظاہر ہوا کہ وہ لوگ خارج از دین ہین پھر اونکی
مصداق ومن یرتد منکم عن دینہ ہونے مین کیا عذر رہا اور اسیطرح
مرجئیہ وقدریہ کو جو پیشوایان اہلسنت سے تھے رسول نے فرمایا
لیس لهما فی الاسلام نصیب از انجاکہ یہ محاربین جناب امیر
یعنی مارقین قاسطین وناکثین کے ساتھ متحد الحکم ہین جیسا کہ اس
حدیث سے ظاہر ہے عن علی کرم اللہ وجہہ قال عهد الی رسول
اللہ ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین الخ کما فی توضیح
الدلائل یعنی فرمایا جناب امیر نے کہ عہد لیا مجھسے رسول نے کہ مین
جہاد کرون ساتھ ناکثین وقاسطین ومارقین کے ازینجاست کہ خود

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نے فرمایا وقد امرنی اللہ بقتل اہل البغی والنکث والفساد فی الارض فاما الناکثون فقد قاتلت واما القاسطون فقد جاہدت واما المارقون فقد دوخت الخ اور خود پروردگار عالم فرماتا ہے واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا پس ان جماعات بین خیر المرسلین کے خارج از دین ہونے مین کیا عذر ہوگا اور روایات متعددہ متواترہ سے حربک حربی یا علی ثابت ہے اور حدیث من لم یقل علی خیر البشر فقد کفر سے جملہ مخالفین علوی کا کفر ثابت ہے پھر اون لوگون کے ومن یرتد منکم عن دینہ کی مصداق ہونے مین کون عذر باقی ہے رہ گیا یہ کہنا و مانعین زکوۃ را الخ پس بطلان اوسکا تقاریر سابقہ سے مثل آفتاب تابان ظاہر ہے کہ بالاتفاق تمامی صحابہ نے اونکو مسلمان با ایمان کہا اور کسی نے راے ابوبکر کی موافقت نہ کی اور سب طالب قصاص ہوے اور وہ لوگ منکر زکوۃ نہ تھے چنانچہ صاحب مفاتیح سے مولوی حیدر علی نے نقل کیا کہ وہ لوگ ابوبکر سے باغی تھے نہ منکر زکوۃ اور وہ بھی انکار بتاویل و استدلال بآیۂ قرانی تہا کما مر اور کیونکر شاہ صاحب ایسا دعوے کرسکتے ہین والا جمل صحابہ خصوصاً خلیفہ دوم لازم آتا ہے کہ اونکو یہ معلوم ہوا کہ منکر ضروری دین کافر ہے جو قتال مین اونکے تامل کیا کما مر باقی رہا انکار امامت کا ضروریات دین سے ہونا کہ بوجہ اوسکے انکار کرنے کے کافر یا مرتد کہلاے پس اسکو اس بحث سے کوئی تعلق نہین ہے کیونکہ گفتگو اون لوگون مین ہے جنسے جناب امیر نے مقاتلہ و محاربہ فرمایا نہ عموماً مخالفین مین اور ہرگاہ خود رسول خدا نے اون منکرین کو کافر فرمایا ہے تو اونکے کفر و ارتداد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں شبہہ کیا رہا اگرچہ باعتبار مصالح دینوی حکم اوپر کفر حقیقی و نجات
ظاہری کا نہ جاری کیا جاوے پس صاف ظاہر ہوا کہ مراد من یرتد
منکم عن دینہ سے محاربین و مقاتلین و مخالفین جناب امیر المومنین
علیہ السلام ہیں کظہور النور علی قلل الطور اور اگر ان تصریحات
و توضیحات پر قناعت نہو تو اب بنص صریح جناب فخر موجودات سرور کائنات
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان شیخین کا غیر مجاہد فی سبیل اللہ اور غیر مقاتل
علی الدین ہونا بلکہ اونکے قلوب کا غیر ممتحن ہونا ثابت کرتا ہوں ازالۃ الخفا
میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں وہم درین سفر بامرتضی معاملہ منتظر الخلافۃ
بجا آورد و قد اخرج النسائی والحاکم واللفظ للنسائی عن علی قال جاء النبی
اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک و حلفاءک وان من عبیدنا
قد اتوک لیس لہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا من
ضیاعنا و اموالنا فاردہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا
انہم جیرانک و حلفاءک فتغیر وجہ النبی ثم قال لعمر ما تقول قال
صدقوا انہم جیرانک و حلفاءک فتغیر وجہ النبی ثم قال یا
معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ
للایمان ولیضربنکم علی الدین او یضرب بعضکم قال ابو بکر انا ھو
یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ھو یا رسول اللہ قال لا ولکن
ذلک الذی یخصف النعل وقد کان اعطی علیا نعلہ یخصفہا
انتہی یعنے امام نسائی اور حاکم نے جناب امیرؑ سے روایت کی کہ کچھ
لوگ قریش سے خدمت رسول میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت
ہم آپکے ہمسایہ اور حلفا سے ہیں کچھ لوگ ہمارے غلاموں سے

ازالۃ الخفا مقصد دوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بخوف کار و بار زراعت بھاگ کر آپ کی خدمت مین آئے ہین حالانکہ
نہ اونکو چندان امور دین سے رغبت ہے نہ فقہ کے طالب فقط
جان بچاکر آپ پاس آئے ہین او نہین آپ ہملوگ کو پھیر دین پس
حضرت نے ابوبکر سے فرمایا کہ کیا کہتے ہو ابوبکر نے کہا کہ یہ لوگ سچ
کہتے ہین کہ آپ کے حلفا اور جیران سے ہین پس رنگ چہرۂ مبارک
متغیر ہوا اور عمر کیطرف متوجہ ہوے کہ تمہاری کیا راے ہے عمر نے
اپنے صدیق کی تصدیق کیے اور کہا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین کہ آپ کے
حلفا اور جیران سے ہین پس رنگ چہرہ مبارک متغیر ہوا اور فرمایا
کہ اے گروہ قریش قسم بخدا پروردگار عالم اوس شخص کو تم پر بھیجے گا
جسکے قلب کا دربارہ ایمان امتحان کیا ہے اور وہ شخص تم لوگون کو
راہ خدا مین قتل کریگا ابوبکر نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شخص ہم ہین
حضرت نے فرمایا نہین تب عمر نے کہا یا رسول اللہ ہم ہین حضرت نے
فرمایا نہین یہ شخص وہ ہے جو ہماری نعل کی مرمت کر رہا ہے اور قبل
اسکے حضرت نے جناب امیرؑ کو نعلین مبارک واسطے مرمت کے
عطا فرمائے تھے اور حضرت مرمت کر رہے تھے انتہی پس الحمد للہ
ثم الحمد للہ کہ اس روایت سے حضرت شیخین کا غیر مجاہد فی سبیل اللہ اور غیر مقاتل
علی الدین ہونا بنص رسول ثابت ہوا اور قلوب کا اونکے ایمان کے لیئے غیر ممتحن
ہونا ظاہر ہوا کہ بجز کافر کوئی اسکا منکر نہین ہوسکتا پس نہ معلوم کہ وہ لوگ
کیونکر مصداق اس آیۂ کریمہ کے ہوسکتے ہین اور اسی روایت سے شیخین کا
حامی کفار اشرار ہونا اور موجب غضب سرور مختار ہونا بھی بخوبی واضح
ہوا بلکہ خلیفۂ دوم کا بالخصوص حمایت کفار و تصدیق صدیق یار غار پر

نص رسول سے ثابت ہوا
شیخین غیر مقاتل
علی الدین و غیر
ممتحن القلوب ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولدادہ ہونا نمایاں ہوا کہ باوصف ملاحظہ غضب وتغیر روے رسول
تصدیق کفار وصدیق سے باز نہ آئے اور با اینہمہ اسکے متمنی ہوے کہ
اون اوصاف کے ساتھ متصف ہوں جن اوصاف کو حضرت نے بعد
غضبناکی کے نتیجے فرمایا بہرکیف اب اس جملہ واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلاً
کو ساتھ اوس جملہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ کے ملاکر اہل
انصاف نتیجہ نکال لیں کہ مصداق اس آیہ کریمہ کا کون شخص ہے جس سے
آنحضرت یہ اوصاف نفی فرماتے ہیں یا وہ شخص جسکے لیے حضرت ان
اوصاف کا اثبات فرماتے ہیں ثانیاً قولہ تعالی فسوف یاتی اللہ بقوم
اپنی پس لاویگا خدا اوس قوم کو جسے خدا دوست رکھتا ہے اور وہ
خدا کو دوست رکھتا ہے پس یہ وہ جملہ ہے جس سے ساری ترکیبیں اہلسنت
کی ہوا ہو جاتی ہیں اور مطلوب اہل حق مثل آفتاب تابان ونمایان
ہوتا ہے کیونکہ جیسا صدر آیہ من یرتد منکم عن دینہ سے ارتداد اون
صحابہ کا جنھوں نے نفس رسول سے قتال کیا اور انکار امامت کیا معلوم
ہوا ویسا ہی اس جملے سے تعیین جناب سید الاوصیا ان صفات ظاہر ہوا
کیونکہ باتفاق فریقین باخبار متواترہ جناب سید کا متصف ہونا ان اوصاف
کے ساتھ منصوص رسول ظاہر ہے چنانچہ خود شاہ ولی اللہ صاحب سا
متعصب اس روایت کا ناقل ہے کما فی ازالۃ الخفا از انجملہ آنکہ در غزوہ
خیبر در فتح حصنی از حصون ورنگ واقع شد رایت بدست حضرت مرتضی
داوند و بآنجانب روان ساختند فتح آن حصن بر دست او متحقق گشت
قال محمد بن اسحق حدثنی بریدہ بن سفیان عن ابیہ عن سلمہ بن
الاکوع قال بعث رسول اللہ ص ابا بکر برایتہ الی بعض حصون

ص ۲۵۹ ازالۃ الخفا مقصد دوم

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خيبر فقاتل ورجع ولم يكن فتح وقد جهد ثم بعث من الغد عمر
فقاتل ثم رجع ولم يكن فتح وقد جهد فقال رسول الله ص لاعطين
الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله كرار
غير فرار لا يرجع حتى يفتح الله على يديه قال يقول سلمة فدعا
عليا وهو ارمد العينين فتفل في عينيه ثم قال هذه الراية فامض
بها حتى يفتح الله عليك قال يقول سلمة فخرج بها يهرول هرولة
وانا خلفه نتبع اثره حتى ركز رايته في رضم من حجارة تحت الحصن
فاطلع اليه اليهود من راس الحصن قالوا من انت قال انا علي
بن ابيطالب قال تقول اليهود علوتم وما انزل على موسى او كما
قال فما رجع حتى فتح الله على يديه قال ابن اسحق حدثني عبد الله
بن حسن عن بعض اهله عن ابي رافع مولى رسول الله قال خرجنا
مع علي بن ابيطالب حين بعثه رسول الله ص برايته فلما دنا الحصن
خرج اليه اهله فقاتلهم فضربه رجل من يهود فطرح ترسه
من يده فتناول علي بابا كان عند الحصن فترس به عن نفسه
فلم يزل في يده وهو يقاتل حتى فتح الله على يديه ثم القاه من
يده حين فرغ فلقد رايتني في نفر سبعة انا ثامنهم نجهد على ان نقلب
ذلك الباب فما نقدر اخرج البخاري عن سلمة بن الاكوع قال كان
علي بن ابيطالب تخلف عن النبي في خيبر فكان رمدا فقال انا اتخلف
عن النبي ص فلحق به فلما بتنا الليلة التي فتحت قال لاعطين الراية
غدا او لياخذن الراية غدا رجل يحبه الله ورسوله يفتح الله
عليه فنحن نرجوها فقيل هذا علي فاعطاه ففتح عليه انتهى

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محصل ان روایات کا یہ ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے ابوبکر کو علم لیکر جنگ خیبر مین روانہ کیا بلا فتح کئی واپس آئے دوسرے
روز عمر کو روانہ کیا وہ بھی بہت مشقت اوٹھا کر بھاگ آئے پس فرمایا
حضرت نے کل ہم اوس شخص کو علم دینگے جو خدا اور رسول کو دوست
رکھتا ہی اور خدا و رسول اوسکو دوست رکھتے ہین وہ شخص کرار ہو
نہ فرار نہ پلٹیگا جبتک اس جنگ کو فتح نہ کرے پس طلب کیا حضرت
علی کو حالانکہ آنکھمین حضرت کی جوش کر آئی تھین پس لعاب دہن
لگا دیا اور علم دیکر فرمایا اٹھو اسے اور جاؤ یہانتک کہ خدا تمہارے ہاتھ پر
فتح کرے سلمہ ناقل ہے کہ چلے جناب امیر ہروله کرتے ہوئے یعنی دوڑتے
ہوئے اور ہم پیچھے چلے جاتے تھے یہانتک کہ جناب امیر نے متصل
قلعہ پہونچکر نشان فتح توامان کو اوس سنگ سخت پر نصب کردیا ایک
یہودی نے بالاے قلعہ سے پوچھا تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین ہون
علی بن ابیطالب اوس یہودی نے کہا قسم بحق توریت موسی تملوگ عالی اور
غالب ہوئے پس حضرت نے مراجعت نفرمائی یہانتک کہ اوس قلعہ کو
فتح کیا اور ابی رافع مولے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے
ہی کہ جب جناب امیر متصل قلعہ پہونچے اور قتل شروع ہوا تو ایک
یہودی نے ضربت لگائی جس سے سپر چھوٹ پڑی پس جناب امیر
نے در قلعہ خیبر کو دست مبارک مین لیکر بجاے سپر قرار دیا اور اوسی
سپر کے ساتھ لڑتے رہے یہانتک کہ قلعہ فتح ہوا بعد اوسکے حضرت نے
اوس در کو پھینکدیا ہم لوگ سات آدمی ملکر چاہتے تھے کہ اوسکو حرکت
دین مگر باوصف کمال کوشش اوسکو جنبش تک نہوئی اور بجاری نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ کو آشوب چشم ہوا تھا اسوجہ سے ساتھ حضرت
رسالت پناہ کے نہ گئے بعد اوسکے کہا کہ ہم رسول سے جدا رہیں پس
ملحق ہوئے ساتھ حضرت کے جب صبحکو قلعہ فتح ہوا اوس شب کو حضرت
رسول نے فرمایا کل ہم علم اوسکو دینگے جسے خدا اور رسول دوست
رکھتے ہیں پس ہم سب متمنی تھے مگر حضرت نے جناب امیرؑ کو عطا فرمایا
اب کہاں ہیں ارباب انصاف و تارکین جدل و اعتساف جنکو پروردگار
عالم نے چشم بینا گوش شنوا کرامت فرمایا ہے وہ آئیں اور اہلسنت
کی بے انصافی و دشمنی عقل و دین کو ملاحظہ کریں اور انکی مخالفت
خدا اور رسول کی دیکھیں کہ جنکو خدا اور رسول مرتد فرمائے اونکو یہ لوگ
خلیفہ اور بشر بالجنة کہتے ہیں اور جنسے رسول اکرم ناراض و غضبناک
ہوں اور بتکرار اونکے قلوب کو غیر ممتحن اور اونکو غیر مقاتل علی الدین
فرمائے اونہیں کو یہ لوگ بالخصوص مقاتل علی الدین قاتل
مرتدین مصداق آیہ کریمہ من یرتد منکم عن دینہ بتائیں اور جس سے
آنحضرت تبرا فرماتے تھے اوسکو بھی بذریعہ صحابیت ابوبکر مصداق
آیۂ مذکورہ قرار دیتے ہیں اور جنکو آنحضرت بنص جلی یحب اللہ و رسولہ
و یحبہ اللہ و رسولہ سے نکالیں اونہیں کو یہ لوگ مصداق
یحبون اللہ و یحبہم بتاتے ہیں اور جسکو خدا اور رسول مقاتل علی
الدین اور قاتل قاسطین ناکثین مارقین عن الدین فرمائے اور بتخصیص
رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ فرمائے اوسکو اس
آیہ سے نکالتے ہیں اس ناانصافی و مخالفت خدا اور رسول کا علاج بجز
احکم الحاکمین کس سے ممکن ہے بہرکیف الحمد للہ کہ جیسا روایات سابقہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے شیخین کا بالخصوص بنص سول لیظہرہ علی الدین سے خارج
ہونا اور جناب امیر کا متصف ہونا ثابت ہوا ویسا ہی اس حدیث
خیبری سے شیخین کا فرار ہونا اور محبت اللہ و رسول سے خارج ہونا
اور جناب امیر کا کرار اور متصف بالمحبت اللہ و رسول سے ثابت
ہوا جسکے بعد پھر کسی کو کوئی جائے تامل باقی نہ رہیگا اور کیونکر اہلسنت
ابوبکر کو یحبہم و یحبونہ کا مصداق بنا سکتے ہیں کیونکہ خود جناب پارتی
کو یہ امر معلوم تھا معاذ اللہ کہ ابوبکر عداوت رافضی سے حق کو ثابت
استفسار آتی جیسا کہ ازالۃ الخفا میں ہے یہ بھی عداوت سے
ابوبکر اپنے سے نہ معلوم تھے تو عیاذاً باللہ ایسا کہ یہ مصرع
عذر کیونکر ... رابعاً جملہ اذلۃ علی المؤمنین بھی خاص صفت
جناب امیر ہے کہ باتفاق فریقین حضرت وخشوع و تواضع و انکسار
آنحضرت صلعم ہے بخلاف شیخین کہ بڑے صاحب تو یہی فرماتے تھے
واعلموا ان لی شیطاناً یعتریني فاذا اتیتموني غضبت فاجتنبوني
لا اوثر فی اشعارکم و ابشارکم یعنی جان رکھو کہ مجھپر ایک شیطان
مسلط ہوتا ہے جب ہم غصہ میں آیا کریں تو اپنے کو مجھسے بچاؤ جیسا کہ
براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ میں ہے و بدانید کہ مرا شیطانیست کہ
عارض میشود مرا گاہے کہ بہ بینید کہ عصیان کنم از من اجتناب نمائید الخ
پس مصداق اذلۃ علی المؤمنین کیونکر ہونگے اور دربارہ خلیفہ دوم حاجت
استشہاد نہیں کہ ازواج نبی تک اونکو افظ اغلظ کہتی تھیں صحابہ نے
اونکی تولیت سے اسیوجہ سے انکار کیا تھا بلکہ ایسی فظاظت تھی کہ عورتوں کا
اسقاط ہوجاتا تھا کما فی ازالۃ الخفا اما جملہ اعزۃ علی الکافرین بھی

براہین قاطعہ ترجمہ صواعق فصل اول باب اول صواعق محرقہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیخین سے مفقود تہا کیونکہ سختی و غلبہ کفار پر ترجیب حاصل ہو کہ کسی کافر کو قتل کیا ہوا اور وہ بیان بالکل مفقود بلکہ برعکس اسکے ہمیشہ کفار و منافقین کے حمایت کیا کرتے تھے گو اس حمایت سے رسول مقبول کو ایذا ہو غضبناک ہوں رنگ چہرہ مبارک فرط غضب سے متغیر ہو جاوے مگر انکو بعا بلہ حمایت کفار و تصدیق صدیق اسکے کچہہ پروا بہی ہوتی تہی چنانچہ سابقاً صحیح مسلم سے مذکور ہوا کہ بمقابلہ حضرت سلمان فارسی و بلال و صہیب صحابہ رسول خلیفہ اول نے ابو سفیان کی حمایت کیا جسپر رسول نے فرمایا ان اغضبتهم فقد اغضبت ربک یعنی اگر تونے ان لوگوں کو غضبناک کیا تو اپنے خدا کو غضب میں لایا اور ایسی ازالۃ الخفا سے مذکور ہوا کہ کفار قریش کی حمایت اور جانبداری کیا جسپر حضرت غضبناک ہوئے منجھلے صاحب نے تو اور بہی کمال کیا کہ حالانکہ دیکہہ چکے تھے کہ بڑے صاحب کی تقریر سے حضرت کو تغیر ہوا مگر اسپر بہی بمتابعت اول حمایت کفار سے باز نہ آئے اور جناب رسول کو غضبناک کیا ۔ سادساً جملہ یجاهدون فی سبیل اللہ بہی بتوضیح صریح ظاہر کرتا ہے کہ جناب امیر مراد ہیں حتی کہ شیخین سے کسی جہاد میں ایک کافر بہی نہ مارا گیا از ینجاست کہ ابو بکر برائے نام بہی کسی لڑائی میں مرتدین سے شریک نہوئے بخلاف جناب امیر کہ مثل جناب رسالتمآب ہمیشہ جنگ ناکثین وقاسطین و مارقین میں بنفس نفیس شریک جہاد تھے وخود جہاد ہے اور ظاہر ہے کہ بلا وجہ کوئی معنی حقیقی کو چہوڑکر معنے مجازی قبول نہ کریگا اور بلا ضرورت کوئی تاویل نہ جائیگا چنانچہ بکلام مولوی عبد الحی لکہنوی رسالہ سعی مشکور سے سابقاً منقول ہوا ایس ہرگاہ بلا تاویل یجاہدون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا اطلاق صحیح جناب امیرؑ پر بلا معارض ہوتا ہو تو کیوں ناحق کی تاویل
قبول ہو از ینجا است کہ روایات اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے ظاہر
ہوتا ہے کہ مراد اس آیہ کریمہ سے جناب امیرؑ ہیں چنانچہ مولانا طبرسی
تفسیر مجمع البیان میں فرماتے ہیں فی تفسیر ھذہ الآیۃ ھم امیر المومنین
واصحابہ حین قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین وروی
ذلک عن عمار وحذیفہ وابن عباس وھو المروی عن ابی جعفر
وابی عبد اللہ انتہی یعنی مراد اس آیہ سے جناب امیرؑ اور اصحاب آنحضرت
ہیں جب جہاد کیا ناکثین وقاسطین ومارقین سے اور یہی روایت
عمار بن یاسر وحذیفہ وابن عباس اور جناب امام محمد باقرؑ وامام جعفر صادق
علیہم السلام سے منقول ہے اور جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اعلی اللہ
مقامہ نے کتاب شافی میں نقل کیا ہے کہ جناب امیرؑ نے بروز بصرہ یعنی
جنگ جمل فرمایا قسم خدا کی آجتک صاحبان اس آیہ کے قتل نہوئے تھے
پھر اس آیہ کی تلاوت فرمائی اور حضرت عمار وحذیفہ سے بھی مثل اسکے منقول
ہو سکا ایضاً مؤید مطلوب الحق آیہ مابعد یعنی انما ولیکم اللہ ورسولہ ہے جو
باتفاق دربارہ جناب امیرؑ وارد ہے جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا پس تعجب ہے
اہلسنت سے کہ ایسے ایسے آیات صریحہ کو تاویلات قبیحہ اپنے خلیفہ کے
بارہ میں لاتے ہیں اور خدا و رسول سے بھی نہیں شرماتے چہ دلاورست
دزدے کہ بکف چراغ دارد جو لوگ مصداق یا ایھا الذین امنوا من
یرتد منکم عن دینہ ہوں وہ زبردستی کیونکر داخل تحت فسوف
یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ ہو سکتے ہیں وفی ھذا کفایۃ لاھل
الدرایۃ ولولا غرابۃ المقام لاطنبت الکلام فی تفسیر ھذہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الآیۃ ومن اراد التفصیل فلیرجع الی عبقات الانوار قال المجیب اور ان لوگون کو کسی نے اہلسنت وجماعت سے صحابہ نہین کہا ہو اور نہ کوئی انکی عظمت و بزرگی کا معتقد ہے اقول بعون اللہ العلی الاکبر شاہصاحب تحفہ اثنا عشریہ مین فرماتے ہین و ہیچ کس از اہلسنت آنجا عقد اصحابی بمنی گوید و معتقد خوبے و بزرگی آنہا نمیشود الخ جس سے معلوم ہوا کہ صحابیت کو اعتقاد عظمت و بزرگی لازم ہے جیسا کہ مسئلہ اجماعیہ اہلسنت ہے بہرکیف یہ کلام بیہودہ و مرید بوجوہ عدیدہ باطل ہوا اما اولاً پس اسلیئے کہ اگر مراد یہ ہی کہ وہ لوگ یعنے منافقین کو وہ جنکو یہ حضرات بنام مرتدین یاد کرتے ہین کسیطرح صحابی رسول نہ تھے نہ لغۃً نہ اصطلاحاً نہ اونکو جناب رسالتمآب نے صحابی فرمایا نہ اہلسنت نے تو ہرچند بلا کلفت و مشقت مطلب الٹا ثابت ہوا کیونکہ ہرگاہ وہ لوگ کسیطرح اصحاب نہوے تو کسیطرح مصداق حدیث اصحابی بہی نہوے پس بجز افراد کبار صحابہ کوئی شخص مصداق اسکا نہ ٹھہرا وہو المطلوب معہذا یہ کل شقین مخاطب کے باطل ہین اما لغۃً پس قاموس مین ہے صحبہ کسمعہ صحابۃ ویکسر وصحبۃ بالضم عاشرہ الخ یعنی صاحب ماخوذ صحبت سے ہے پس جو جسکے ساتھ رہا اور معاشرت کیا وہ اوسکا صاحب ہے اور تعلیق عجیب مین ہی الاصحاب اللغویۃ بمعنی من صاحب النبی الخ یعنی اصحاب لغوی وہ ہی جو نبی کے ساتھ رہا ہو از نیجاست کہ کلام باری تعالی مین جہان لفظ صاحب وارد ہے وہان ہی معنی لغوی مراد ہے مثل یا صاحبی السجن یا اذ قال لصاحبہ لا تحزن کی کیونکہ خود شاہصاحب نے تحفہ مین فرمایا ہے وحمل معانی قرآن بالاجماع بر معانی عرفیہ لغت است

تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۶۰

تحقیق معنی اصحاب

ص ۳۵۱

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اور ظاہر ہے کہ معنی لغوی شرف صحابیت جیساکہ مالک وغیرہ کو
حاصل تھا ویسا ہی خلفاے ثلثہ وغیرہ کو بھی اور اس معنی سے کوئی
انکار نہیں کر سکتا کہ مرتدین مزعومین کو صحابیت بالمعنی اللغوی حاصل
نہ تھی جیساکہ خود مجیب نے بھی اسکو قبول کیا ہے کہ اصحابیہ کے معنی
لغت میں ساتھی کے ہیں اور چند اشخاص انکے الخ اما اصطلاحاً
پس نزہۃ النظر فی شرح نخبۃ الفکر ابن حجر عسقلانی میں ہے کہ محصل
اوسکا یہ ہے صحابی وہ ہے جو ملاقات کرے رسول اللہ سے درحالیکہ ایمان نظر دہلی
لایا ہو آنحضرت کے ساتھ اور مرے اسلام پر اگرچہ بیچ میں مرتد ہو گیا
ہو الخ اور متاخرین علماے سنیہ فاضل معاصر عبدالحی تعلیق عجیبہ میں
فرماتے ہیں الاصحاب الاصطلاحیۃ وھم الذین صحبوا النبی
مع الایمان وماتوا علیہ الخ یعنی اصحاب اصطلاحی وہ ہیں جو صحبت
نبی میں رہا با ایمان اور با ایمان مرا اور بخاری میں ہے من صحبت النبی
او راٰہ من المسلمین فھو من اصحابہ یعنی جسنے صحبت کیا رسول کے ساتھ
مسلمانونسے پس وہ اصحاب سے آنحضرت کے ہے اور امام نووی شرح
صحیح مسلم میں فرماتے ہیں اما الصحابی فھو کل مسلم راٰی رسول اللہ
ولو لحظۃ ھذا ھو الصحیح فی حدہ وھو مذھب احمد بن حنبل
وابی عبد اللہ البخاری یعنی صحابی وہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول خدا
کو دیکھا ہو گو ایک ہی لحظہ سہی اور یہی تعریف صحیح ہے اور یہی مذہب
امام احمد اور بخاری ہے اور اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں ابن حجر عسقلانی
فرماتے ہیں قال محمد بن حزم الصحابۃ کلھم من اھل الجنۃ قال
اللہ تعالیٰ لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درجۃ الآ وقال تعالیٰ ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک
عنہا مبعدون فثبت ان الجمیع من اھل الجنۃ وانہ لا یدخل
منھم النار لانھم المخاطبون بالآیۃ اور ظاہر ہے کہ اسی معنی
اصطلاحی کے مطابق بھی مالک بن نویرہ صحابی بھی تابع الایمان اور
مرتے دم تک بھی علی الاسلام رہے چنانچہ سابقا قول ابن روزبہان
کانوا اصحابا فی حیات مذکور ہوا جنہوں نے بالیقین ذکر کیا وہ مرتدین
اصحاب حضرت کے حیات آنحضرت میں اور قول خلیفہ دوم فانہ قتل
مسلما فاقتلہ بہ مسطور ہوا کہ خلیفہ دوم نے کہا خالد نے ایک مسلمان
کو قتل کیا پس عوض اوسکے خالد کو قتل کرنا چاہیے پس الحمد وشکر
اس تقریر سے مالک بن نویرہ کا صحابی لغوی و اصطلاحی ہونا ثابت
ہوا بقول رسول و خلیفہ دوم و علماے اہلسنت سے بھی صحابیت
اوسکی معلوم ہے اگر اسپر بھی تسکین خاطر عصبیت مآثر نہو تو اسد الغابۃ
فی معرفۃ الصحابہ مورخ جزری ملاحظہ ہو جو صرف ذکر اصحاب میں ہے
کہ ترجمہ مالک بن نویرہ میں لکھتے ہیں فامر ابوبکر برد السبی و ودی
مالکا من بیت المال فھذا اجمعہ ذکرہ الطبری وغیرہ من
الائمۃ ویدل علی انہ لم یرتد وقد ذکروا فی الصحابۃ ابعد من
ھذا الخ فھذا جمیعہ یدل علی انہ مسلم انتھی یعنی حکم کیا ابوبکر نے
ساتھ رد سبایا کے اور مالک کے دیت بیت المال سے دلوائی ان
کل امور کو طبری و دیگر ائمہ نے ذکر کیا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر
کہ مالک مرتد نہوا اور محدثین نے اون لوگون کو صحابہ میں ذکر کیا ہے
جو بہ نسبت مالک صحابیت سے نہایت بعید تھے پس ان باتون سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم ہوا کہ مالک مسلم تھا انتہی مختصراً پس اس سے صحابیت اور اسلام
مالک کا بخوبی ثابت ہوا کہ محدث جزری ودیگر محدثین و مصنفین پر
طاعن ہین جو مالک بن نویرہ کو اسامی صحابہ مین نہین لکھتے حالانکہ
جسکی صحابیت بمراتب مگر واقعی اس سے ابعد ہے اوسکو درج
زمرہ صحابہ کرتے ہین ثانیاً اگرچہ صاحب نے بتقلید شاہ جی بیان مالک
کی صحابیت سے انکار کیا مگر مولوی حیدر علی منتہی الکلام مین جہان
بکمال دقت نظر برخلاف اپنے اوستاد کے قایل باسلام مالک
خلیفہ دوم ہوے ہین وہان قایل بصحابیت بھی ہوے اور نفس
صحابیت سے کسیطرح انکار نکیا نہ معنے اصطلاحی سے نہ معنی لغوی
سے گو بے بصیرتی اور جفاؤ اعراب کے ساتھہ تعبیر کیا جیسا کہ سابقاً
مذکور ہوا مگر واقعی احوال حضرات اہلسنت عجیب قلمون وملون بالوان
گوناگون ہے کیونکہ بعض حضرات تو مالک عمر کو یکدم مرتد وکافر قرار
دیتے ہین جیسا کہ شاہ صاحب اور ابن روزبہان وغیرہ کے کلام سے منقول
ہوا اور بعض حضرات اونکو مسلمان کامل الایمان بیان کرتے ہین جیسا کہ
خود خلیفہ دوم نے جنکو یہ حضرات ازراہ غلو معصوم بھی کہتے ہین مع دیگر
صحابہ کبار ومہاجرین وانصار کے اوسکو مسلم ومومن کہا اور بحمایت اوسکے
خلیفہ اول سے طالب قصاص ہوے کہ خالد سیف اللہ کو یا قتل کرو یا رجم
کرو یا معزول کرو بیشک کہ خلافتمآب نے بعد حصول خلافت اول کام عزل
خالد قاتل مالک خود کیا بلکہ خود خلیفہ اول بھی اسی کے قائل ہوے کہ
مالک مسلمان ومومن تھا خالد نے بخطاے اجتہادی اوسکو قتل کیا اور
اوسکی زوجہ سے زنا کیا ازینجاست کہ آخر دیت مالک کی بیت المال سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلوائے اور بعض حضرات اہلسنت جوازین سوراندہ وازان سو درماندہ ہین انجواسے مذبذبین بین ذلک لا الی ھولاء ولا الی ھولاء اونہون نے یہ مذہب اختراع کیا کہ خلیفہ دوم کے خوش کرنیکو اون کے مالک کو مسلمان کہا اور خلیفہ اول کے اوس کے قتل کرانے کی تصحیح کے لیے محدث اور خاندسیت ابوبکر کی خوشامد مین اوسکو جفاۃ اعراب غیرکامل الایمان مین ملایا جسمین بقول عینی وقسطلانی خلیفہ ثانی بہی داخل تھے حالانکہ اوسکی بصیرت وعلم وکمال کی اسدرجہ قایل ہین کہ اوسنے منع زکوۃ پر ایسا استدلال کیا کہ خلیفہ وغیرہ سے کچہ جواب اوسکا نہ ہوسکا جیسا کہ کلام امام فخر رازی سے خود مولیصاحب ناقل ہین کمامر اور یہ مذہب مولوی حیدر علی کا ہے کہ اپنے ساتھ گرانی کو بہی شریک کرتے ہین ثانیاً مین کہہ سکتا ہون کہ مالک بن نویرہ محض مسلمان باایمان ہے نہ تہا جو شہادت ابوقتادہ انصاری وعبداللہ بن عمر خلیفہ دوم حضرت عمر وجناب امیر وسعد بن ابی وقاص وطلحہ بن عبداللہ بلکہ بشہادت خود خلیفہ اول ودیگر مہاجرین وانصار جو خالد کو قتل سے مانع تھے ثابت ہی بلکہ جملہ اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ کے ساتھ موصوف تہا جو اوصاف خلفاے ثلثہ کی صفات سے افضل تھے مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی مین ہے قال عمر بن الخطاب لمتمم بن نویرہ ما بلغ من حزنک علی اخیک فقال لقد مکثت سنۃ ما انام بلیل حتی اصبح وما رایت نارا رفعت بلیل الا ظننت ان نفسی ستخرج اذکر بها نار اخی انه کان یامر بالنار فیوقد حتی یصبح مخافۃ ان یبیت ضیفه قریبا منه فمتی رای النار یلوی الی الرحل وهو بالضیف یاتی متعمد الاسرمن القوم لقدم علیهم

تشیید المطاعن صفحہ ۱۰۰۹ جلد اول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

القادم بعد من السفر البعيد فقال عمر كرم ابيه وقال عمر لو ما المتمم
خبرنا عن اخيك قال يا امير المومنين لقد اسرت مرة في حي من
احياء العرب فاقبل اخي فما هو الا ان طلع على الحاضرين فما احد
كان قاعدا الا قام ولا بقيت امرأة الا تطلعت من خلال
البيوت فما نزل عن جمله حتى لقوني في رمتي فحلني هو فقال عمر ان
هذا هو الشرف انتهى یعنی ایکروز عمر نے متمم بن نویرہ برادر مالک سے
پوچھا کہ تیرا غم والم صدمہ مالک مین کس درجہ پر تہا اوسنے کہا ایک سال
تک ہم رات کو نہ سوتے اور جب کہیں بیان دیکہا کہ آگ روشن ہے تو
یہ معلوم ہوتا تہا کہ اب میرے روح مفارقت کرتی ہے کیونکہ ہمکو اپنے
بہائی کی آتش افروزی یاد پڑتی تہی جو شب کو مسافر اور مہمانون کے لیئے
روشن کرتا تہا جب کوئی مہمان اوسکے یہان آتا تہا تو اوسکو ویسے خوشی ہوتی
تہی کہ کسی کا عزیز بعد مفارقت شدید یا بعید سے آوے اور اوسکے اقارب
مسرور ہون عمر نے کہا کیا خوب کریم تہا اوسکے بعد عمر نے متمم سے کہا کہ کچہ اپنے
برادر مالک کا حال بیان کر تو اوسنے کہا ایکدفعہ ہم ایک قبیلہ مین قبایل عرب
سے گرفتار ہوے جب یہ خبر بہائی کو پہونچی تو وہ آیا او سوقت کوئی شخص اوس
قبیلہ کا ایسا نہ تہا کہ اوسکی تعظیم کے لیئے استادہ ہو تمام عورتین اندرون
مکانات سے اوسکے دیکہنے کے لیئے نکل آئین وہ اپنے ناقہ ہی پر سوار تہا
کہ لوگون نے ہمکو رہا کیا بس کہا عمر نے کہ یہی اصل شرف ہے انتہی اور اگر
ان صفات سے قطع نظر کرین تو خود وصف صحابیت کیا کم ہے جو یقینی
بتصریح خود مولوی صاحب حاصل ہے اور اونکے فضایل و مناقب صحابیہ
سے علاوہ عدالت و وجوب جنت و تیقن مغفرت و حصول خلافت یہ ہر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منتہی صـ۱ — کہ برخلاف نص رسول خود مولوی صاحب منتہی الکلام مین فرماتے ہین لہذا
مذہب منصور ہمین است کہ غیر از صحابہ ہر چند مطیع و متقی باشد بدرجہ
ایشان نمی رسد این نکتہ را بایست در خاطر باید داشت کہ بسیار نفیس
است انتہی ازینجا است کہ صحابی اگرچہ مرتکب اکبر کبائر و ملعون من
جانب خدا و رسول و یقیناً باغی و خارجی و قاتل صحابہ کبار رسول خدا ہو
مگر غیر صحابی سے یقیناً حتماً و جزماً افضل ہو بلکہ اوسکے گھوڑے کے قدم
کی خاک بہتر ہے اوس شخص سے جو صحابی رسول نہو اگرچہ وہ خود اہلسنت
کے نزدیک مہدی موعود و خلیفہ راشد یا ملحق بخلفاے راشدین ہو جس
بعد نبوت کوئی درجہ انکے یہان افضل نہین ہی بلکہ اگرچہ وہ خلیفہ راشد
اولاد و احفاد خلیفہ دوم سے ہو جسکے بارہمین فرماتے تھے کہ دنیا کبھی منقضی
نہوگی یہانتک کہ ایک شخص میری اولاد سے پیدا ہو کہ دنیا کو مملو کرے
عدل و داد سے اور اوسکو علماے اہلسنت امام مہدی کہتے ہون اور
برکت عدل سے اوسکی شیر و بکری ایکجا بسر کرتے ہون جیسا کہ عمر بن عبد العزیز
صـ۲۱۳ ازالۃ الغین مقالہ سادس — کے بارے مین مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین لکھتے ہین معہذا لک معاویہ
بوجہ صحابی رسول ہونیکے باوصف ملعون رسول و باغی ہونیکے غبار قدم
صـ۲۱۴ صواعق محرقہ قلم — اسپ اوسکی افضل قرار پائی تمام عمر عمر بن عبد العزیز سے چنانچہ صواعق محرقہ
مین ہی ازین وجہ بود کہ چون از عبد اللہ مبارک کہ بہ جلالت قدر و کثرت علم
او بر اہل عالم مخفی نیست پرسیدند کہ معاویہ افضل است یا عمر بن عبد العزیز
عبد اللہ بن مبارک گفت غباریکہ در بینی اسپ معاویہ رفتہ در خدمت
رسول بہتر است از عمر بن عبد العزیز چندین و چندین بار اشارت کردہ
است باین لفظ کہ فضیلت صحبت رسول ہیچ چیز مقاومت و برابری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بان نبی توانذر دالخ اور خود مولوی صاحب نے بہی ان جملہ مطالب کو تسلیم
کیا ہے پس جائے تعجب ہے کہ باوصف ان فضائل ومناقب صحابہ کے
خود بہی اہلسنت محبت خالد بن ولید زانی مین ایسے والہ و فریفتہ
ہوتے ہین کہ بغرض پردہ دہی اوسکے اپنے عمر کے مالک سے صحابی باایمان
کو مرتد و کافر کہتے ہین حالانکہ مالک حضرت عمر کے شرف وکرم مین بجنسہ
خلیفہ دوم سے کہین افضل تھے خلفاے ثلثہ سے بلکہ علاوہ شرف وکرم کے
چند اوصاف مین ثلثہ سے افضل تھے کیونکہ حسب تحقیقات حضرات
اہلسنت اوسکو لیاقت خلافت خاصہ حاصل تہی سب سے جناب امیر
کو عیاذاً باللہ خارج کرتے ہین اگرچہ معاویہ کو اوسمین شامل کرتے ہین
جیساکہ ناظرین ازالۃ الخفا پر مخفی نہین ہے اور وجہ یہ ہے کہ جناب رسالتمآب
کیطرف سے متولی صدقات تہا چنانچہ خود چہوٹے شاہ صاحب تحفہ مین
فرماتے ہین اتفاقاً سریہ کہ ابوقتادہ انصاری نیز درمیان شان بودہ
مالک بن نویرہ راکہ بامر آنحضرت ریاست بطاح وخدمت اخذ
صدقات آن نواحی بوی تعلق داشت الخ اور مولوی صاحب بہی اسکے
مقر ہین جس سے معلوم ہوا کہ عہد جناب رسالتمآب سے تاوقت قتل
مالک مالک زمام ریاست بطاح واخذ صدقات من جانب رسول
اللہ تہا اور اسی تعہد عہدجات کو بلکہ اس سے اقل مراتب کو بڑے شاہ صاحب
یعنے شاہ ولی اللہ اسباب خلافت خاصہ سے جانتے ہین جو مخصوص
بخلفاے ثلثہ ہوا چنانچہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین واز لوازم خلافت
خاصہ آنست کہ آنحضرت باخلیفہ معاملہ فرماید مرات بسیار ومکرات
بیشمار چنانکہ امیر با منتظر الامارہ میکند قولاً وفعلاً الخ اور یہ امر بالیقین

(حاشیہ: ... تحفہ اثنا عشریہ ص ۵۳۵)

(حاشیہ: ازالۃ الخفا ص ۱۳ مقصد اول)

Presented by: Rana Jabir Abbas

مالک کو حاصل تہا کیونکہ یہ معاملہ عہد رسول سے تا وقت قتل اوسکو
حاصل تہا اور نیز اوسی کتاب مین ہے سیوم آنکہ در حیات خود آن شخص
را بکار۔ ہائیکہ متعلق بنفس مبارک آنحضرت است من حیث النبوۃ
امر فرمایہ۔ الخ اور اسکا تحقق بہی بیان بدیہی ہے کہ جس امر کے بارے مین
خود نفس نفیس آنحضرت کو من حیث النبوۃ حکم تہا کہ خذ من اموالہم
صدقۃ حتی کہ یہی تخصیص موجب او تمام فاسدہ مانعین زکوۃ ہوئے
اوسکو حضرت نے مالک سے متعلق فرمایا تہا اور ہمیشہ اسی عہدہ پر رہا
سبحان اللہ جناب رسالتمآب کا یہ فرمانا کہ ہم فارس و روم کے
مالک ہونگے دلیل حقیت خلافت خلفا ہو جاوے جیسا کہ حضرت نے
غلبۂ فارس وغیرہ کی خبر دی تہی ویسا ہی تمام روے زمین پر اپنے
تسلط کو فرمایا تہا جس کے بنا پر اسکے کل سلاطین اسلامی کی خلافت
صحیح ہوتی ہے ولا یقول بہ احد اور یہ امر یعنے کسی صدبہ کا رئیس
مقرر کرنا اور منصب اخذ صدقات دینا جسے خود رسول دیچائین اوسکے
لیئے کوئی فضیلت نہو جاوے تعجب ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ اگر تبہ خلیفہ
دوم کا متولی صدقات ہونا اور پہر اوس سے معزول ہونا دلیل خلافت
و فضیلت عمری ہو اور مالک کا اس عہدہ پر منصوب ہونا ہمیشہ سے
دلیل فضیلت مالک عمر ہو سراسر حیرت خیز ہے بعد اسکے بڑے شاہ جی
کہتے ہین کہ خلفا جب کسی کو متولی امر مسلمانان کرتے تہے تو تلاش کرتے
تہے کہ آنحضرت این شخص را گاہے متولی امری ساختہ اند از امور
مسلمین اگر می یافتند امضای عزیمت میفرمودند الخ اور یہی مالک
کو ملا تہا کہ عہد آنحضرت سے تا وقت قتل بحکم آنحضرت متولی امر لجاح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ونواح اوسکے کا تہا انتہٰ قال ونیز قیام این شخص باموروین نسبت کردہ
شود بآنحضرت چنانکہ منسوب حیشو وفعل امیر ورشل بنی الامیر المدینۃ
الخ اور یہ امر بہی یقیناً یہان حاصل تہا کہ مالک کا صدقات لینا بیشک
منسوب ہوتا تہا آنحضرت کیطرف والا مخالفت خذ من اموالہم کی
لازم آتی ہے اور بالخصوص یہ امر ایسا تہا کہ بجز رسول یا اوس شخص کے
جسکو حضرت تعین فرمائین کسیکو ملنا ممکن نہین تہا جیسا کہ سابقاً مذکور
ہوا لیس یہ بہی ایک وجہ ہوگی کہ مالک نے ابوبکر کو زکوۃ نہ دیا کیونکہ کبہی
ابوبکر ماموربا خذ صدقات نہ تہے اور خود ابوبکر نے وصیت مین اپنی عمر
سے کہا کہ زکوۃ نہین ادا ہوگی جب تک متولی صحیح کو نہ دیجائے اگرچہ کوئی
تمامی دنیا کو تصدق کرے کمانی ازالۃ الخفا بالجملہ اب کون عاقل کہہ سکتا ہے
کہ ایسا شخص بہ تعین امیر مرتد و واجب القتل ہوا اور اوسکے ملوک کا مرتد ہونا موید
حدیث حوض ہونا محال ہوی اور اسی تقریر سے فضیلت مالک کی خلفاے
ثلثہ پر بہی بخوبی ثابت ہوئی کیونکہ بالاتفاق خلفاے ثلثہ کو کبہی ایسی ریاست
اور مثل اسکے کوئی منصب والا مفوض نہوا بلکہ برعکس اسکے مادام حیات
رسول ہمیشہ محکوم و تابع و مطیع و منقاد دیگر اشخاص رہے نہ فقط رؤسا
عرب وصنادید قریش ونفس رسول کے بلکہ غلام و غلام زادگان کی
زیر حکومت رہا کیئے ہرچند کیا کچہ اس بارہ مین شورش مچایا مگر ہمیشہ مثل
اونکے لشکریون کے محکوم رہے کہ زیر حکومت غلام و غلام زادگان جہاد
مین جایا کرین اور اسی بنیاد پر لعنت رسول سے سالک ہوئے اگر یاد نہو تو
خود تحفہ اثنا عشریہ کو ملاحظہ کیجیے کہ بڑی کوشش سے شاہ صاحب نے
ثابت فرمایا ہے کہ خلیفہ اول دو ایک بار چند آدمیون کے سردار مقرر ہوکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر ہر دفعہ بلا جنگ واپس آئے اور کبھی لڑنے کا بھی اتفاق ہوا ہو تو بھاگنے
کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا تبلیغ سورۂ برارت کی خدمت بھی متعلق
ہوئی تو اوس سے معزول کر دیے گئے اور ظاہر ہے کہ جیسا بحالی
کسی عہدہ کے بدون قابلیت و لیاقت نہیں ہوتی اوسیطرح معزولی
و برطرفی کسی عہدہ سے بالخصوص وہ معزولی جو بحکم خدا و رسول ہو
بلا علت نا قابلیت غیر ممکن ہے چنانچہ اسیوجہ سے خلیفہ صاحب کو خوف
ہوا کہ کوئی آیہ قرآنی در بارۂ نفاق انکے تو نازل نہوا بہت کچھ روئے
دہوئے سب کچھ کیا مگر بجز حرمان کوئی نتیجہ نہ ملا یہ حال تھا خلیفہ اول کا
خلیفہ دوم کی ایکدفعہ بعہد حضرت کے متولی صدقات ہوئے مگر
اوس سے بھی معزول کیئے گئے جیسا کہ تحفہ سے ظاہر ہے آخر تا وقت
وفات رسول وہ لوگ محکوم و تابع غلام زادہ رہے جیسا کہ شاہ صاحب
فرماتے ہیں تفصیلش آنکہ بست و ششم صفر روز دوشنبہ آنحضرت
امر فرمود کہ ساختگی لشکر کنند برائے جنگ رومیان و انتقام زید بن
حارثہ روز سہ شنبہ اسامہ بن زید را امیر لشکر ساخت و روز چہار شنبہ
بست و سوم صفر مذکور آنحضرت را مرض طاری شد روز دیگر
باوجود مرض بدست مبارک خود نشانی برائے او درست فرمود
و گفت اغز بسم اللہ فی سبیل اللہ و قاتل من کفر باللہ اسامہ
آن نشانرا بدست خود گرفتہ بیرون آمد و بریدہ بن الحصیب اسلمی
را داد تا در ان لشکر بردارندہ نشان او باشد و در موضع جرف
منزل ساخت تا لشکر جمع شوند و اعیان مہاجر و انصار مثل ابوبکر
صدیق و عمر بن الخطاب و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ

ص ۲۶۳ تحفہ اثنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن الجراح وسعد بن زید وقتادہ بن النعمان وسلمہ بن اسلم ہمہ ساختگی
گروہ ڈیرہ وخیمہ بیرون فرستادہ میخواستند کہ از آنجا کوچ نمایند کہ در آخر
روز چہارشنبہ و اول شب پنجشنبہ مرض آنحضرت اشتداد پذیرفت وباین
سبب تہلکہ رو داد الخ پس اس تحریر سے باوصف مخالفت واقعات اکثر
امور مین یہ بخوبی ثابت ہوا کہ خلفای ثلثہ تا آخر حیات بلکہ وقت وفات
رسول تک محکوم وتابع ومطیع اسامہ تھی جنکو خود غلام زادہ کہتے ہین اور
اسبارہ مین آنحضرت کا ایسا حکم سخت تہا کہ متخلفین پر لعنت بھی فرمایا اب
منتہا سے جواب اہلسنت دربارہ تخلف صحابہ یہی ہے کہ شاہصاحب بعد اسکے
فرماتے ہین وقت عشا از شب پنجشنبہ ابوبکر را جناب پیغمبر خلیفہ نماز فرمودند
وباین خدمت مامور ساختند الخ یعنی رسولخدا نے ابوبکر کو خلیفہ نماز کیا
حالانکہ لفظ خلیفہ نماز خود نہایت بیموقع ہے اور حکم پیش نمازی ابوبکر مین
بہت کچھ گفتگو ہے کسیطرح یہ حکم رسول نہین ثابت ہوتا بلکہ مخالفت اسکے
خود تحریرات اہلسنت سے ثابت ہے جیسا کہ تفصیل اسکی کتاب مستطاب
تشئید المطاعن مین بخوبی مذکور ہے بلکہ خود کلام شاہصاحب سے نقیض
اسکا ظاہر ہے کہ بعد اسکے کہتے ہین چون روز دوشنبہ دہم ربیع الاول
آنحضرت را افاقت مرض حاصل گشت مسلمانان کہ ہمراہ اسامہ متعین شدہ
بودوداع آنحضرت کردہ بیرون برآمدند اسامہ را نیز آنجناب در کنار
خود گرفتہ در حق او دعا فرمودہ رخصت نمودند الخ جس سے یہ بخوبی
معلوم ہوا کہ حضرت نے ۲۶ صفر کو حکم روانگی دیا اور باوصف تاکید
شدید ۱۰ ربیع الاول تک کہ مدت چودہ روز ہوتی ہے ان لوگون نے
حکم رسول کی تعمیل نکی اور روانہ منزل مقصود نہوے اور لعن اللہ من تخلف

...خلف خلفاء ثلاثہ
...یش اسامہ بن زید

...دہ روز تک صحابہ نے
...سے معطل رکھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عنہا کا مطلقاً خیال نہ کیا اور اگر یہ خیال ہو کہ ۲ سے مرض حضرت پر ایسا
مستولی ہوا کہ آنحضرت کو مہلت نہ ملی اور صحابہ فرط محبت سے نہ گئے تو
غلط ہے کیونکہ خود شاہصاحب فرماتے ہین کہ روز دیگر باوجود مرض بدست
مبارک خود نشانی برائے او درست فرمود جس سے معلوم ہوا کہ ۲۹
کو حضرت کو افاقہ ہوا اور نشان درست فرما کر عنایت فرمایا اور اس مہم کو
ایسا عظیم تصور فرمایا کہ باوصف اس مرض شدید کے جسکی خبر حضرت نے
ایام حجۃ الوداع سے دی تہی کہ اب ہم دنیا سے مفارقت کرینگے مگر
اسپر ہی ایسی تاکید سخت فرمائی اور بفرض تسلیم کہ ابوبکر کو حکم نماز پڑہانیکا
ہوا مگر یہ امر یقینی ہے کہ ملازمت لشکر اسامہ سے مستثنے نہوے تہے بلکہ
بطور سابق محکوم بہمراہی اسامہ تہے چنانچہ قول شاہصاحب سے ظاہر
ہے مسلمانان کہ ہمراہ اسامہ تسبعیں شدہ بود ودا ع آنحضرت کردہ بیرون
آمدند جس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر اوس حکم سے مستثنے نہ تہے اور وہ حکم سابق
بحال رہا کہ زیر حکومت اسامہ جنگ مین جائین اور وہاں کی تکریں کیونکہ بقول
شاہ عبدالعزیز منجملہ متعینان لشکر اسامہ ابوبکر و عمر بہی تہے جو ربیع الاول
کو ودا ع ہونے آئے پس اگر نماز پڑہانیکا حکم ابوبکر کو ہو الفرض و تسلیم تو
اس سے کیونکر اعتراض رفع ہوسکتا ہے بہرکیف تحریر شاہصاحب سے
ابوبکر کا متعین ہونا ساتھ لشکر اسامہ کے بخوبی ثابت ہوا مگر بعض حضرات
اہلسنت اسقدر بہی اظہار امر حق کو نہین پسند کرتے چنانچہ خود مولوی حیدر علی
جو شاہصاحب کو اوستاد البریہ صاحب قوۃ قدسیہ کے ساتھ تعبیر کرتے
ہین بکمال خیرخواہی خلیفہ اول اصل ماموریت خلیفہ کی بزیر حکومت تجہیز
جیش اسامہ منکر ہو گئے چنانچہ ازالۃ الغین صفحۂ مین فرماتے ہین حق یعنی بایدد انست

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

که لفظ تسلیم از ان آورده‌ام که بسیاری از متکلمین و محدثین از مامور بودن صدیق
انکار کرده‌اند و ثانیاً با وجود صرف تمامی همت در رد مغنی جز روایتی بی سر و پا
درین باب بنا ورده و اهل حدیث این مقوله بر زبان داشته‌اند که صدیق بجیش
اسامه مامور نبوده و اگر کسی گفته محتمل است که از تلبیس ملبسین فریب خورده و
بخبث نیت شان پی نبرده و شاید که چون ابوبکر برای اهتمام تجهیز لشکر یا
برای تشییع اسامه همراه او رفته باشد که عین جهاد فی سبیل الله بود و دیدنی و
شنیدنی بود مردم گمان برده روایت نموده باشند که او هم زیر تامیر است
انتهی جس سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب خود بھی علی الرغم اپنے اوستاد کے
قائل بمحکومیت نہیں ہیں یہاں شاہ صاحب کو ایسا بیوقوف بنایا کہ تمام
کردیا کہ انہونے وہ سہو لکھایا اور ساتھی اسکے خلیفہ اول کا جہاد فی سبیل اللہ
بھی ثابت کردیا کہ فقط اہتمام تشییع اسامہ سے مجاہد فی سبیل اللہ ہوگئے
لیکن نہ معلوم شہود شجاعت خلیفہ اول میں اسکو بھی کیوں نہ شمار کیا بہرکیف
چونکہ خرافت تقریرات ازالۃ الغین کی تمامی اہلسنت پر بخوبی ثابت ہے
لہذا حاجت اسکے تردید کرنیکی الحق کو نہیں ہے خود انکے اوستاد اپنے
ارشد شاگرد سے سمجھ لینگے اور اس بیوقوف بنانے پر جو مولویصاحب
نے بوجہ تسلیم و تصدیق بنایا گوشمالی واجبی دینگے کیونکہ شاہ صاحب نے
بتصریح تمام بلاذری کہ ابوبکر و عمر و عثمان کو متعینان لشکر سے قرار دیا حتی کہ
ان لوگوں کو کہا کہ ڈیرہ خیمہ لیکر منزل جرف میں پہونچے اور چاہتے تھے کہ کوچ
کریں کہ اسی اثنا میں خبر اشتداد مرض نے تہلکہ ڈالدیا بہرکیف از انجا کہ
یہاں گفتگو طولانی ہے کتاب تشیید المطاعن پر اس بحث کو محول کرکے ناظرین
کیطرف رجوع کرتے ہیں کہ یہ تقریر ہی اس عمدہ پر یہی بفرض و تسلیم مفید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین ہے کیونکہ اگر اس عہدہ پر مامور بہی ہوتے تو یہ عہدہ مقابلہ اوس عہدہ
سے جو مالک بن نویرہ کو یا اسامہ کو حاصل تہا نہین ہو سکتا اسلیئے کہ جو سپہ سالار
لشکر ہوتا تہا یا کمین کا سردار تو اہل لشکر وغیرہ اوسیکے پیچہے نماز پڑہتے تہے
اور اوسی کی اقتدا کرتے تہے اور کوئی علیحدہ اوس سے نماز نہین پڑہتا تہا
چنانچہ حضرت ابو ذر غفاری صحابی خاص رسول مقبول غلام حبشی مقرر کردہ
عثمان کے اقتدا کرتے تہے اور کوئی اسکا قائل نہین ہو سکتا کہ وہ غلام حبشی
حضرت ابوذر غفاری سے افضل تہا اسیطرح خود حضرت نے ابن مسعود
کو نماز پڑہانے کا اکثر اپنی غیبت مین حکم دیا تہا کہ حضرات ثلثہ ہمیشہ اونکی اقتدا
کرتے تہے اور آپ لوگ اونکی افضلیت کے بہ نسبت ثلثہ نہین قائل ہین بلکہ خود صاحب
مولویصاحب ناقل ہین کہ حضرت رسالت پناہ نے خلیفہ اول کے ساتہہ
اقتدا کیا اور اسیطرح عبد الرحمن بن عوف کے ساتہہ اقتدا کو بہی یہ حضرات
بیان کرتے ہین پس محض پیشنمازی جسمین انحضرات کے بیان عدالت بہی
شرط نہین ہی بنا بر تحقیقات خود علماے اہلسنت نہ موجب افضلیت ہی نہ باعث
خلافت از ینجاست کہ خلیفہ اول نے بعد حصول خلافت بکمال آرزومنت خلیفہ
دوم عمر بن الخطاب کے لئے اسامہ سے کہا کہ انکو ہمارے پاس رہنے دو تاکہ
معین صلاح ومشورہ امور خلافت رہین اور اگر اس سے بہی ہم قطع نظر کرین
تو چند روز کے عہدہ پر مامور ہونے سے کوئی شخص اوس سے افضل نہین ہو سکتا
جو سالہاے دراز سے ایک عہدۂ جلیل ومنصب عظیم پر فایز ہو اور بکمال امانت
ودیانت اوسکو انجام دیتا ہو چہ جائیکہ یہ عہدہ بہ نسبت اوس عہدہ مستقلہ
کے پست اور خفیف بہی ہو پس معلوم ہوا کہ مالک بن نویرہ بنا بر اصول
موضوعہ اہلسنت کل فضائل ومناقب مین خلفاے ثلثہ سے افضل تہا

منتہی الک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور فقہائے کوشش اہلسنت کا اثر یہی ہوگا کہ افضلیت مالک کی بہ نسبت ابوبکر کے متنازع فیہ رہیگی کہ آخر مساوات پر صلح ہوجائیگی بخلاف خلیفہ دوم وسوم کے کہ یقیناً مالک بن نویرہ ان دونوں بزرگوں سے بنابر ان قواعد مذکورہ کے افضل و اولی قرار پائینگے پس ہرگاہ مولویصاحب کو دربارۂ ارتداد اخلاقی خلفائے ثلثہ وغیرہ کے جو مثل اونی لشکریون کے محکوم غلام زادگان ہوتے تھے یہ استبعاد ہوتا ہی تو دربارہ ارتداد اوس شخص کے جو بمدارج ثلثہ سے یا اثنین سے افضل ہو کیونکر استبعاد نہوگا جو اس سلاطت لسانی سے ایسے شخص کو جو مالک خلیفہ دوم ہو مرتد و مورد حدیث اصحابی قرار دیتے ہین اور اگر اس سے بھی ہم قطع نظر کرین تو افضلیت مالک مین بہ نسبت معاویہ باغی کے تو کوئی عذر نہونا چاہیے کیونکہ بالفرض تسلیم اگر دونون کو صحابیت مین مشترک فرمایئے تو اسلام مالک یقیناً افضل تھا اسلام معاویہ سے کہ علاوہ تقدم اسلام مالک بر اسلام معاویہ غاویہ اسقدر صحابہ کے نصوص اسلام مالک پر موجود ہین بخلاف معاویہ کے کہ ہرگز اسقدر شہادتین اوسکے لیے نہین ہین اور اگر عذر بغاوت موضوعی مالک درمیان مین لاوین کیونکہ فقہائے کوشش حضرات اہلسنت یہی ہے کہ مالک کو باغی قرار دین جیسا کہ خود مولویصاحب نے تصریح فرمائی ہے چنانکہ منتہی الکلام مین صاحب مفاتیح سے ناقل ہین والصنف الاخر هم الذين فرقوا بين الصلوة والزكوة واقروا بالصلوة وانكروا الزكوة وهذا الصنف على الحقيقة اهل بغى انتهى مختصراً یعنی قسم دوسرے مرتدین کے منکرین زکوۃ ہین کہ یہ لوگ حقیقۃً اہل بغاوت سے تھے پس اس بنا پر اگر مالک عمراً افضل یا مساوی خلفائے ثلثہ نہوے تو ضرور افضل یا مساوی حضرت خال المومنین

بہتر مالک بن نویرہ بہ نسبت خلیفہ دوم وسوم

صفحہ ۹۹ منتہی الکلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ بن سفیان ہونگے کیونکہ بتصریح شاہصاحب معاویہ بھی باغی تہا
جیساکہ تحفہ میں ہی اہلسنت قاطبۃ اجماع دارند بر آنکہ معاویہ بن ابوسفیان
از ابتداے امامت حضرت امیر تا بغایت تفویض حضرت امام حسن باوواز
بغاۃ بود کہ اطاعت امام وقت نداشت الخ مگر فرق دونون مین یہ ہے
کہ بغاوت مالک کا صدر اول مین کوئی قایل ہی نہ تہا بلکہ سب صحابہ مہاجر و
انصار مسلمان کامل الایمان جانتے تہے جیساکہ گذرا بخلاف بغاوۃ معاویہ کے
کہ منصوص من الرسول والصحابہ باجماع قاطبۂ اہلسنت یقینی وحتمی وجزمی ہے
اور بفرض تسلیم بغاوۃ مالک چند روزہ ہوئی اور بغاوۃ معاویہ ایام امامت
جناب امیرؑ سے تا بغایت تفویض جناب امام حسنؑ تک بقول شاہ جی کہ زاید
از شش سال ہوتا ہی اور نیز بفرض تسلیم مالک باغی مغلوب تہا اور معاویہ
باغی متغلب متصرف جسکی ذمہ ہزارون خون ناحق صحابہ مہاجر و انصار تہا
اور نیز مالک کا کوئی احداث بجز اسکے کہ خلیفہ اول کو زکوۃ ندیتا تہا حضرات
اہلسنت نہین ثابت کرسکتے حالانکہ یہ زکوۃ کا ندینا بہی بکتاب و سنت
مستند تہا بخلاف معاویہ کے کہ سیکڑون احداث اسکے خود اہلسنت بیان
کرتے ہین مثل اسکے کہ نفس رسول سے لڑا جو بمفاد حربک حربی عین کفر ہے
سیکڑون بلکہ ہزارون صحابہ کبار کو قتل کرایا سنت سب و شتم عیاذاً باللہ بنسبت
جناب امیرؑ اوسنے جاری کیا جو تا زمانہ عمر بن عبد العزیز جاری رہا جناب امام
حسنؑ سے آمادہ مقاتلہ ہوا اور حضرت ام المومنین عایشہ کو ناحق قتل کیا
اور چونے کے کوئین مین گرا کر جان لیا کما فی روضۃ الصفا جسکی تفصیل عنقریب
مجلد ثالث مین مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی بس کمال جاے تعجب
و حیرت ہے کہ ابوبکر کا باغی جسکی بغاوت بہی بخوبی ثابت نہین ہے اور خود

تفصیل ... ص ۲۷۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفہ دوم اوسکو مسلمان باایمان جانتی ہون وکذالک دیگر صحابہ صرف بسبب اسکے کہ خلیفہ کو
اوسنے زکوۃ نہ دیا باغی و مرتد قرار دیا گیا اور زن و مال اوسکا غارت کیا گیا یہانتک
کہ مولوی حیدر علی نے بنابر قول مشہور ہر کہ آمد امارتے نو ساخت ظلم
وستم خالد پر قناعت نہ کرکے یہ اضافہ کیا کہ مورد حدیث اصحابی بھی اسی مالک
خلیفہ دوم کو قرار دیا اور معاویہ باغی جناب امیرؑ و امام حسنؑ کو جسنے ہزارون
صحابہ کو قتل کرایا اور بنص رسول باغی تہا بوجہ عداوت جناب امیرؑ وہ خال
المومنین و امیر المومنین بنا بلکہ خلیفہ راشد منصوص من اللہ فی الکتب
السنۃ قرار پایا بلکہ سہیم خلافت خاصہ مخصوصہ خلفاے ثلثہ ہوا جس خلافت
سے بایں شدومد شاہ ولی اللہ جناب امیرؑ کو عیاذاً باللہ خارج کرتے ہین جیسا
کہ ازالۃ الخفا مین ہے بہرکیف جب مالک وغیرہ مثل معاویہ باغی قرار
پایا تو ضرور ہوا کہ جو حکم معاویہ تہا لااقل وہی حکم مالک عمر بھی قرار دیا جاے
اور حکم معاویہ معلوم ہے جیسا کہ خود شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین فرماتے — ۱۴۶ صد اول ازالۃ الخفا
ہین تنبیہ سوم باید دانست کہ معاویہ بن ابوسفیان یکی از اصحاب آنحضرت
بود و صاحب فضیلت جلیلہ در زمرہ صحابہ رضوان اللہ علیہم زنہار در حق
او سوء ظن نکنی و در ورطہ سب او نہ افتی تا مرتکب حرام نشوی اور صاحب
صواعق محرقہ جنکو حق سابقیت بھی شاہ صاحب پر حاصل تہا جیسا کہ
خلفاے ثلثہ کو معاویہ پر وہ کچھ اس سے بھی زیادہ مبالغہ فرماتے ہین
حیث قال و گفت نیز کہ ہر کس کہ شتم یکی ازین اصحاب کبار یعنی — ۵۰ صواعق محرقہ
ابوبکر یا عمر یا عثمان یا معاویہ یا عمرو بن العاص کند و بگوید کہ ایشان بر
ضلال و کفر بودہ اند آنکس را باید کشت الخ بلکہ دربارہ یزید بھی ایسے
اطلاقات سے مانع ہین اور امام غزالی تو صلوۃ و سلام و مغفرت کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجوز ہین اور شاہ عبد الحق جو صاحب صواعق کو متعصب فرماتے ہین
باوصف اس منصف مزاجی کے تکمیل الایمان مین فرماتے ہین بالجملہ سر
دار اسلام وسنت وجماعت رود تا معاویہ وعمرو بن العاص ومغیرۃ بن
شعبہ و اشباہ و امثال ایشانست الخ بالجملہ ان حضرات اہلسنت کو کب منظور
ہے کہ معاویہ ویزید سے باغی متغلب کو خلیفہ بحق جانین اور مالک عمر کو جو مسلم
باایمان تہا بوجہ ایک شبہہ کے جو بفرض وتسلیم شبہات دیگر صحابہ سے بدرجہا
کم تہا کافر ومرتد قرار دین اور اگر اس تفضیل یا مساوات مین اجتہاد معاویہ کو
پیش کرین تو اجتہاد مالک بہی خود امام فخر رازی کے کلام سے بنقل مولوی
حیدر علی ظاہر ہے کما مر کہ خلفا اوسکو قطع نہ کرسکے حالانکہ اجتہاد معاویہ کو بہی
مصنفین اہلسنت مثل اجتہاد ابن ملجم شقی نہین بتاتے جسپر ابن حزم نے
دعوے اجماع امت کیا ہے کما مر سابقا فی المجلد الاول اگر حضرات اہلسنت
اس تقریر سے میری جبین بجبین ہون اور بظاہر تمثیل ابن ملجم سے کچھ
تیوری چڑہائین منہ بنائین کہ کجا ابن ملجم اشقی الاولین والاخرین کجا معاویہ
خال المومنین تو انکو قابل التفات نہین بدیہیات کو سند کی حاجت نہین کیونکہ
معاویہ صاحب لڑے ہزارون جانین صحابہ وتابعین کی تلف ہوئین قصد
کیا کہ جناب امیر کو قتل کرین کیونکہ جنگ کا نتیجہ یہی ہے گو وہ مقصد اوسکا
پورا نہو سکا اور ابن ملجم نے بلا کسی فتنہ وفساد وصف کشی کی جناب امیر کو
شہید کیا پس مقصد معاویہ وابن ملجم واحد ہوا فرق یہی ہے کہ معاویہ کو فوز
مرام نہوا اور یہ مرادی نامراد فائز بمرام ہوا بایں ہمہ یہ تمثیل ایجاد الحق نہین ہے
بلکہ لبعض اکابر اہلسنت کا مقولہ ہے چنانچہ علامہ نحریر محمد بن اسمعیل بن صلاح
الامیر روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ مین فرماتے ہین وما دعوا ہ لا اجتہاد

Presented by: Rana Jabir Abbas

لمعاویۃ فی قتالہ الا کدعوی ابن حزم ان ابن ملجم اشقی الاخرین مجتہد
فی قتلہ لعلی علیہ السلام کما حکاہ عنہ الحافظ ابن حجر فی تلخیصہ انتہی
یعنی معاویہ کے اجتہاد کا دعوی کرنا دربارہ قتال جناب امیرؑ ویسا ہی ہے
کہ ابن حزم نے ابن ملجم اشقی الاخرین کے اجتہاد کا دعوے کیا ہے دربارہ قتل
جناب امیر المومنینؑ جیسا کہ حافظ ابن حجر نے اپنی تلخیص مین نقل کیا ہے انتہی
اور یہ علامہ محمد بن اسمعیل کچھ ایسے ویسے عالم نہین ہین جنکی باتونکو اہلسنت بادہوائی
بتا دین یا اونکو رافضی کہکر اپنی جان چہوڑائین کیونکہ مولوی عبدالحی صاحب
فرنگی محلی جو اہلسنت کے گویا خاتم العلما ہین اپنے رسالہ سعی مشکور مین مقابلہ
مولوی صاحب سہسوانی ہم مذہب اپنے اونکے کلام سے سند لاتے ہین اور
اس عبارت سے اونکا ذکر خیر فرماتے ہین دوم یہ کہ فاضل ربانی شیخ محمد
بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی اپنے رسالہ تطہیر الاعتقاد عن
ادران الالحاد مین تحریر کرتے ہین الخ جس سے کمال توثیق اس علامہ کے
ظاہر ہے بلکہ طرہ اسپر یہ ہے کہ فاضل رشید رشید المتکلمین اہلسنت شاگرد
رشید شاہ صاحب تقاریر الحق سے کچہ ایسے دست باچہ ہوے ہین
کہ مجبور ہی اونکو بہی اجتہاد معاویہ مین قدح کرنا پڑا چنانچہ ثلث اخر ایضاً
لطافۃ المقال مین فرماتے ہین ازانجا کہ مسئلہ اجتہاد والی شام مجمع علیہ
درمیان سنیان نیست مولانا نظام الدین شیستانی قدس سرہ درکتاب
صبح صادق شرح منار علی ما نقل عنہ بعض الثقات انکار فرمودہ وگفتہ کیف
یکون من اشتبہ علیہ الربا وغیرہا مجتہد کمعویۃ وعمرو بن العاص انتہی بلفظہ
اور اصل عبارت صبح صادق علی ما فی تشیید المطاعن یہ ہے ومعاویہ ونحوہ
لم یکن مجتہداً وکیف یکون من اشتبہ علیہ حرمۃ الربا وغیرہا مجتہداً الخ لیتبے

سعی مشکور صفحہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ مجتہد نہ تھا اور کیونکر وہ شخص مجتہد ہو سکتا ہے جسپر حرمت ربا مشتبہ رہی ہو انتھی بقدر الحاجۃ بالجملہ ہرگاہ فضیلت یا مساوات مالک بن نویرہ کی خلفائے ثلثہ اور معاویہ سے بخوبی ثابت ہوئی تواب اوسکے اجتہاد مین انکو کیونکر کلام ہو سکتا ہے جیسا کہ مولوی صاحب منتہی الکلام مین کہتے ہین آمدیم بر اثبات تبدیل و تقصیر و احداث مالک بن نویرہ کہ بجہت انکار زکوۃ بروز صدور لازم افتاد پس مخفی نماند کہ این بر اصول و روایات فریقین متیسر است و اثباتش از کتب طرفین غیر متعسر اما اثبات آن از کتب امامیہ پس کتاب مجمع البحرین اینک حاضر است مولفش در تحقیق لفظ ردت آنچہ نوشتہ است از ان مانند سفیدہ صبح صادق ہویدا و آشکار است کہ او باستماع خبر قیامت اثر وفات حضرت خیر البشر منکر زکوۃ شد و بمقتضائے عدم رسوخ ایمان فرضیت زکوۃ در نظر آیت کریمہ خذ من اموالہم الخ و عدم لحاظ اقیموا الصلوۃ و آتوا الزکوۃ مختص بزمان نبوت اعتقاد کرد و محدث بودن مالک و احداث این قول و تبدیل مسئلہ مقررہ فی الشریعۃ الغراء حالت منتظرہ باقی نیست قال صاحب الکتاب المذکور والردۃ بالکسر والتشدید اسم من الارتداد واصحاب الردۃ علی ما نقل کانوا صنفین صنف ارتدوا عن الدین وکانوا طائفتین احدیہما اصحاب مسیلمۃ والاخری ارتدوا عن الاسلام واعادوا علی ما کانوا علیہ فی الجاہلیۃ واتفقت الصحابۃ علی قتالہم وسبیہم واستولد علی منہم الحنفیۃ والصنف الثانی لم یرتدوا عن الایمان ولکن انکروا فرضیۃ الزکوۃ وزعموا ان خذ من اموالہم خطاب خاص بزمانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانشاء اللہ تعالی بعضے از عبارات و روایات دیگر کہ در اثبات مقصود زیادہ تر مفید خواہد بود درین نزدیکی معروض خواہد شد و کسانیکہ در ا

حصہ ۵ منتہی الکلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

با وجود ثبوت ارتدادش بالمعنی المذکور در کتب امامیه بعلت اتحاد مذهب و
ملت مومن پاک اعتقاد مپندارند اگر دعوی اجتهاد برای او لغصب العین
وارند اثبات آن بر ذمه شان خواهد بود و ما احسن ما قیل ؎ بگفته ندارد کسی
با تو کار ٭ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار و بحمد الله که مملوکان مالک و طرفداران آن
بے نصیب و مالک بر اثبات اجتهادش قدرتی ندارند چه اگر مالک ایشان اعتقاد
خالص بحقیت خلافت حضرت افضل الصدیقین نداشت جناب امیر المومنین
را امام حق و خلیفه مطلق می پنداشت کما صرح به التستری فی مجالسه وغیره
وکلام المؤلف ایضا یشعر بذلک درین صورت نیز اطاعت عمال ابو بکر
صدیق و اعطاء صدقات و مال زکوة بایشان تقلید المذهب الامامیه رعایة
لوجوب التقیه ضرور بود چون او از اختیار مسلک اثنا عشریه دست کشید و بر مخالفت
جناب مرتضوی و شیعیانش که بامر مقدس جهان مطاع لازم الاتباع بیعت بخلیفه
اول نمودند کما فی البحار مصر گردید و قد قرر فی خاتمة التجرید ان مخالفه
فسقه من شبه اجتهاد و استنباط مسایل شرعیه و انکار زکوة از دلایل نقلیه
کجا برای او بر اصول امامیه باقی ماند لیس انچه بوی رسید از خدا رسید
زیاده برین نیست که بجهت اشتباه کافر نباشد لیکن ارتکاب کبیره بلکه
اصرارش برین امر بیست که بر جای خود منصوص و از براهین یقینیه مکشوف
بلکه منصوص است انتهی اور ایسے مضمون کو مکرر بابواب مختلفہ دوسرے صفحو
میں بھی بیان کیا ہے اور چند مقاموں پر اسیکی طرف حوالہ دیکر مضامین عجیبہ
و ہفوات غریبہ تحریر کیئے از انجا کہ اکثر مطالب متعلق اسکے سابقاً اجمالاً و تفصیلا
مرقوم ہوے لہذا یہاں بطور اجمال چند امور ضروریہ پر اشعار تنبیہ کیجاتی ہے
۱ پہلی وہ دعوی اثبات تبدیل و تقصیر مالک بن نویرہ بالخصوص کیا ہے مگر نہ ایسی

صحیح بخاری سے اسکو ثابت کر سکے نہ کتاب مستطاب مجمع البحرین سے کیونکہ ان
دونون کتابون سے فقط اسقدر ثابت ہوا کہ کچھ لوگ مانع زکوۃ ہوئے
گئے نہ ثابت ہوا کہ مالک بالخصوص منکر زکوۃ تہا جو مقصود او نکا ہے اور
خود بیان کرتے ہین لاد لا لد للعام علی الخاص اور مجمع البحرین مین کچھ
اسکا اشارہ بہی ذکر نہین ہے کہ یہ نقل صحیح ہے یا غیر صحیح مطلقاً نقل تذکور
ہی عام اس سے کہ صحیح ہو یا غیر صحیح مطابق واقع و تحقیق ہے یا محض بنابر
مشہور عام دوسرا دعوی یہ ہے کہ مالک بن نویرہ بمجرد استماع رحلت
سید البشر فرضیت زکوۃ سے منکر ہوا اور دلیل اسپر مجمع البحرین سے لاتے
ہین حالانکہ مجمع البحرین سے نہ فوریت ظاہر ہوتی ہے نہ مالک کا منکر زکوۃ
ہونا اور خود مولوی صاحب ناقل ہین کہ بہت سے قبیلے منکر زکوۃ ہوئے تھے
نہ فقط مالک پس یہ دعوی بہی ثابت نہوا تیسرے یہ کہنا کہ باوجود ثبوت
ردہ جو مدعی او سکے اجتہاد کا ہوا وسکو ثابت کرے خود مولوی صاحب کے
بیان سے باطل ہے اسلئے کہ ردہ خود امر متنازع فیہ ہے اوسکو ثبوت کیونکر
ص ۹۱ منتہی الکلام کہہ سکتے ہین باقی رہا اجتہاد پس خود با ابعد اسکے ناقل ہین اپنے فخر المتکلمین
امام المتبحرین رازی سے کہ مالک نے آیہ خذ من اموالہم سے استدلال
و احتجاج کیا سقوط فرضیت زکوۃ پر جیسا گذر الپس اگر یہ استدلال اجتہاد نہین
تہا تو کیا تہا بیان کرین خالد بن ولید نے نہ کسی آیت سے جواز قتل مالک پر
استدلال کیا نہ کسی حدیث سے اور نہ زوجہ مالک کے ساتھ زنا کرنے پر
کوئی استدلال کیا اسپر بہی وہ تو مجتہد ہو گیا اور مالک جو آیہ قرآنی و حدیث
رسول ربانی سے استدلال کرے تو وہ مجتہد نہو کبہی تو صدر اول مین ایسا
اجتہاد کو شایع کرتے ہین کہ ہر شخص مجتہد بنگیا حتی کہ عمرو عاص و عائشہ حفصہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ ملجم نامراد جیسا کہ گذرا کہ ابن حزم نے اوسکو باتفاق است مجتہد کہا بلکہ عمرو
بن سعد کو بھی مجتہد بنایا حالانکہ یہ دونوں ابن ملجم و عمرو سعد صحابی بھی نہ تھے
اور یہاں باوصفیکہ مالک اوسے صدر اول مین زمام ریاست کا مالک تھا اوسکے
اجتہاد مین یہ کلام ہے اس عکس مستوی کا کیا جواب ہے ادنی ادنی جاہل
عورتین تو خلیفہ ثانی کے روبرو اجتہاد کرین اور خلیفہ صاحب حسرت اجتہاد کے
شایع کرنیکے لیے امر ناحق پر بھی سکوت کرین اور آپ مالک سے صحابی
رسول رئیس مقرر کردہ پیغمبر متولی صدقات کے بارے مین یہ عذر کرین
زیادہ دور نہ جایئے تحفہ ملاحظہ فرمایئے کہ شاہصاحب در بارۂ طعن مغالات تحفہ اثنا عشریہ
مہر فرماتے ہین جواب ازین طعن آنکہ سکوت عمر از جواب زن نہ بنا بر عجز او است
از جواب باصواب تا ثبوت خطائی او فی الواقع لازم آید بلکہ بنا بر کمال ادب او
است با کتاب اللہ ورستا بلہ ان چون وچرا نمودن وفنون دانشمندی
خرچ کردن مناسب حال اعاظم اہل ایمان نیست ایشانرا غیر از تسلیم و
انقیاد بظاہر الفاظ ہیچ راست نمی آید الی ان قال اری اینقدر صحیح است
کہ گفت کل الناس افقہ من عمر الی آخرہ واین از باب تواضع وہضم نفس و
حسن خلق است کہ زنی جاہلہ بتعمق بسیار اینچنین ابراز مطلب خود نمودہ
اوردہ است اگر استناد او در او بتوجیہات حقہ باطل کنیم دل شکستہ میشود و
باز رغبت باستنباط معانی از کتاب اللہ نمی نماید لابد او را تحسین و آفرین
و خود را انجاب او معترف و قائل وانمائیم کہ آیندہ او و دیگر انرا تحریص
باشد بتتبع معانی قرآن و استنباط دقایق او و این تادب با کتاب اللہ و
حرص بر اشتغال مردم باجتہاد و استنباط از قرآن کہ ازین قصہ عمر و قصص
دیگر او ثابت میشود منقبتے است کہ مخصوص باوست دالاکرام رئیس جندی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گوارا کیا کہ اور اجمعوا اعیان و اکابر نبی نادان قائل و ملزم گردانند
واو سکوت نماید چہ جاے آنکہ اور التحسین و آفرین کند الخ۔ اب اسکے فوائد
بھی قابل لحاظ ارباب انصاف ہین اول یہ کہ سکوت خلیفہ ثانی کو بمقابلہ اوس
عورت جاہلہ کے جسنے انکے حکم منع زیادتی مہر کو آیہ قنطار سے باطل کیا
باوصفیکہ بقول شاہصاحب یہ استدلال کرنا اوسکا ناحق تھا اور فرمان
خلیفہ صحیح و عین حق تھا شاہصاحب ازقبیل کمال تادب بکلام اللہ بیان
کرتے ہین اب غور کرنا چاہیے کہ اگر مالک نے جو صحابی کریم شاعر رئیس مقرر
کردہ رسول تھا خلیفہ اول کے طلب زکوٰۃ کو آیہ قرآنی سے منع لیا اور خلیفہ کچھ جواب
نہ دیسکے بلکہ خالد نے قتل کر ڈالا تو یہ کس قسم مین داخل ہوگا دوسرے یہ کہ مقابلہ
قرآن مین چون وچرا کرنا از فنون دانشمندی دیکھنا مناسب حال اعاظم
اہل ایمان نہین ہے پس جو شخص بمقابلہ استدلال من القرآن قتل کر ڈالے
وہ کیا ہوگا اور خلیفہ دوم جو قرآن کے معانی دریافت کرنے پر حد لگاتے تھے جیسا
ازالۃ الخفا مین ہے اوسکی کیا وجہ اور قدامہ بن مظعون نے جو بعد شراب پینے کے
اپنے سے سقوط حد پر آیہ قرآنی سے استدلال کیا اور خلیفہ صاحب نے اوسکے
استدلال کو حضرت ابن عباس سے باطل کرایا تو اوسکے بارے مین شاہ جی
یہ کہین گے کہ مناسب حال اعاظم اہل ایمان نیست یا نہ کاش یہان بھی مالک نے
جو اس آیہ سے استدلال کیا تھا اگر جواب نہ چلا تھا تو ابن عباس سے یا دیگر صحابہ
سے اوسکا جواب دلواتے اور اوسکا خون ناحق اپنے سر پر نہ لیتے سوم یہ کہ
اہل ایمان کو جب ظاہر الفاظ کے مقابلہ مین بجز تسلیم وانقیاد چون وچرا کرنا
غیر مناسب ہی ہے تو خلیفہ اول کو بمقابلہ ظاہر الفاظ قتل کرانا اور غارت کرانا
اور ہتک حرمت کرانا کب مناسب تھا لا اقل اگر تسلیم نہ کرتے جواب تو دیتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہارم یہ کہ خلیفہ دوم کا اگر سکوت از قبیل ہضم نفس و حسن خلق تہا تو خلیفہ
اول کے یہ حرکت قبیح کہ مالک کو قتل کرا دیا بیشک ظلم و عدوان ہوگا پنجم
زنے جاہلہ بتعمق بسیار جو خلاف واقع ہے اور ایسے بدیہیات مین تعمق کے
ضرورت نہ تہی اگر باوصف بطلان بقول شاہجی خلیفہ دوم نے قبول کر لیا
اور تحسین و آفرین کیا تو استدلال مالک اگرچہ باطل ہو مگر زیادہ قابل لحاظ
تہا ششم آنکہ قول اگر استنادا و برا توجیہات حقہ باطل کنیم دلیل اسکی یہ
کہ اعتراض اوس عورت کا ناحق تہا اور ابطال اوسکا عین حق جو ذمہ خلیفہ
دوم لازم تہا مگر بغرض ترغیب بر اجتہاد خلیفہ جی نے ترک کیا پس اسیطرح
مالک کا استدلال بہی اگر ناحق تہا تو بہی واجب القتل نہ تہا بلکہ بغرض ترغیب
بر استنباط معانی از قرآن اوسکے تحسین و آفرین کرتے نہ یہ کہ بلا جواب دیے
اوسکو قتل کرا دیتے اگر تحسین و آفرین نہ کرتے تو اوسکو معقول ہی کرتے اور
اس استدلال کو ادلہ عقلیہ و نقلیہ سے باطل قرار دیتے تب بہی ترغیب طرف
استنباط کے زیادہ متصور تہے پس یہ قتل کرانا اصل شوق استنباط مسائل
من کتاب اللہ کا خون بہانا ہے ہفتم استدلال مطلب ناحق کو بہی شاہصاحب
استنباط فرماتے ہین اور استنباط عین اجتہاد ہے پس اس سے بہی اجتہاد
مالک کا بنابر اصول اہلسنت صحیح ہوا ہشتم یہ کہ غرض عمر سکوت سے
یہ تہی کہ آیندہ اوسکو اور دوسرونکو تحریص و ترغیب دلائین تتبع معانی
قرآن اور استنباط دقایق پر پس اس بنیاد پر بہی مالک غیر مستحق قتل ہوا
اور ظاہر ہے کہ استنباط دقایق جیسا اس صورت مین حاصل ہے یعنے
استدلال مالک مین ہرگز اس عورت کے استدلال مین نہین ہے گو غلط
ہو جیسا کہ بنابر تقریر شاہصاحب استدلال اوس عورت کا بہی غلط تہا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہم اس سکوت عمر کو تادب بالکتاب اللہ فرماتے ہین پس قتل کرانا خلیفہ
اول کا مالک کو خلاف تادب بالکتاب اللہ ہوگا دہم اس استدلال کو اوس رت
کے اور سکوت خلیفہ کو شاہصاحب فرماتے ہین و حرص بر اشتغال مردم باجتہاد
و استنباط از قران الخ جس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ امر ناحق پر استدلال
کیا جاوے اور استنباط ناحق ہو کہ اولحقہ سے باطل ہو سکے مگر یہ بہی اجتہاد
ہی اور خلیفہ دوم ایسے اجتہاد پر بہی حریص تھے پس اس سے بہی اجتہاد
مالک ثابت ہوا اور خلیفہ اول کا اوسکو قتل کرا دینا گویا روکنا ہے اشتغال
مردم کو باجتہاد و استنباط از قران پس الحمد للہ کہ ان وجوہ عشرہ سے یہ کلام
شاہصاحب اجتہاد مالک کا اور قباحت قتل جو خلیفہ اول سے سرزد
ہوا بخوبی ظاہر ہوا و ہو المطلوب ہر گاہ ان فواید پر اطلاع حاصل ہوئی پہر
کلام مولویصاحب کیطرف رجوع کرتا ہون جو تھے یہ قول مولویصاحب
و بحمد اللہ کہ مملوکان مالک و طرفداران آن بے نصیب و مالک الخ عجب
حیرت افزا ہے کیونکہ مملوک مالک یا کہ طرفدار اوسکے تو خود خلیفہ دوم تھے
اور اونہین کو ایسا جوش و خروش تہا کہ پہلے تو اصل جنگ کرنے ہی کو روکا
تہا اور خلیفہ اول سے اسبارے مین بہت تکرار ہوئی کہ آخر خلیفہ اول نے
قسم کہایا کہ ہم ضرور لڑینگے بلکہ خلیفہ دوم کو کچہ سخت سست بہی کہا جیسا کہ
ازالۃ الخفا سے سابقاً مذکور ہوا اکثر صحابہ درین امر متوقف بودند تا آنکہ صہ ازالۃ
فاروق اعظم از صدیق اکبر طلب فرق نمود حضرت صدیق فرمود اجبار انت
فی الجاہلیۃ خوار فی الاسلام الخ اور بعد قتل ہو جانے مالک کے عمر نے
ابوبکر سے کہا کہ خالد کو رجم کرو کہ اسنے زنا کیا یا قتل کرو کہ اسنے مسلمان کو
قتل کیا یا معزول کرو مگر خلیفہ اول نے ہر بار اجتہاد و خطای خالد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت کرکے تیئون سوال خلیفہ دوم کو ہر دو دکیا جیسا کہ کنز العمال وصواعق محرقہ وغیرہ سے سابقا منقول ہوا جب یون خلیفہ دوم جیو نہوے تو جناب امیر کے پاس آئے اور حضرت کو اور طلحہ وسعد بن ابی وقاص کو لیکر خلیفہ اول پاس گئے اور بطرفداری مالک کہا کہ قصاص لینا خالد سے ضرور ہے اور خلیفہ اول نے وہی جواب دیا جیسا کہ مرآۃ الزمان سے منقول ہوا تب خلیفہ دوم نے بجز بیٹھ رہنے کچھ چارہ نہ پایا اور اس ظلم وستم پر خلیفہ اول کے اور اپنے مالک کے قتل ہوجانیکے رنج وغم مین بمقتضا لطالف غیبی صبر وتحمل سے بیٹھے رہے یہانتک کہ بمفاد ع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد اونکے صبر کا اثر نمایان ہوا اور مسند خلافت پر رونق افروز ہوتے ہی اول کام جوان حسینون کے اس امام نے کیا وہی ہے کہ خلیفہ اول کے سیف اللہ کو معزول کیا یعنے خالد کو موقوف ومخذول کیا اگرچہ کسی مجبوری سے یا کسی وجہ خاص سے انتقام کامل مالک کا نہ لیا مگر موقوف ضرور کیا بلکہ مقید ومحبوس کیا اور ظن غالب ہے کہ جو اپنے قسم مین خائب ہوے یعنے فرمایا تھا خالد سے کہ واللہ لا جینتک باحجارک اسکا علاج بکفارہ کرلیا ہوا اور جتنے لوگ قوم وقبیلہ سے مالک کے مقید تھے اون سب کو آزاد کیا اور مال اون لوگون کو واپس کیا پس اب مولوی صاحب کو اختیار ہے کہ اس مملوک مالک اور اس طرفدار بے نصیب وہالک کے بارے مین جو چاہین کہین لقب اصحاب کا کیا ذکر اور خود خلیفہ اول جنہون نے مالک کے دیت بیت المال سے دلوائے اس طرفدار مین اس بے نصیب وہالک کے مولوی صاحب مملوک مالک جو چاہین کہین

ما علینا الا البلاغ پانچوین اعتقاد خالص بحقیت خلافت افضل الصدیقین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنیہ نہ رکھنا مخصوص بمالک ہے نہین ہی بلکہ اکثر صحابہ بلکہ خود خلیفہ دوم کا یہی
عقیدہ ہی جیسا کہ جملہ انما کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ سے ظاہر ہے وقد یحکی فیما بعد انشاء
جہتین ہرگاہ بنابر تصریح شاہ ولی اللہ وجملہ علماے اہلسنت حقیت خلافت دائر
تھے درمیان ابوبکر وجناب امیر علیہ السلام کے پس ضرور ہی کہ جب منکر خلافت
بکری ہوا جیسا کہ اہلسنت کا دعوے ہی تو معتقد خلافت حقہ علوی ہوا اور
قتل کرایا جانا اسکی دلیل قوی ہے ازینجاست کہ جناب امیر اور سائر بنی ہاشم
پر بھی حکم خلیفہ اول نافذ تہا کہ اگر حاضری دربار سے انکار کرین تو قتل
کرنا جسکے تعمیل خلیفہ دوم نے آگ لکر انکے لیجانیسے کی فرق یہی ہوا کہ جناب
امیرؑ کے کسی وجہ سے یا شاید بیعت جبری کر لینے سے جان بخشی ہوی اور مالک
کے لئے ایک دوسرا سبب یعنے خالد بن ولید کی شہوت پرستی محرک ہوی
ہوی کہ قتل ونہب وغارت سب کچھ وقوع مین آیا۔ ساتوین اطاعت عمال
ابوبکر تقیۃً اوسوقت لازم تھے کہ خوف ضرر ہوتا اور ہرگاہ مالک حضرت عمر
اپنے مین استطاعت کامل پاتا تہا تو اوسوقت محل تقیہ نہین تہا اور بعد اسکے
کہ مکر وفریب ور غدر خالد مین گرفتار ہوگیا کما ستعلم تقیہ کب بکار آمد تہا اور
خالد خلد فی النار نے اونکے کسی عذر کی کب سماعت کی اور جائز ہے کہ
بیعت بکری اوسکے فہم مین عین الکفر بعد الایمان ہو اور ایسی صورت
مین تقیہ ضروری نہین ہے بلکہ جائز ہے کہ تقیہ کرے یا راہ خدا مین
جان دے چنانچہ قصہ حضرت عمار اور پدر بزرگوار اونکے سے جو عہد رسول
مین ہوا ظاہر ہے کما فی البیضاوی والتفسیر الکبیر تحت قولہ تعالی
الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان پس اس صورت مین دونون فعل
مستحسن تہا خواہ تقیہ کرنا یا ثبات اختیار کرنا اور ازانجا کہ تقیہ آیات قرآنی اور عبارات

صہ ۵۲۳ تفسیر کبیر جز خامس مطبوعہ

jabir.abbas@yahoo.com

صحیح بخاری سے کہ قال الحسن التقیۃ ماض الی یوم القیامۃ ثابت ہے
اور خود شاہصاحب نے بھی تحفہ مین اوسکو بکمال تصریح صحیح و درست
کہا ہے تو اوسپر تعریض کرنا اپنے دین و ایمان کو برباد دینا ہے وقدیجیے
فیمابعد معذلک اثبات اسکا کہ مالک نے تقیہ نہین کیا ذمہ مولویصاحب لازم ہے
پہلے اسکو ثابت کرین تب جو چاہین کہین حالانکہ خود تاریخ طبری سے
یہ نقل شاہصاحب گذرا کہ مالک نے اپنی قوم کو متفرق کردیا تھا اور خالد نے
بطاح مین اوسکو تنہا پایا اور صدقات اوسکی قوم سے لیکر روانہ خدمت
خلیفہ کیا پس اب طاعت عمال ابوبکر و اعطاے صدقات مین کیا عذر ہے
تقیۃ کہان او حقیقۃً اور اس سے زیادہ واضح یہ ہے کہ خالد نے مالک
کی گرفتاری کے لیئے مکر و فریب بھی کیا اور بدغا و فریب اوسکو اپنے دام
مکر مین لایا یہانتک کہ ذمہ خدا اور رسول و ذمہ خلیفہ و ذمہ خالد دیا کہ وہ بیچارہ
سوء من سادہ دل دام مکر مین آگیا چنانچہ مرآۃ الزمان مین ہے فقال لہ خالد
یا ابن نویرہ ھلم الی الاسلام فقال مالک و تعطینی ماذا قال اعطیک
ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ و ذمۃ ابی بکر و ذمۃ خالد ان لا اجاوز علیک و
ان اقتل منک فاعطاہ مالک یدہ و خالد علی تلک العزیمۃ من ابی بکر
فی قتلہ فقال یا مالک انی قاتلک فقال لا تقتلنی فقال لابد و امر بقتلہ
فتھیب المسلمون ذلک وقال المھاجرون اتقتل رجلاً مسلماً وقد اعطیتہ
ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ فقام ضرار بن الازور فضرب عنقہ یعنی خالد نے
کہا ای مالک بن نویرہ اسلام قبول کر مالک نے کہا تو تو ہمکو کیا دیگا خالد نے
کہا کہ ذمہ خدا و رسول اور ذمہ ابوبکر و خالد کہ تجہپر زیادتی نہ کرینگے اور درگذر
کرینگے پس مالک نے اپنا ہاتھ خالد کو دیا اور خالد اپنے اوسی عزم پر تھا

یعنی تقیہ جاری رہیگا روز قیامت تک ۱۲

فاذا کان المالک کو ذمہ خدا و رسول و ابوبکر و خالد دیکر ... مارا

سید المطاعن جلد ۲ صفحہ ۱۲۰۶

Presented by: Rana Jabir Abbas

از جانب ابوبکر کہ مالک کو قتل کرین پس خالد نے مالک سے کہا ہم مالک
ہم تجھکو ضرور قتل کرینگے مالک نے کہا اے خالد ہمکو قتل نہ کر پس کہا خالد
نے ضرور ہے کہ قتل کرین اور قتل کرنیکا حکم کیا تمامی مسلمانون پر یہہ امر
نہایت گران ہوا اور مہاجرین نے کہا اے خالد تو اوس شخص کو قتل کرتا ہے
جسکو خدا اور رسول کی ضمانت دیچکا ہے پس ضرار بن ازور نے بحکم خالد مالک
کو قتل کیا انتہی اور وجہ قتل وہی ہے کہ خالد اولا حکم خلافت پناہ سے مجبور
اور ثانیا خود ایسا بادہ نخوت وغرور سے مخمور اور نشہ عشق ام متمم زوجہ
مالک مین چور تہا کہ وہ کب ان امور کو لحاظ کرتا از ینجا است کہ مالک نے
جب ہر طرح دیکہا کہ خالد قتل سے اوسکے باز نہین آتا باوصفیکہ عبداللہ
بن عمر بن الخطاب اور ع اصحاب والوقتادہ انصاری نے اس بارے
مین بہت کچہہ گفتگو کی اور سب مہاجرین ہمراہیان خالد برہم ہوئی مگر خالد
نے ایک کی شنوائی نہ کی تب مالک نے کہا اگر کچہہ نہین مانتا تو ہمکو ابوبکر
کے پاس بہیجدے وہ جو چاہی کری مگر خالد نے ایک نہ مانا جیسا کہ تاریخ
ابن خلکان مین ہے وکان عبد اللہ بن عمر و ابو قتادۃ الانصاری حاضرین
فکلما خالدا فی امرہ فکرہ کلامہما فقال مالک یا خالد ابعثنا الی
ابی بکر فیکون ہو الذی یحکم فینا فقد بعث الیہ غیرنا ممن جرمہ اکبر
من جرمنا فقال خالد لا اقالنی اللہ ان اقلتک وتقدم الی ضرار
بن الازور الاسدی لیضرب عنقہ والتفت مالک الی زوجتہ
ام متمم وقال لخالد ہذہ التی قتلتنی وکانت فی غایۃ الجمال
یعنے عبداللہ بن عمر وابوقتادہ انصاری نے جو حاضرین لشکر سے تہے بہت
کچہہ خالد سے اس مادہ مین کہا مگر خالد نے ایک نہ سنا تب مالک نے کہا کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمکو ابوبکر کے پاس بہیجدے وہی جو چاہی حکم کرین کہ جنکا جرم ہمسے بہی زیادہ
تہا تو نے اون لوگون کو ابوبکر کے پاس بہیجدیا ہے خالد نے کہا خدا
ہمسے در گذر نہ کرے اگر تجہسے در گذر کرین بعد اوسکے ضرار کو حکم دیا کہ
مالک کو قتل کرو تب مالک اپنی زوجہ ام متمم کی طرف متوجہ ہوا اور خالد
سے کہا کہ تو نے ہمکو فقط اسی غرض سے قتل کیا اور وہ عورت نہایت حسین
تہے انتہی پس معلوم ہوا کہ مالک نے بدرجہ مجبوری یہ بہی کہا کہ ہمکو ابوبکر
کے پاس بہیجدو مگر خالد نے یہ بہی نہ مانا کیونکر مانتا حالانکہ جانتا تہا کہ مملوک
مالک و طرفدار بے نصیب وہالک خلیفہ دوم وہان موجود ہین وہ اپنے
مالک کو کب قتل ہونے دینگے اور ہم اپنی خواہش نفسانی کیونکر پورا کرینگے
چنانچہ سابقاً یہہ بہی مذکور ہوا کہ جب خالد مدینہ مین آیا تو اوسکو گمان ہوا
کہ ابوبکر بہی مثل عمر کے ناراض ہین ایک روز تنہائی مین جاکر ابوبکر سے ملاقات
کرکے راضی کیا جب وہان سے نکلا تو مسجد مین جاکر عمر سے کہا ای پسر حنتمہ اب نزاؤ تب
عمر نے سمجہا کہ خالد نے ابوبکر کو راضی کر لیا اب معلوم نہین کہ مولوی صاحب کے نزدیک مالک نے کون دقیقہ اپنی
جان بچانیکا اوٹہار کہا تقیہ بہی کیا قصد بہی خلیفہ کے حضور کی خدمت پر بہی راضی
ہوا انہین پور خلافت اور ابو قتادہ انصاری و کل مہاجرین بہی شفیع ہوے
اور ذمہ خدا اور رسول و ابوبکر کا بہی خیال دلایا مگر کچہہ مفید و سودمند نہوا اور
اون سب امرون پر ایک دلیل قوی یہہ بہی ہے کہ مالک ایسا بیقصور محض
تہا کہ خلیفہ ثانی نے باوصف واجب جاننے اطاعت ابوبکر کی اوسکی مخالفت
کی اور اپنے مالک کے لئے اوس طرفدار ہالک نے بہت سے لوگون کو
خون ناحق کے بدلہ لینے کے لئے شفیع گردانا اور بعد تعہد خلافت مال
و سبایا سب واپس کئے اور خالد کو معزول کیا اور یہہ امور اور کسی منکر

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زکوۃ کے بارے مین منقول نہین ہین پس معلوم ہوا کہ مالک یقینی مسلم
و مومن و دیندار تھا اور قاتل اوسکا گنا ہکار خاطی و زناکار و واجب
القتل و قابل سنگسار تھا آٹھوین اگرچہ اسی تقریر سے بقیہ تقاریر مولوی صاحب
کا بطلان کالشمس فی النہار ہے مگر لکھے دیتا ہون کہ اوسکو لازم تھا بیعت ابوبکر
کرنا بنابر اقتدا جناب امیرؑ پس بفرض تسلیم مولوی صاحب اسکو ثابت کرین
کہ بیعت کرنا جناب امیرؑ کا قبل از قتل مالک ہوا اور اوسکو اسکا علم بھی حاصل
ہوا تا اقتدا کرتا اور یہہ امر محال ہے کیونکہ خود ناقل ہین کہ جناب امیرؑ نے
بعد وفات جناب سیدہ چھہ مہینہ کے بعد بیعت ابوبکر کی فخبت الجدار ثم الفتہ
نوین ہرگاہ امامیہ مالک کے اجتہاد کے قایل ہی نہین ہین تو اگر اجتہاد مالک
بنابر اصول امامیہ نہ ثابت ہو تو کیا مضایقہ ہے اصول موضوعہ اہل سنت
کی مطابق تو اوسکا اجتہاد ثابت ہوا پھر اوسکا قتل کیونکر جائز ہوا دسوین
انچہ بوی رسید از خدا رسید اعادہ قول خالد بن ولید زانی پلید ہی یہہ
تو عین عقیدہ آپ لوگ کا ہے عثمان کو بھی تو یہی کہئیے گا کہ انچہ بوی رسید
از خدا رسید گیارہوین یہہ کہنا مولوی صاحب کا زیادہ برین نیست کہ
بجہت اشتباہ کافر نباشد دلیل کمال خرافت ہے کہ اسمین اونکی اوستاد
بھی مبتلا ہوے ہین مگر فرق یہہ ہے کہ شاہ جی مالک کو ایکدم کافر و مرتد حقیقی
بیان کرتے تھے جسکے بعد فرمایا مسلما کہ مالک بن نویرہ مرتد بنود بخلاف
مولوی صاحب کہ ابتدا سے کفر و ارتداد حقیقی مالک سے یہہ مملوک صعلوک
انکار شدید کرتے ہین اور بجز تبدیل و تقصیر بعض حقوق کے اور کسی
امر کا اپنی مالک عمر کو مرتکب نہین جانتے چنانچہ تمامی منتہی الکلام
مین ایسے امر پر زور دیا ہے پس اب یہہ کہنا مولوی صاحب کا کہ زیادہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

برین نیست کہ بجہت اشتباہ کافر نباشد کیسا بموقع و بیجا ہے اس سے زیادہ
کب آپکی نزدیک تہا جواب اپنی خلیفہ دوم کے مالک کی حق مین یہہ احسان جتاتے
ہین ابتدا سے بحث یہی ہے فہذا مما یضحك الثكل بہر کیف یہہ اشتباہ جسکے وجہہ سے
آپ مالک پر یہہ احسان رکہتے ہین کہ اوسکو کفر سے بچاتے ہین دیکہنا چاہئیے
کہ فقط مالک سے کو ہوا یا اور کسی کو بھی تو اوسپر بھی یہہ احسان رکہنا چاہئیے
نہ یہہ کہ ایک ہی کو مورد احسان و زیربار امتنان کرین جیسا بعد وفات
رسول مالک کو سقوط فرضیت زکوۃ کا دہوکہا ہوا تہا ویسا ہی آپکی
خلیفہ دوم کو بفور وفات سرور کائنات یہہ اشتباہ پیدا ہوا کہ حضرت نے
رحلت ہے ہی نہین فرمائی بلکہ مثل حضرت عیسیٰ کے آسمان پر عروج کیا اور
پہر مطابق مسلک روافض قایل برجعت تہی کہ پہر رجوع فرماینگے کیونکہ
بغیر استیصال منافقین رحلت آنحضرت غیر ممکن ہے بلکہ انکو اسپر ایسا
جوش وخروش تہا کہ تلوار کہینچے بیٹہے تہے کہ اگر کوئی کہیگا کہ رسول نے
دنیا سے انتقال فرمایا تو ہم اوسکو قتل کرینگے سبحان اللہ مالک کے
انکار زکوۃ کے وجہہ تو یہہ بیان ہوتی ہے کہ اوسکو بصیرت کامل ایمان
مین حاصل نہ تہی مگر خلیفہ دوم کے حق مین کیا ارشاد ہوگا کہ باوصف
تلاوت آیہ کریمہ انك میت و انہم میتون انکار وفات رسول کیا کہ آخر اسماء
بنت عمیس کے فہمایش سے سمجہے کہ نہین فی الواقع رسول نے انتقال کیا
کما فی مدارج النبوۃ جس سے انکار قرآن بہی لازم آیا و منکر القرآن کافر
اگر یہان بھی وہی بے بصیرتی کا عذر کرین جو دربارہ مالک پیش کرتے
ہین جیسا کہ حسب افادہ علامہ عینی و عسقلانی انکی بے بصیرتی ثابت ہے
تو ممکن ہے فہما واحد و مثل المالك هذا الصاحب تد اسیطرح ابی بن کعب و ابن

اشتباہ ہمی بر مثل اشتباہ مالک بن نویرہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسعود کے اشتباہ کو دربارہ قرانیت حمد و معوذتین ناقل ہین
جسکے وجہہ سے اصل تواتر قرآن باطل ہوتا ہے اسیطرح حضرت
ابن عباس کے اشتباہ دربارہ رویت پروردگار کے ناقل ہین
وغیرہم من الاصحاب الکبار کما ھو مسطور فی دفاترھم پس بالفرض ایسے اشتباہ مین
یہہ کل حضرات مشارک مالک ہوئے پھر تخصیص مالک کے کیا وجہ
اور اوسیکو بالخصوص مورد حدیث اصحابے قرار دینے کا کیا باعث
اسلئے کہ بفرض تسلیم اوس سے ایک احداث ہوا پس یہہ ایک فرد
ہوگی افراد احداث و تبدیل و تغیر و تقصیر حقوق سے جیسا کہ خود
مولویصاحب نے بہی کہا ہے کہ بعض اوسکے مالک مین پائی گئے
اور بعض فردین دیگر صحابہ مین پس حال مالک و عمر بن الخطاب
وغیرہ جنسے تبدیل حقوق و تقصیر بعض حقوق ہوئے خواہ بسبب شکوک کے
یا بسبب غلبہ نفس امارہ کے مساوی ہوا پس اصل تبدیل و احداث
مین یہہ سب لوگ مساوی ہوئے پس حضرت عمر بہی مصداق حدیث
اصحابے کیون نہونگے اور اگر یہہ شبہہ ہو کہ چونکہ مالک بن نویرہ ایک
صحابی کے ہاتہہ سے قتل ہوا تو وہ یقینی مرتد ہوا بخلاف اورون کے
تو یہہ خیال محض خام ہے کیونکہ مجرد قتل کیا جانا اگرچہ بدست صحابے
ہو عقلا خواہ نقلا نہ مثبت صحت قتل ہے نہ مستلزم احداث و ارتداد
دیکہئے خود شاہصاحب تحفہ مین فرماتے ہین اسے طعن مالک مین
ودر حضور جناب پیغمبر ہمین خالد بن ولید صدہا را از مسلمانان مفت
بہ شبہہ ارتداد کشتہ بود و آنحضرت اصلا متعرض او نشدہ چنانچہ
باجماع اہل سیر و تواریخ ثابت است قصہ اش آنکہ جناب پیغمبر خالد

ص ۲۵۰
منتہی الکلام

ص ۵۳۴
تحفہ اثناعشریہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خالد را بر لشکری امیر کردہ فرستادند و او بر قومی تاخت و انہا اسلام
اوردہ بودند لیکن ہنوز قواعد اسلام را درست نداشتہ و در وقتیکہ مشغول
بقتل انہا شدند در مقام اظہار اسلام این کلمہ از زبان ایشان بر آمد کہ صبانا
صبانا یعنے بیدین شدیم مراد آنکہ از دین قدیم خود توبہ کردیم و باسلام
در آمدیم خالد بکشتن ہمہ انہا امر فرمود عبد اللہ بن عمر کہ یکے از متعینان
خالد بود یاران و رفیقان خود را تقید کرد کہ این مردم را اسیر دارید و نہ
کشید چون بحضور جناب پیغمبر رسیدند و این ماجرا اظہار کردند جناب
پیغمبر را شفقت و بسیار افسوس کرد و گفت اللہم انی ابرأ الیک مما صنع
خالد الخ حالانکہ تناقض اسکا بہی ظاہر ہے کہ شروع مین فرماتے ہین
اصلا متعرض نشدہ اور اخیر مین تحریر کرتے ہین کہ جناب رسول خدا
نے فرمایا اللہم انی ابرأ الیک اسکو شاہ جی کوئی شے بہی نہین تصور کرتے
معذلک وہان آثار و علامات سے معلوم ہوا کہ فقط اشتباہ سے
قتل ہوا اسوجہ سے حضرت نے اوس سے قصاص نہین لیا بخلاف
قتل مالک کے کہ بالیقین خلیفہ اول کو معلوم ہوا کہ خالد نے محض براہ
بد نفسی و شہوت پرستی قتل کیا بہر کیف جب ایسے جاہلون کے ہاتہ
سے قتل ہونا مثبت ارتداد و تقصیر حقوق نہین ہوا کہ اُن لوگون کو شاہ
صاحب نے یقینے مسلمان کہا اور رسول خدا نے اوسپر تاسف کیا تو
قتل مالک کے بارے مین یہہ قتل کیونکر مثبت ارتداد ہوا حالانکہ خود
شاہجی بہی قتل مالک کو از قبیل شبہہ قرار دیتے ہین پس حال ان
مقتولین کا مقتولین عہد رسول بنا بر تقریر شاہصاحب مساوی
ہوا پہر ایک کو مرتد کہنا اور دوسرے کو مسلم کہنا یا اون کو مورد حدیث

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصحابی کہنا نہ انکو بلا وجہ ہے پس معلوم ہوا کہ بنا بر اس تقریر کے بہی
نفس اشتباہ مالک دربارہ زکوۃ و اشتباہ دیگر صحابہ مثل عمر وغیرہ مسائل
ہوا پس ایک کو مورد حدیث قرار دینا نہ دوسرے کو یقینا محض نا انصافی
ہے ازینجا است کہ صاحب نہایہ و مجمع البحار و صاحب استیعاب
نے ایسون کو بہی اوسکے حکم مین داخل کیا ہے کما سیجئ من بعد انشاء الله
بارہوین بفرض تسلیم کہ مالک مرتکب کبیرہ ہوا جب کل مرتکب کبیرہ کا فر واجب
القتل ہوتا بدلیل و برہان ثابت کیجئے تب البتہ یہ دعوی پیش کر سکتے
ہین وہو غیر صحیح فالحمد للہ کہ کل تقاریر مولویصاحب دربارہ مالک
و احداث و ارتداد باطل ہوے اور اجتہاد اوسکا بنا بر مسلک سنیہ
باوضح برہان ثابت و قائم ہوا فالحمد للہ حمدا جزیلا و اضح رہے
کہ مولویصاحب نے اس عبارت کو قبل نقل عبارت جناب سید
اعلے اللہ مقامہ درج کتاب کیا تہا مگر فقیر نے بغرض مناسبت اس
عبارت کو بعد ذکر فضایل و مناقب مالک خلیفہ دوم یہان درج کیا
اب مولویصاحب بغرض براءت خلیفہ دوم الزام اعتراض بر خلیفہ اول
سے فرماتے ہین محققین اہلسنت کثرہم اللہ فی العالمین در کتب کلامیہ اثبات
نمودہ اند کہ حضرت فاروق بجہت عدم اطلاع بر تفصیل حقیقت حال
چنین فرمودہ بودند معذلک رجوع او ہم بمرتبہ شیاع و ذیاع رسیدہ
و اغماض از قصاص در آوان فرمان روائی خود نیز دلیل این مدعا
است کما لا یخفی و ازینجا است کہ باقر مجلسی در عدم قصاص و ضرب
حد فاروق را با صدیق شریک داشتہ چنانچہ عبارت حق الیقین در
بیان وجوہ طعن بر ابوبکر صدیق باین مقصود ناطق است وہی ہذہ

صفحہ ۱۰۱ منتہی الکلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یکی انکہ خالد را بعوض مالک قصاص نکرد دیگر آنکہ حد زنا کہ خالد با زن مالک
کرد اقامت ننمود دیگر انکہ خون سایر مقتولین را باطل کرد و قصاص
و دیت شان را نگرفت و درین کارہا عمر با او شریک است و در تضییع
قصاص مالک از خالد عمر شریک غالب است انتہی مگر ناظرین با تمکین
پر خرافت اس کلام کی ظاہر ہے کیونکہ ہرگز عمر نے اپنی رای سے رجوع
نہ کیا ہان زمانہ خلیفہ اول مین بمجبوری ساکت رہے اور بعد خلافت
اول کام یہی کیا کہ خالد کو منصب امیر الامرای سے معزول کیا اور مال
و سبایا اون مانعین زکوۃ کو واپس کر دیا جیسا کہ ملل و نحل سے سابقا
مذکور ہوا اور کیونکر رجوع کرتے خلیفہ دوم کہ خود خلیفہ اول نے بھی
اس قتل کے ناحق ہونیکا اقرار کیا جیسا کہ جملہ تاولت فاخطاء سے
ظاہر ہے اور اس سے بڑھکر دلیل ساطع یہہ ہے کہ خلیفہ اول نے
بتصریح شاہصاحب مالک کے دیت بیت المال سے دلوائی پس
اگر قتل مالک حق پر ہوا ہوتا تو یہہ دیت کیونکر دیجاتی باقی رہا یہہ کہ عمر
نے خالد کو قتل کیون نہ کیا پس جواب اسکا ذمہ مولوی صاحب ہے
نہ ذمہ اہلحق کیونکہ اہلحق تو ہمیشہ خلیفہ ثانی کو یہی الزام دیتے رہے کہ اگر
رجوع طرف رائے ابوبکر کے کیا تھا تو رد اموال و اساری و اطلاق
محبوسین کیون عمل مین لائے اور اگر اپنی رای سابق پر تھے تو باوجود
قدرت و اختیار تام اپنے عہد مین قصاص اپنے مالک کا کیون نہ لیا
اور خالد خلد فی النار کو کیون قتل نہ کیا اسکی کچھہ توجیہ مولویصاحب کو
لازم تھی اور بغیر کسی وجہ وجیہ کے فقط عذر رجوع سے خلیفہ صاحب کے
جان نہین بچتی بالجملہ بحد شیاع و ذیاع پہونچنا رجوع کا فقط مولویصاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسکے زبان خرافت بیان سے ہے ورنہ کتب معتبرہ مثل ملل ونحل و صواعق وغیرہ سے رد سبایا بجد ذبیح و شنیع پہونچا ہے کہ وہ دلیل عدم الرجوع ہے اور قتل خالد کچھ انتظام ملکی و مالی مین خلل انداز ہوگا اسلئے عمل مین نہ آیا اور یہ بات بھی خیال مین آئی ہے کہ حضرت خلیفہ اول کا دیت مالکما دلوانا اور تاول فاخطاء فرمانا یہ سب محض بخاطر خلیفہ ثانی تھا اسلئے کہ مالک اونکی بڑے پیارے دوست تھے ورنہ مسلم مقتول بالخطاب کے اموال کو تقسیم مسلمانان کرنا اور سبایا کو مثل سبایائی کفار کے بغلامی وکنیزی بانٹنا کس اجتہاد اور کس شریعت مین جائز ہوسکتا ہے اوسیطرح سے خلیفہ ثانی نے بھی اپنے عہد خلافت مین بلحاظ عدل عمرو لو تقدیرا اُسارا اور اموال کو حدود دُشترک سے رد کرایا مگر بخاطر خلیفہ اول کہ اونہین کے عنایت سے خلافت ہاتھ لگی تھی بمقتضائے هل جزاء الاحسان الا الاحسان قتل خالد سے درگذر کیا کہ جانتے تھے کہ خالد اونکا بڑا پیارا دوست تھا اور ہوسکتا ہے کہ کہا جاوے چونکہ زور خالد کا خلیفہ صاحب پر بچپنے سے ثابت تھا اور رعب اوسکے اونکے دل پر چھائے ہوئے تھے اسوجہ سے جرات اسکی نہوئی ہوگی کہ قتل کرین کیونکہ خالد نے خلیفہ کے ایک ٹانگ سن طفولیت مین توڑدی تھی چنانچہ انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون حلبی مین ہے قیل و اصل العداوۃ بین خالد و بین سیدنا عمر علی ماحکاہ الشعبی انھما وھما غلامان تصارعا وکان خالد اقوی فکسر خالد ساق عمر فعولجت و جبرت ولما ولی سیدنا عمر علی الخلافۃ اول شئ بدء بہ عزل خالد لما تقدم وقال لا یلی لی عملا ابدا انتھی یعنی باعث اصلی عداوت کا درمیان خالد اور عمر کے یہ تھا کہ بنا برحکایت شعبی یہ دونون لڑکپن مین کشتی لڑے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھی خالد عمر سے زیادہ مضبوط تھا پٹک دیا اور عمر کے ٹانگ ٹوٹ گئی مرہم
پٹی سے پیر اچھا ہوا جب خلافت ملی تو سب کامون سے پہلے یہی کام
کیا کہ خالد کو موقوف کیا پس وہی خوف باعث ہوا ہوگا کہ جرات قتل پر
نہ کر سکے اور موئید اسکے ہے وہ روایت کہ جب حسب الحکم خلیفہ ابو عبیدہ نے
بلال کو حکم دیا کہ خالد کو عمامہ سے اوسکے سر کے باندہو تو خالد نے بلال کو
گالی دی آخر یہہ خبر بھی بارگاہ خلافت مین پہونچی تہی پس خلیفہ کو قتل
خالد کے جرات نہوئی ہوگی کما فی مرآۃ الزمان اور نیز زمانہ ابو بکر مین بھی تو
بدرجہ ثالثہ بھی استدعا کے تھی کہ اگر نہ قتل کرتے ہو نہ رجم کرتے ہو تو
معزول ہی کرو مگر ابو بکر نے نمانا پس وہی آخری سزا جاری کی کہ
اوسکو موقوف کیا اور عمامہ سے محبوس بھی کر دیا مگر سب دوسرے دور سے
نہ روبرو و حضور سے باقی رہا یہہ امر کہ یہہ معزولی کس سبب سے تھی آیا اسکو
سے کہ خالد جناب خلافت مآب کو ہمیشہ بنظر حقارت دیکھتے تھے اور نام
مادر گرامی نجیبۃ الطرفین خلیفہ کو یاد کرتے تھے جیسا کہ مرآۃ الزمان مین ہے
کہ خالد عمر کو اعیسر ابن حنتمہ کہتے تھے یا بوجہ عداوت قدیمہ جیسا کہ کتاب
مذکور مین ہے کہ جب عمر نے مال خالد کو تقسیم کرا لیا حتی النعل تو لوگون
نے کہا ھذہ واللہ عداوۃ پس مورخین کے نزدیک قول راجح و ارجح
یہی ہے کہ بوجہ قتل مالک بن نویرہ خلیفہ دوم نے خالد کو معزول
کیا چنانچہ مرآۃ الزمان مین ہے وکان اکبر ذنوب خالد عندہ قتل مالک
وکان یحث ابابکر علی عزلہ ویحرص علی قتلہ بسبب قتلہ لمالک وکان ابو بکر
یتوقف فلما مات ابو بکر وولی عمر قال واللہ لا یلی لی خالد ابداً
انتہی ملخصاً یعنے سب سے بڑا گناہ خالد کا عمر کے نزدیک قتل مالک تھا

اصل مقصد کینہ ذاتی ہے

اختلاف وجوہ عداوت خالد و عمر خلیفہ دوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ابو بکر کو بھی عزل خالد پر آمادہ کرتے تھے مگر وہ متوقف رہے بعد
وفات ابو بکر جب خود عمر خلیفہ ہوئے تو کہا واللہ کبھی خالد ہمارے کسی کام کا
متولے نہین ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ خلیفہ ثانی جیسا شروع مین اس
قتل کو ناحق جانتے تھے ویسا ہی بعد حصول خلافت بھی بلکہ تا دم مرگ
تمنا کرتے تھے کاش رسول سے پوچھے ہوتے اور مال کا واپس کرنا
قیدیون کا آزاد کرنا خالد کا معزول کرنا یہہ سب برہان ساطع و دلیل قاطع
ہے اس امر پر کہ وہ اپنی راے پر باقی تھے اور بحمد اللہ یہہ دعوی خود
مولویصاحب کے بیان سے بھی باطل ہے کیونکہ مولویصاحب سابقًا
صحیح بخاری سے ناقل ہین کہ جب ابو بکر نے چاہا مانعین زکوۃ سے جنگ
کرنے کو تو اوسیوقت عمر نے مناظرہ کیا اور آخر مین عمر نے بھی قول ابوبکر
کے متابعت کے پس ہرگاہ پہلے سے مناظرہ ہو چکا تھا اور بحث طے
ہو گئی تھی تو پھر مخالفت کیسی کہ بعد قتل اپنے مالک کے یہہ شور و شغب
مچایا اور ہمیشہ خلیفہ سے اصرار کرتے رہے کہ خالد کو قتل کرو یا رجم کرو یا
عزل کرو اور بعد خلافت وہی کیا تو اب بخوبی معلوم ہوا کہ پہلا مناظرہ
دربارہ عموم مانعین زکوۃ تھا کہ راے ابو بکر کے موافق ہو گئے یہہ دوسرے
مخالفت ہی بعد قتل اپنے مالک کے جو مدۃ العمر بنے رہے باوصف
سزاے خالد چونکہ سزاے کافی اور قصاص شافی نہین لیا دل مین خلش رہا
کرتے تھے باقی طعن جناب علامہ مجلسی وہ اپنے حال پر ہے اوسکا دفعیہ
بیشک نہین ہوا اور نہ قبول اون مطاعن سے رجوع خلیفہ دوم کا
ثابت ہو سکتا ہے جو اس افتخار سے مولویصاحب اوسکو نقل
کرتے ہین کیونکہ یہہ قول خلیفہ دوم کہ خالد کو معزول و محبوس کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگرچہ مفید ثبات راے خلیفہ دوم ہے دربارہ جرم خالد بقتل مالک
مگر مفید گو ہے خلاصی خلیفہ دوم نہین ہے کہ اونھون نے حق خدا کو
معطل کیا اور خالد کو قتل و رجم نہ کیا خواہ بوجہ خوف از خالد ہو یا بغرض
رعایت حقوق خلیفہ اول کہ خالد اونکے بڑے چہیتے اور پیارے
تھے چنانچہ ایسی ہی رعایت خلیفہ سوم نے دربارہ عبد اللہ بن عمر قاتل
ہرمزکے جو بتصریح شاہ ولی اللہ اول وہن و علامت ضعف
خلافت خلیفہ سوم تھا کما فی ازالۃ الخفا فلیس ہذا اول قارورۃ کسرت ازالۃ الخفا
فی الاسلام بعد ازین چونکہ صاحب وجیزہ نے مقدمہ تحفۃ النواد ر ملا حسین
کاشفی سے یہہ عبارت نقل کی ہے و راے عمر بن الخطاب بران
قرار گرفت کہ اسیران و اموال ان طایفہ را کہ زکوۃ نیدا دند باز دہد
و گروہی کہ اوقات خلافت صدیق محبوس بودند رہا فرماید جس سے
بقا خلیفہ دوم کا اپنے مخالفت سابقہ پھر ظاہر ہوتا ہے اور بطلان
قول مولویصاحب لازم آتا ہے کہ قائل برجوع خلیفہ ہین لہذا اس
عبارت تحفۃ النوادر پر بھی مولویصاحب معترض ہین چنانچہ فرماتے ہین منتہی الکلام ۱۰۱ صـ
حاجتی بذکر روایت ملا حسین کہ حالش منکشف می شود باقی نماندہ
بروایت معتبرہ اہلسنت ثابت فرمانید کہ فاروق اعظم بر نکیر خود
اصرار داشتہ پس چرا انہمہ کلفت بجمع امثال این روایات می باید
کشید مگر در ذہن حضرت تسنن ملا حسین راسخ و ثابت گشتہ کہ بر
دامنش دست انداختہ بالزام سنیان پرداختہ الخ مگر الحمد للہ
کہ فقیر نے پہلے ہی مطابق دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ کتاب ملل و نحل
علامہ شہرستانی سے اس امر کو ثابت کر دیا کہ خلیفہ دوم اپنی اوسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملل و نحل مطبوعہ رائے پر بعد حصول خلافت بھی باقی رہے وھذہ عبارتہ الخلاف

السابع فی قتل مانعی الزکوۃ فقال قوم لا تقاتلهم قتل الکفرۃ و

قال قوم بل تقاتلهم حتی قال ابوبکر لو منعونی عقالا مما اعطوا

رسول اللہ لقاتلتهم علیہ ومضی بنفسہ الی قتالهم ووافقہ الصحابۃ

باسرهم وقد ادی اجتهاد عمر فی ایام خلافتہ الی رد السبایا والاموال

الیهم واطلاق المحبوسین منهم وقریب منہ ما فی الصواعق

اور درمنثور سیوطی سے بھی تا دم مرگ اس عزم پہ باقی رہنا ظاہر ہوا

اور یہہ کتابین ایسی نہین ہین کہ محتاج ذکر توصیف وتعریف ہون ہان

اگر امثال شہرستانی وغیرہ کو بھی مولویصاحب رافضی قرار دین تو یہ

امر دیگر ہے حالانکہ ملا حسین کاشفی بھی ایسے نہین ہین کہ مولویصاحب

اونکو رافضی یا شیعہ کہین کیونکہ صاحب صواعق محرقہ ابن حجر مکی

جنکے محدثیت اور تعصب مشہور ہے اور شاہ عبد الحق اونکو افضل

صد ۶۳ علمائے مکہ در زمان خود بیان کرتے ہین صواعق محرقہ مین اونکے

کلام سے استدلال کرتے ہین بلکہ ان الفاظ کے ساتھہ یاد کرتے ہین

د موید انیقول است انچہ افضل المتاخرین مولانا حسین کاشفی در تفسیر

خود در این آیہ نقل کردہ اند الخ پس جسکو ابن حجر مکی افضل المتاخرین

کہین اوسکے بارہ مین قدح کرنا بجز مولویصاحب کس سے ممکن ہے

بعد اوسکے مولویصاحب رفع خلجان عوام کے لئے جو حرکات شنیعہ

خالد بن ولید سے پیدا ہوتے ہین فرماتے ہین عوام را خلجان می شود

خالد بن ولید ہم از زمرہ طیبہ اصحاب کرام است او را باین لفظ شنیع

وکلام فظیع یاد کردن چہ معنے داشتہ باشد وازالہ این

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہم برین نہج است کہ صحابہ کبار را اگرچہ خلفائے راشدین باشند
از حقیقت بشری منزہ نباید فہمید الخ پس بیشک یہہ جملہ نہایت صحیح ہے
ہم لوگ بھی ایسا ہی کہتے ہین کہ ایسا ہی سمجھنا چاہئیے نہ یہہ کہ سبکو عادل
وقطعی المغفرہ یقینی جنّتی پس ہرگاہ بنابر تقریر آپکے وہ لوگ حقیقت
بشری سے منزہ نہین ہین تو پھر آپکو کیا عذر ہے جو آپ اونکی غلبہ ہوا
وحرص وبغض وعناد کو نہین قبول کرتے جو حقیقت بشری مین داخل
ہے حالانکہ رسول مقبول نے بنصّ صریح فرمایا کہ تملوگ تحاسد وتباغض
کروگے چنانچہ ویسا ہی انھون نے کیا کہ حقوق اہلبیت طاہرینؑ کو
بجبر وقہر وغصب وعدوان غصب کیا اور اونکو محروم کرکے
خود خلیفہ بن بیٹھے جسپر سیکڑون نصوص صریحہ موجود ہین سبحان اللہ
خالد بن ولید کے اصلاح کے لئے حقیقت بشری کا پردہ ڈالا
جاتا ہے اور جب خلفا کے بارہ مین وہی حقیقت بشری دکھائے
جاتے ہے تو محالات واستبعادات پیش کئے جاتے ہین یہہ کونسا
انصاف ہے اگر اونکے بارہ مین بھی حقیقت بشری قبول کیجائے
کہ بسبب حقیقت بشری وغلبہ حرص وہوا کے اونسے یہہ سب امور
سرزد ہوے اور حقدارون کی حق تلفی کی گئی تو سارا قصہ نزاع
شیعہ وسنی کا فیصلہ ہوجاتا ہے باقی رہا یہہ جملہ مولویصاحب کا کہ
خالد بن ولید از زمرۂ طیبہ اصحاب کرام ست اورا باین لفظ شنیع
وکلام فظیع یاد کردن چہ معنی داشتہ باشد پس دلیل کمال خرافت
ہے کیونکہ جو عبارت صاحب وجیزہ نے صاحب مقصد اقصے سے
نقل کیا اوسمین نہ کوئی لفظ فظیع ہے نہ کوئی کلام شنیع چنانچہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صہ۴۶ وہ عبارت بنقل خود مولویصاحب یہہ ہے و صاحب مقصد روایت
کردہ چون تفاصیل این قصہ بمدینہ رسید عمر گفت ظلم کرد دشمن خدا
کہ مردے را از مسلمانان بکشت و زن او را گرفت اسمین تو کوی
ایسا جملہ نہین ہے جو کلام شنیع ہو اگر دشمن خدا کیطرف اشارہ ہے
پس یہہ تو سخن نکتہ خلیفہ صاحب تھا سیکڑون صحابہ کو بلفظ
عدو اللہ یاد کرتے تھے بلکہ خود انہین خالد کے بارےمین شاہصاحب
ناقل ہین کہ جناب رسالت مآبؐ جب انکے کشت وخون مسلمانان
پر واقف ہوئے تو حضرت نے فرمایا اللھم انی ابرء الیک مما صنع
خالد یعنے حضرت نے خالد سے تبرا فرمایا اور اس تبرا کو شاہصاحب
نے ایسا سہل سمجھا کہ فرمایا و آنحضرت اصلا متعرض او نشد
پس ہرگاہ رسول کے تبرا کرنیسے عوام کو دربارہ صحابہ کچھہ خلجان
نہین ہوتا تو خلیفہ دوم کے یا عدو اللہ کہنے سے کیونکر خلجان پیدا
ہوگا طرہ اسپر تو یہہ ہے کہ خلیفہ دوم نے خالد کو زانی بھی فرمایا ہے
عدو اللہ بھی کہا جیسا کہ سابقا مذکور ہوا بعد اسکے جو مولویصاحب
بحوالہ اپنے رشید المتکلمین کے چند واقعہ دربارہ مناظرہ و مناز عہ
خلفا و صحابہ تحریر کرتے ہین پس اگرچہ وہ واقعات از قبیل
سرو وبستان یا ددہانیدن ہے کہ مضرت اوسکے مولویصاحب
کے لئے زیادہ ہے بہ نسبت نفع کے اور بہت سے امور اوسمین
خلاف واقع درج ہین کیونکہ انکے خیانت نقل مین کچھہ شیطان
سے بھی زیادہ مشہور و معروف ہے معہذالک وہ خارج
از مبحث ہین تحقیق مسایل مین بفرض تسلیم مناظرہ کرنا اور امر ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور قذف کرنا یعنی تہمت لگانا کسی کو کہ اسنے زنا کیا اسکو رجم کرو اسنے مسلمان
کا خون کیا اسکو قتل کرو یہ امر دیگر ہے مناظر سے اسکو کوئی واسطہ نہین ہے
فان بینھما بون المغارب والمشارق وقیاس احدھما علی الاخر قیاس
مع الفارق قال المجیب اگر کوئی کہے کہ لفظ اصحابی کا فرمایا اقول اولاً
اگرچہ بیان سابق سے بطلان اس تقریر کا ظاہر ہوا مگر اجمالاً یہ کہنا ضرور ہے کہ
کل کلام رسول علی المعنی اللغوی محمول ہوتے ہین یا محمول علی المعنی الاصطلاحی
اگر محمول علی اللغوی ہے تو مورد مدح وذم دونون مین معنی لغوی مراد لینا چاہیے
اور اگر معنی اصطلاحی ہے تو ہر مقام مین وہی معنی مراد لینا چاہیے نہ یہ کہ تفریق
کرنا کہین معنی اصطلاحی اور کہین معنی لغوی مراد لینا سبحان اللہ یہ جملہ مشہور ہے
کہ ایلچی را چہ زوال خدمت رسول مین ایلچی گری کا کیا ہی نتیجہ ہے کہ وہ بیچارے
جہنمی قرار دیے جائین اور ساتھی حضرت کے جو سیکڑون ظلم ہزارون بدعتین
قائم کرین وہ مورد تحسین وآفرین ہون اور انکا سارا مواخذہ ایلچیون کی
گردنون پر ڈالا جاوے یہ کون سا انصاف ہے اور کونسی حق شناسی **ثانیاً**
لفظ اصحاب بالاتفاق منقول شرعی ہے اور منقول شرعی کو مولوی حیدر علی
کہتے ہین وچون منقول شرعی نہ آنست کہ جماعت معنی مناسب لغوی قرار
دہند بلکہ البتہ ماخذش از کتاب وسنت واجب است الخ پس اب مالک
وغیرہ کے اصحاب ہونے یا نہونے کو کسی معنی سے ہو کتاب وسنت سے
ثابت کرنا چاہیے ودونہ خرط القتاد **ثالثاً** علامہ ابن تیمیہ منہاج السنۃ
مین کہتے ہین ان الصحبۃ اسم جنس لیس لھا حد فی الشرع ولا فی
اللغۃ والعرف فیھا مختلف والنبی لم یقید الصحبۃ بقید ولا قدرھا
بقدر بل علق الحکم بمطلقھا ولا مطلق لھا الا الرؤیۃ الخ یعنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحبت اسم جنس ہے کہ اوسکی کوئی حد شرع بالغتہ مین مقرر نہین ہے اور
عرف اسبارے مین مختلف ہے اور رسول نے صحبت کی کوئی حد یا مقدار
نہین مقرر فرمایا بلکہ اوسکو مطلق چھوڑا ہے کہ وہ فقط دیکھنا ہے نبی کا الخ پس
اس سے بہی معلوم ہوا کہ نفس صحابیت مین خلفا و دیگر منافقین و مومنین
مساوی ہین پس اس تقریر کا کوئی نتیجہ نہوا خواہ بذریعہ ایلچی گری مشاہدہ
جمال باکمال سے مشرف ہو یا ہمہ وقت کی صحبت رہی سب اصحاب
علی الاطلاق ہین بلا فرق لغویت و اصطلاحیت رابعاً لفظ ساتھی بہی
مبہم ہے ساتھی دینی یا دنیوی اگر ساتھی دینی مراد ہے تو کل مسلمان صحابی
ہین اور اگر ساتھی دنیوی مراد ہے تو کل کفار و مشرکین جو اوس زمانہ مین تھے
صحابی ہوتے ہین بالجملہ حال حضرات اہلسنت اس بارے مین بہی کچھہ ایسا
بوقلمون ہے کہ بجز حیرت کوئی فائدہ نہین ملتا کبہی تو دائرہ صحابیت کو ایسا
تنگ کرتے ہین کہ سواے قدما صحابہ مہاجرین اولین و خلفاے ثلثہ کوئی
اوس دائرہ مین قدم نہین رکھہ سکتا حتی کہ جناب امیر علیہ السلام بہی اطلاق
لفظ اصحاب سے خارج ہوتے ہین جیسا کہ کلام صاحب رجوم الشیاطین
سے ظاہر ہوتا ہے اور کبہی اس حلقہ کو ایسا وسیع و فراخ کرتے ہین کہ ثلثہ
سے متجاوز ہوکر کل منافقین و مرتدین و کافرین کو اوس عہد کرامت مہد کے
جنہونے شاید پوری طور سے جمال مبارک کو بہی نہ دیکھا ہو سمیٹ لیتے
ہین جیسا کہ ابہی کلام مجیب اور ابن تیمیہ وغیرہ سے ظاہر ہوا اور کبہی
اس سلسلہ صحابیت کو ایسا پہیلاتے ہین کہ بالخصوص فاسق و فاجر ضال
و مضل اصحاب ہوا و بدعت و کبائر الی یوم القیمہ جنہونے خواب مین بہی
صورت مبارک نبوی کبہی نہ دیکھی ہو نہ کسی صحابی و تابعی سے مشرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہوا ہو فقط اسی فسق و فجور ظلم و بدعت کی بدولت زمرۂ طیبۂ صحابہ مین
داخل ہوتے ہین چنانچہ صاحب فتح الباری جنکا کلام منتہی الکلام مین صفحہ ۵۳۰
مذکور ہے فرماتے ہین قال ابن التین یحتمل ان یکونوا منافقین او
مرتکبین الکبائر قال الداودی لا یمتنع دخول اصحاب الکبایر
والبدع فی ذلک الی ان قال واما دخول اصحاب البدع فی ذلک
فاستبعد تعبیرہ فی الخبر بقولہ اصحابی واصحاب البدع انما حدثوا
بعدہ واجیب بحمل الصحبۃ علی المعنی الاعم الخ یعنی کہا ابن تین نے
کہ ممکن ہے کہ مراد اصحابی سے منافقین اور مرتکبین کبایر ہون اور کہا داودی
نے ممکن ہے دخول اصحاب کبایر و بدعت کا افراد صحابی مین لیکن داخل
ہونا اصحاب بدعت کا اسمین پس خلاف تعبیر یہ لفظ اصحابی ہے کیونکہ حضرت
نے اون لوگون کو اصحابی فرمایا حالانکہ اصحاب بدعت بعد آنحضرت پیدا
ہوئے مگر جواب یہ دیا گیا ہے کہ صحبت معنی عام پر محمول ہوگا الخ اور
خود مولوی حیدر علی بھی یہ معنی بیان کرتے ہین اما حمل حدیث بر فساق ص ۶۲
کفار جمیعاً پس اگرچہ از اشکال رہائی و نجات میشود ولیکن بعضی از
الفاظ مساعدت نمیکند الخ بالجملہ بنا بر قاعدہ الجنس یمیل الی الجنس
یا الکفر ملۃ واحدۃ یہ نوازش و مہربانی حضرات اہلسنت قابل غور ہے
کہ اصحاب اہوا و بدعت و فسق و ضلالت کی محبت و طرفداری نے انکو
ایسا آمادہ کیا کہ معنی صحابیت کو عام کرکے اون لوگون کو بخلعت فاخرہ
صحابیت مشرف کیا اور مومنین کاملین کو جو شب و روز صحبت نبوی
مین حاضر رہتے تھے اونکو بھی دربار صحابیت سے خارج کروا دیا اس
تحقیق کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مولوی صاحب فرماتے ہین صفحہ ۹۴۴

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولهذا مذهب منصور همین ست که غیر از صحابه هرچند مطیع ومتقی باشد بدرجه
ایشان نمی رسد این نکته را بالمیت آن در خاطر باید داشت که بسیار نفیس
است انتهی جسکا نتیجه یه هوا که اصحاب اهوا و بدعت سے مقابله مین کوئی
نهین پهونچ سکتا اگرچه کیساهی مطیع ومتقی هو **قال** اور چند اشخاص
منافقین الخ **اقول** صحت مین اس جمله کے کوئی کلام نهین هے مگر
مجیب کے لیے اسکی مضرت عام معلوم هر خاص وعام هے کیونکه
ثلثه بهی تو انهین منافقین کے فرد کامل هین که خود خلیفه دوم نے بحلف
شرعی روبرو حضرت حذیفه عالم اسمار منافقین کے اقرار کیا بالله
انا من المنافقین یعنی قسم بخدا مین منافقون سے هون اور حضرت
حذیفه ساکت رهے والسکوت کالاقرار جیساکه مابعد باوضح عنوان
مذکور هوگا انتہ باقی رها شیخین کا اسلام لانا بطمع دنیا وحصول خلافت
اور خبر دینا کا هونا پس خود ازالة الخفا وغیره سے ظاهر هے چنانچه
عنقریب توضیح وتصریح اسکی وجوه سے تطبیق حدیث اصحابی مین بر
خلفاے ثلثه مع نفاق واحداث ان لوگون کی مذکور هوگی فانتظره
وانا معکم من المنتظرین اور هرگاه اس تحریر سے جفاة اعراب
واصحاب اهوا و بدعت وغیره کا مورد حدیث اصحابی هونا باطل هوا
اور برائت مالک عمر کی ارتداد سے اور مصداق حدیث حوض هونے سے
اور اسلام واجتهاد اوسکا بنابر اصول موضوعه سنیه بخوبی ظاهر هوا
تو خلفاے ثلثه و دیگر کبار صحابه مقبولین سنیه کا مورد حدیث اصحابی
هونا بهی ظاهر هوا لا انحصار الامر بین هذین الفریقین معذلک
اب اور علما کے نصوص صریحه مع تردید احتمالات قبیحه یهان مذکور

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہوتے ہین تاکہ معلوم ہوجاے وہی لوگ مصداق اس حدیث کو ہین
لا غیر و قد یجئ مزید التحقیق فیما بعد ذلک انشاء اللہ ابن اثیر صاحب نہایہ اور
محمد طاہر گجراتی صاحب مجمع البحار کہتے ہین جیساکہ منتہی الکلام مین مذکور ہے ص ۲۶۹
و فی حدیث الحوض فقال انھم لن یزالوا مرتدین علی اعقابھم اے
متخلفین عن بعض الواجبات ولم یرد ردۃ الکفر لھذا قیدہ باعقابھم
ولانہ لم یرتد احد من اصحابہ بعدہ وانما ارتد قوم من جفاۃ الاعراب
یعنی حدیث حوض مین فرمایا آنحضرت نے کہ ہمیشہ رہے وہ لوگ پھرنیوالے
اپنی پاشنہ پا کیطرف یعنے تخلف کرنیوالے بعض واجبات سے اور
نہین مراد ہے ردۃ سے ردۃ کفر چنانچہ اسیوجہ سے باعقابھم کی قید
لگایا کیونکہ کوئی شخص حضرت کے اصحاب سے مرتد ہنوا جز این نیست
کہ بعض قوم جفاۃ اعراب کے مرتد ہوے پس اس سے صاف ظاہر ہوا
کہ صاحب نہایہ و مجمع نے یہان دو دعوے کئے ہین اور دو دلیل ذکر کیا
پہلا دعوے یہ ہے کہ مرتدین علی اعقابھم سے متخلفین عن بعض الواجبات
مراد ہین نہ مرتدین حقیقی وغیرہ اور دلیل اوسکی علی اعقابھم کی قید لگانا ہے
کیونکہ اگر مطلق مرتدین مقصود ہوتے تو قید علی اعقابھم لغو و زاید ہوتے
پس اس دعوے و دلیل سے جملہ مرتدین و کافرین خارج ہوے اور
متخلفین عن بعض الواجبات داخل رہے دوسرا دعوی یہ ہے کہ ردہ
سے مراد ردہ کفر نہین ہے دلیل یہ ہے کہ بمعنی کفر کوئی صحابی مرتد ہنوا اور اگر
اس معنی سے مرتد ہوے تو بعض جفاہ اعراب نہ اصحاب پس ان دونون
دعوے اور دلیل سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ مورد اس حدیث کے بعض
اصحاب خاص ہین جو متخلف عن بعض الواجبات ہوے کیونکہ اگر مرتدین

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مراد ہون تو لفظ علی اعقابہم لغو ہوتا ہے وہو محال فی کلام الحکیم اور ردہ سے
اگر ردہ کفر مراد لیں تو اس صورت مین کوئی مصداق اسکا نہین ٹھہرتا اسلئے
کہ اصحاب سے کوئی مرتد نہوا اگر مرتد ہوئے تو وہ جفاۃ اعراب تھے نہ اصحاب پس
معلوم ہوا کہ صاحب نہایہ و مجمع البحار نے بعض اصحاب خاص کو جنسے تخلف عن
بعض الواجبات ہوا مورد اس حدیث کا قرار دیا ہے نہ جفاۃ اعراب کو جو مرتد
ہوے جیسا کہ مولوی حیدر علی کا اور کرمانی کا مدعا ہے مگر افسوس یہ ہے
کہ مولوی صاحب نے اس عبارت کے معنی بھی بدلے ہین اور نئی طرحکی
تاویل کی ہے جسکے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ معنی از قبیل المعنی فی
صفحہ ۱۴۳ منتہی الکلام بطن الشاعر و تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے اگرچہ قبل اسکے ایک مقام پر
اسی مضمون کو بیان فرما چکے ہین مگر باوصف تطویل لاطائل وہ تحریر مولوی صاحب
کے نزدیک مجمل تھے لہذا اوس سے تعرض نکیا اور جسکو مفصل قرار دیتے ہین
صفحہ ۱۶۹ منتہی الکلام اوسپر نظر ڈالی جاتی ہے جیسا کہ فرماتے ہین در اجزاے سابق جواب این
ادعا گذشت کہ ہرگز عبارت صاحب نہایہ نص درینباب نیست لیکن چون
مولف باز دعوی نص نمود و تفصیل براے عام مفید تر است از تکرار و طول
کلام ہرگز نہ اندیشیدہ اول بذکر عبارت می پردازم بعد ازان ادعاے نص
صفحہ ۲۷۰ فرعومی را باطل میسازم اور بعد نقل عبارت نہایہ مذکورہ فرماتے ہین حالیا
باید دانست کہ درین عبارت چند احتمال است نخستین آنکہ لام اول متعلق
بقریب یعنی صیغہ مضارع مصدر بلم باشد و لام ثانی بتفسیر بلکہ متضمن برین
دعویست کہ متخلفین و مقصرین از بعض واجبات شرعی مراد اند و ارتداد
در مقام سلب آن از اصحاب و ایجاب آن براے اعراب بر بیان تخلف
و تقصیر کہ موضوع این کلام و حدیث است محمول و مراد از صحابہ بدلیل

تحقیق مورد کلام نہایہ در حق گروہ ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تقابل جفاۃ اعراب وخواص ملازمین جناب سید النبیین لیس تاالش بعبارت فارسی بدان میکشد کہ مقصود از ارتداد کفر نیست والا قید علی اعقابہم لغو خواہد شد و متخلفین و مقصرین از انجہت مراد اند کہ در ملازمین وخواص اصحاب کسے تخلف و تقصیر از واجبات بعد سرور کائنات نکردہ و اینمعنی در قومی از جفاۃ اعراب کہ بصیرتے نداشتند واز زمرہ مولفۃ القلوب بودند محصور گشتہ پس ثابت شد کہ مورد حدیث جفاۃ اعراب اند نہ اصحاب ملازمین جناب رسالتمآب انتہی اقول ولا یخفی خرافتہ کیونکہ اسمین کوئی شبہہ نہین ہے کہ دونون لام لم یرد وۃ الکفر سے متعلق ہے اول اصل صیغہ فعل مضارع سے اور دوسرا التفسیر سے جو متضمن دعوے ارادہ متخلفین و مقصرین عن بعض الواجبات ہے لیکن فرق اگر ہے تو لفظ ارتداد مین ہے کہ حسب امر کا صاحب مجمع اثبات چاہتے ہین مولوصاحب اوسکی نفی کرتے ہین وکذلک بالعکس کیونکہ صاحب نہایہ ردہ کفری کے نفی کرتے ہین اصحاب سے اور اثبات کرتے ہین جفاۃ اعراب کے لیئے اور ردہ بمعنی تخلف عن الواجبات کو ثابت کرتے ہین اصحاب کے لئے نہ جفاۃ اعراب کے لئے چنانچہ صاف مطلب یہی ہے کہ ردہ سے ردہ کفری نہین مراد ہے کیونکہ اس معنی سے کوئی صحابی مرتد نہوا اور اگر مرتد ہوے اس معنے سے تو جفاۃ اعراب جنکو کوئی اصحاب نہین کہتا پس ضرور ہوا کہ ردہ سے تخلف عن بعض الواجبات مراد ہو جسمین بعض صحابہ مبتلا ہوے اور مولوصاحب یہ بیان کرتے ہین کہ مرتدین سے متخلفین و مقصرین اسوجہ سے مراد ہین کہ صحابی سے تخلف عن الواجبات نہین ہوا بلکہ اوسمین جفاۃ اعراب مبتلا ہوے و بینہما بون بعید سوال از آسمان جواب از ریسمان اسیکا نام ہے صاحب مجمع کو تاویل کی وجہ تو یہی ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ حضرت اپنے صحابہ کے بعض افراد کو مرتد فرماتے ہین حالانکہ اصحاب سے کوئی مرتد نہین معلوم ہوتا اسوجہ سے ضرور ہوا کہ ارتداد کے معنی بدلین اور تخلف عن الواجبات مراد لین کہ یہ البتہ صحابہ سے سرزد ہوا چنانچہ خود مولوی صاحب نے بھی اسکا اقرار کیا ہے کہ بعض صحابہ مصدر احداث ہوئے اور مبتلائے تنافس ہوئے بخلاف تاویل علیل مولوی صاحب کہ اس صورت مین مرتدین کے معنے بدلنے کے کوئی ضرورت نہین ہوتی اور کوئی حاجت تخلف عن الواجبات مراد لینے کی نہین ہوتی کیونکہ جفاۃ اعراب سے دونون قسم کی ارتداد سرزد ہوئی یعنی ارتداد کفری اور ارتداد خلقی لیس اگر مقصود صاحب نہایہ بھی جفاۃ اعراب ہوتے تو اس تاویل کی کوئی حاجت ہی نہ تھی اور یہ امر خود ایسا ظاہر ہے کہ ہر شخص ادنی تامل سے سمجھ سکتا ہے بلکہ ذرہ عربیت بھی اگر ہو تو اس مطلب کے سوا دوسرا امر ذہن مین آہی نہین سکتا مگر تعصب و جاہلیت وہ بدبلا ہے کہ آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے چنانچہ دیکھیے کہ خود مولوی صاحب بھی اس مطلب کو سمجھے ہین اور براہ تعصب و عصبیت بغرض اظہار مرجوحیت و مفضولیت اوسکو احتمال دوم فرماتے ہین وہذہ عبارتہ احتمال دوم آنکہ ردت در ہر دو جا بمعنی کفر محمول نیست بر متخلفین از آنحضرت حمل کردیم کہ ارتداد بقید اعقاب مقید است ردہ کفری ازان مراد نتواند بود کہ کسی از اصحاب کافر نشدہ خرانیست کہ قومی از جفاۃ اعراب کافر گشتند و اول دلیل بر نیمعنی آنکہ صاحب نہایہ لفظ علی الاعقاب را بعد لفظ ارتداد قرینہ معنی ردہ خفی قرار دادہ و در ہر دو جا باستعمال لفظ مذکور اطلاق اختیار ساختہ و تقیید را

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

از نظر انداختہ پس بیقین دانستم کہ معنی کفر ارادہ میکنند و تخلف را برای کبار
اصحاب ثابت مینمایند وہو المقصود انتہی اور راجحیت بلکہ تعین اس معنی
کا از قبیل بدیہیات کہ محتاج تنبیہ نہیں ہے بخلاف احتمال اول کی جو مولوی صاحب
نے اختراع کیا کہ کوئی ذہن سلیم اوسکو کبھی قبول نہ کریگا اسیوجہ سے
مولوی صاحب خود متنبہ ہوکر درپی ترویج متاع کاسد و تائید مطلب فاسد
ہوتے اول کے رجحان و ثانی کے بطلان کی فکر میں پڑے - و این محال
است و خیال ست و جنون - اگرچہ دو احتمال مولوی صاحب نے اور بیان
کئے ہین جسکو خود باطل بھی کہا ہے لہذا اب اون ادلہ کو دیکھنا چاہیے اور
اوسکی خرافت پر غور کرنا چاہیے مولوی صاحب لکھتے ہین بدانکہ وجہ اول
بچند وجہ راجح بلکہ منصوص و احتمال ثانی کہ مولف آنرا مطمح نظر ساختہ و
نص قطعی پنداشتہ مرجوح بلکہ مخدوش است اما اولاً پس از انکہ ہرگاہ
تخلف را از صحابہ کبار سلب کردو برائے جفاۃ اعراب ثابت نمود مورد
حدیث متعین شد چنانکہ دانستی و بطریق اولی معلوم گردید کہ احدی از
صحابہ کبار براہ کفر نرفتہ کما ہو مفاد تقریرہ علاوہ برین تقریر عبارات علما
کہ مشاکل یکدگر افتادہ نیز بر ہمہ گر انطباق می یابد والحمل علی الاتفاق
اولی من الحمل علی الشقاق واگر در ہر دو مقام ارتداد را بر کفر حمل کنیم
و جفاۃ اعراب را از مصداق حدیث الحوض خارج نمائیم چنانکہ مولف
کردہ نتیجہ بر نمی آید و ثمرہ بران مترتب نمی شود چہ تقدیرا نیست کہ احدی
از صحابہ کفر را اختیار نساختہ بلکہ کفر بعد الاسلام منحصر در جفاۃ اعراب است
و اینقدر کہ شنیدی مثبت مدعاے مخاطب کہ تخلف صحابہ مشہورین
است نخواہد بود مگر نمی بینی کہ نفی کفر مستلزم تخلف نیست لوجود الواسطہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وهی کمال الایمان والاخلاص لاهل الاختصاص کما لا یخفی علی
العوام والخواص باقی ماند آنکه چون پیغمبرؐ آنها را باصحابی تعبیر فرمود میباید
که اخص خواص متخلف باشد فمع قطع النظر عن کونه مجرد ادعاء صدر عن
المخالفین خلافا لما روی فی اخبارنا قاطع لاصولهم وقاطع فروعهم
بالقطع والیقین لا بالظن والتخمین کما ستعرف انتہی اقول
ناظرین با انصاف اس کلام کو دیکھکر بخوبی کہینگے کہ یہ تقریر سراسر جدل و اعتساف
وخون ناحق حق و انصاف ہے اما اولا پس اسلیئے کہ یہ کہنا مولوی صاحب کا کہ اگر
تخلف عن الواجبات کو صحابہ کبار سے منتفی کر کے جفاۃ اعراب کے لیے
ثابت کرین تو مورد حدیث متعین ہوتا ہے محض غلط ہے کیونکہ پہلے تخلف
عن الواجبات چاہتا ہے تعدد متخلفات کو اور جب جفاۃ اعراب کے لیے
ثابت کرینگے تو ضرور ہے کہ وہان بھی تعدد پایا جاوے حالانکہ بجز انکار اداے
زکوۃ دوسرا کوئی واجب قرار نہین پایا ہے جس سے اونہون نے تخلف کیا ہو
بخلاف صحابہ کبار کے کہ اگر اونکے لیے تخلف عن الواجبات کا اثبات کیا جاے
جیسا کہ صاحب نہایہ فرماتے ہین تو وہ واجبات بہی متعدد و متکثر ہوتے ہین
جنسے صحابہ نے تخلف کیا ہے کما ہو فی الواقع مثل ترک زہد و توکل و قناعت
واحترام و رعایت حقوق اہلبیت و ابتلا بہ تنافس دنیاوی و بغض و حسد
وظلم و ایذاے اہلبیت طاہرینؑ جیسا کہ مابعد اسکے بتصریح تمام احداث
وتخلف اونکے واجبات سے مرقوم ہونگے پس فی الحقیقت بنا بر تحقیق
صاحب نہایہ و مجمع البحار مورد حدیث حوض متعین ہوتا ہے نہ تحقیق
مولوی صاحب پر کیونکہ مرتدین کا حکم ہے علیحدہ بیان ہوا ہے اور اونکے
لیے آیات و احادیث کثیرہ وارد ہین ازینجاست کہ علمانے اس حدیث کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اونکے احکام واحوال مین نہین لکھا ہے اور اون لوگون کا بیان آیات قرانی
مین صاف صاف آیا ہے جیسا کہ ازالۃ الخفا مین و تحفہ اثنا عشریہ مین
منقول ہے اور ان صحابہ کے لیے جو مورد حدیث حوض ہین آپ خود تحریر
فرماتے ہین کہ جناب رسالتمآب کو علم تفصیلے ان محدثین اور اونکے محدثات
کا نہ تھا پس بنا بر قاعدہ جمع و اتفاق ضرور ہے کہ اون مرتدین کو داخل
اون آیات و احادیث مین کرین جو اونکے بارے مین وارد ہوے ہین
اور مورد اس حدیث کے بہی بعض صحابہ کبار قرار دیے جائین دوسرے
یہ کہ اگر بعض صحابہ کبار کو مورد حدیث حوض نہ قرار دین تو دو صورت سے
خالی نہین ہے یا اونکو من جمیع الوجوہ جمیع عیوب و کل الزامات صغیرہ
و کبیرہ سے خارج کرین تو اس صورت مین ضرور ہے کہ قایل بعصمت اون
لوگون کے ہون اور کوئی اونکی عصمت کا مدعی نہین ہے اور نیز تکذیب
صحاح ستہ و جملہ احادیث و اخبار لازم آتی ہے کیونکہ بالیقین احادیث
و اخبار صحاح مین اونکے الزام و احداث مذکور ہین اور اگر اونکو من
جمیع الوجوہ جملہ عیوب سے مبرا نہ لین جو مفاد عدم اقرار بعصمت صحابہ
ہی تو پہر اس حدیث حوض کے مورد قرار دینے مین کیا عذر ہوگا کہ اس
صورت مین بخوبی تصدیق صحاح و اخبار و آثار بہی حاصل ہوتی ہے
تیسرے یہ کہ اگر جفاۃ اعراب کو متخلف عن الواجبات قرار دین تو لازم
آتا ہے کہ اجماع صحابہ کے بطلان کے قایل ہون و ہو کما تری کیونکہ
صحابہ کو اول وہلہ مین بہ نسبت اونکے مقاتلہ کے تردد ہوا تہا بالآخر راے
ابوبکر کو قبول کر لیا جیسا کہ ازالۃ الخفا مین ہے و فرقہ منع زکوۃ نمودند در
باب این جماعہ فقہاے صحابہ باہم در مباحثہ افتادند کہ اہل قبلہ اند قتال

صفحہ ۳۰۳ ازالۃ الخفا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالایشان جایز نباشد ازانجمله عمر فاروق گفت الی ان قال داعیه که در قلب
حضرت صدیق ریختند بمنزله چراغی بود هرکه محاذی او می افتاد بنور او متنور
میشد تا آنکه جموع عظیمه از مسلمین مهیا برای قتال شدند و سعی هرچه تمام تر
بکار بردند الخ جس سے معلوم ہوا کہ صحابہ بعد بحث و فحص اونکے مقاتلہ
پر آمادہ ہوئے اور درمیان منع صلوۃ و زکوۃ کی کوئی فارق نہ رہا جیسا کہ
شاہ عبدالعزیز بھی اسیکے قایل ہین اور خود مولویصاحب بھی اکثر علماء سے
ناقل ہین کہ وہ لوگ مرتدین و مانعین زکوۃ کو ایک حکم مین قرار دیتے ہین
پس اگر اونکو مرتد نہ قرار دین بلکہ متخلف عن بعض الواجبات کہین تو یہ
مقاتلہ ناجایز و نادرست قرار پاتا ہے کیونکہ متخلف عن بعض الواجبات کے لیے
کہین حکم قتل کا نہین ہے ومن ادعی فعلیہ البیان چوتھے یہ کہ ہنوز یہ
امر خود غیر معین ہے کہ مرتدین عن الاسلام کون تھے اور مانعین زکوۃ کون
تھے جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا کہ بعض لوگ اسکے قایل ہین کہ اوس زمانہ مین
بجز انکار زکوۃ کوئی اسلام سے مرتد ہی نہین ہوا جیسا کہ صاحب زین الفتی
وشاہ ولی اللہ وغیرہ کا کلام مذکور ہوا اور بعض قایل ہین کہ بعض لوگ بت
پرست ہوئے اور بعض مانع زکوۃ اور بعض مدعی نبوت پس دعوی
تعیین اس صورت مین کیونکر صحیح ہوگا اور خود دربارہ مالک جسکو مولویصاحب
یقینی مسلم بیان کرتے ہین انکے یہان اختلاف ہے جیسا کہ استیعاب مین ہے
وقد اختلف فی حال مالک بن نویرہ الخ لہذا ضرور ہے کہ مولویصاحب
اپنی تحریفون کو ترک کرین اور تحقیق صاحب نہایہ و مجمع کو قبول فرماوین
کہ اسوقت جملہ امور صاف و واضح ہو جاتے ہین کہ وہ مرتدین جو بدست
خلفا قتل ہوئے وہ مصداق دیگر آیات و احادیث ہین جیسا کہ شاہ ولی اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وشاہ عبد العزیز نے لکہا ہے اگرچہ کچہہ لوگ اوسمین مسلم ومومن خالص
بہی ہون اور مورد حدیث حوض وہی بعض افراد صحابہ کبار ہین فنا ذ
الحق امر واضح والصبح مسفر لا یخ ثانیاً یہ کہنا مولویصاحب کا کہ
بطریق اولی معلوم ہوگا کہ کوئی صحابی کافر نہین ہوا گو خلاف واقع ہے
بہرصورت مگر بعد قطع النظر اس صورت مین اصحابی کہنا لغو ہوگا کیونکہ خود
شاہصاحب فرماتے ہین کہ کسی نے اہلسنت سے اونکو اصحاب نہین
کہا ہے اور آپ بہی مخصوصین کے سمجہنے کو لفظ اصحابی سے باقیماندہ
فرماتے ہین پس جب وہ بالاتفاق اصحاب نہین ہین تو اونکو اصحابی کہنا
کیونکر صحیح ہوگا لہذا ضرور ہے کہ انہین صحابہ کبار کے بعض افراد کو مورد
حدیث اصحابی قرار دین والا یلزم اللغویۃ فی کلام الحکیم اور نیز ہرگاہ
ان کبار صحابہ سے بالیقین تخلف عن الواجبات سرزد ہوے تو کیا ضرور
ہے کہ تکذیب واقعات کیجاے ثالثاً ادعاے مشاکلت کلام علما پس فی نفسہ
لغو ہے کیونکہ پہلے یہ ضرور نہین ہے کہ محض مشاکلت کے لیے تحقیق حق
ترک کرکے تقلید امر باطل کیجاے دوسرے آپکے بیان مشاکلت کلام علما
نہ کسی امر مین آجتک ہوی ہے نہ ہوگی خود اسی حدیث کے متعلق اقوال
علما کو ملاحظہ فرماے کسقدر اختلاف ہے کہ ایک کو دوسرے سے ربط
نہین چہ جائیکہ مشاکلت جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا تیسرے ہرگاہ درمیان
آپکے اور آپکے اوستاد شاہ عبد العزیز صاحب قوۃ قدسہ کے کلاسون مین
مشاکلت نہین ہے باوصفیکہ علاوہ اتحاد ملت ومذہب قرابت اوستادی
وشاگردی بہی درمیان مین ہے اور ہمہ تن اصلاح شاہصاحب مین
مصروف رہتے ہین تو دیگر حضرات مین کیا امید کیجا سکتی ہے دیکہیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولویصاحب مورد حدیث اصحابی مسلمین متخلفین عن الواجبات منکرین
زکوۃ کو قرار دیتے ہین اور بالخصوص مالک بن نویرہ کو اوسکا مصداق
بناتے ہین اور کفار و مرتدین کے مورد ہونیسے انکار شدید کرتے ہین
شاہصاحب بالکل نقیض اسکے اون لوگون کو مصداق اس حدیث
کا بناتے ہین کہ موت آنہا بر کفر شدیہ اول مخالفت ہے دوسرے شاہصاحب
فرماتے ہین اکثر بنی حنیفہ و بنی تمیم کہ بطریق افادت بزیارت آنحضرت
مشرف شدہ بودند باین بلا مبتلا گشتند و خایب و خاسر شدند اور بالیقین
معلوم ہے کہ بنی حنیفہ و بنی تمیم مدعی نبوت ہوکر یقینی کافر و مرتد ہوئے
نہ منکر زکوۃ اور مولویصاحب خاص منکرین زکوۃ ہی کو مصداق اس
حدیث کا بناتے ہین تیسرے مولویصاحب مالک کا نام مصداق
حدیث حوض مین قرار دیتے ہین جو یقینی مسلم تہا اور شاہصاحب عینیہ
بن حصین کو مورد اسکا بناتے ہین جسکو یقینی کافر بیان کرتے ہین چنانچہ
بعبارت عربی حاشیہ مین فرماتے ہین ولا شک ان کان یشہد معہ صن ۶۶۰
المشاہد ویحضر المغازی المنافق لطلب الغنیمۃ والرقیق
الدین المرتاب والشاک وقد ارتد بعدہ اقوام منہم مثل عینیۃ
بن حصین الفزاری فانہ ارتد ولحق بالطلیحۃ بن خویلد الخ چوتہے
فی الواقع مشاکلت کلام علما مین جیسے اس صورت مین حاصل
ہوتی ہے کہ بعض صحابہ کبار کو مورد حدیث حوض قرار دین ہرگز ویسے
مشاکلت اوس صورت مین نہین حاصل ہوتی بلکہ اختلال عظیم اس
صورت مین لازم آتا ہی مثل اسکے کہ مرتدین مقتولین بید الخلفا کو مومن کہین اور خلفا
کو اس مقاتلہ مین ظالم و خاطی قرار دین اور تحقیقات علما کو جو دربارہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اثبات ارتداد وکفر اونکی ہے حتی کہ تحقیق شاہصاحب کوبھی باطل کرین
اور صحاح ستہ وکتب معتمدہ سیر وتواریخ کو جو احداث وتخلف عن الواجبات
صحابہ سے مملو ہے باطل کرین پانچوین بالفرض اگر کلام کرمانی وغیرہ سے
مشاکلت نہوگی تو دیگر علما کے کلام سے مشاکلت ہوگی مثل محمد طاہر
گجراتی وصاحب مجمع البحار ومحقق دہلوی شاہ عبدالحق کے کہ انہونے
بکمال تصریح وتوضیح باتفاق اکثر علما اس حدیث حوض کو انہین کبار
صحابہ پر جو متخلف عن حقوق اہلبیت ہوے حمل کیا ہے چنانچہ شرح (مشکوۃ مطبوعہ بمبئی ۱۹۷)
مشکوۃ مین بذیل شرح حدیث اصحابی بعد ذکر احتمالات فرماتے ہین۔
یا مراد بردت رجوع از دین مسلمانی نیست بلکہ خروج از حد استقامت
در بعض حقوق وصلاح سریرت در بعض امور ورجوع از مرتبہ حسن
اخلاق وصدق نیت وتقصیر در بعض حقوق در رعایت اہلبیت ورادب
باایشان بجہت ابتلا بدنیا وفتنہ چنانچہ آنحضرت فرمودہ بود کہ من نمی ترسم
برشما کفر وبت پرستی را ولیکن می ترسم از مداخلت دنیا وآفات آن
کذا قالوہ اور ظاہر ہے کہ حقوق اہلبیت مین تقصیر کرنے والے کبار
مہاجرین صحابہ تھے نہ جفاۃ اعراب جیسا کہ مابعد اسکے مذکور ہوگا اور یہ
امر خود بدیہی ہے کہ منع زکوۃ سے حقوق اہلبیت مین کسیطرح
کی تقصیر نہین ہوئی اسلئے کہ یقینا صدقہ اونپر حرام ہے غایۃ ما فی الباب
یہ تقصیر مشترک ہوگی درمیان سایر مسلمین واہلبیت نبوی کی پس بنا بر
قاعدہ مقبولہ مولویصاحب کہ الحمل علی الاتفاق اولی من الحمل علی
الشقاق ضرور ہے کہ بعض صحابہ کبار پر محمول کیا جاے کہ اس صورت
مین اتفاق فریقین عظمین حاصل ہوگا والاتفاق خیر من الشقاق اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محقق صاحب کے کذا قالوہ سے معلوم ہوا کہ اور علمانے بھی ایسا ہی
کہا ہے پس کلام صاحب نہایہ کو اگر کرمانی سے مشاکلت نہو ہی تو کیا مضائقہ
شاہ عبدالحق و دیگر علماے کبار کے تحقیقات سے مشاکلت ہو ہی رہی البتہ
دونون مقام مین ارتداد کو کفر پہ حمل کرنے سے نتیجہ بہت صاف نمایان
ہوتا ہے کہ کفر حقیقی کو صحابہ کبار سے سلب کرتے ہین اور جفاۃ اعراب
کے لیے ایجاب فالامر ظاہر عند اولی الالباب خامساً انحصار ارتداد
جفاۃ اعراب مین عموماً نہین ہے بلکہ بنا بر اعتبار صحابیت ہے اور جیسا
آپ اس انحصار مین گفتگو کر سکتے ہین ویسا ہی کلام انحصار تخلف عن
الواجبات مین ہے جیسے آپ جفاۃ اعراب مین محصور کرتے ہین جیسا کہ
کہا و متخلفین و مقصرین از انجمت مراد ندکہ در ملازمین و خواص اصحاب
کسی تخلف و تقصیر از واجبات نکرد و اینمعنی در قومی از جفاۃ اعراب کہ
بصیرتے نداشتند و از زمرہ مولفۃ القلوب بودند محصور گشتہ الخ
کیونکہ نہ کوئی عموم تخلف و تقصیر واجبات کو محض انکار زکوۃ مین منحصر
کر سکتا ہے چنانچہ آپ نے بھی فرمایا ہے کہ انکار زکوۃ فردیست از افراد
تخلف عن الواجبات اور نہ مقصرین و متخلفین کو محض جفاۃ اعراب
مین محصور کر سکتا ہے جیسا کہ اقوال علما سے مذکور ہوا کہ وہ کل اہل اہوا
و بدعت کو الی یوم القیامۃ متخلف و مقصر بیان کرتے ہین اور اصحابی
مین داخل کرتے ہین سوا اسکے یہ کلام مولویصاحب کہ در ملازمین و خواص
اصحاب کسی تخلف و تقصیر از واجبات نکرد خود نہایت غلط ہے کیونکہ
خود مولویصاحب نے قبول کیا ہے کہ بعض صحابہ مثلاً بہ تنافس ہوے
اور اونسے احداث سرزد ہوے اور شاہ عبدالحق نے بتصریح تمام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہاجرین کے احداث اور تقصیر حقوق کو قبول کیا ہے اور کف لسان کا
حکم دیا ہے مولویصاحب نے شاید تحفہ کو بھی نہ دیکھا۔ جواب طعن پنجم عہ ۲۲۶
عثمان مین فرماتے ہین ونزد اہلسنت عصمت خاصہ انبیاست صحابہ را
معصوم نمیدانند ولہذا حضرت امیر و شیخین بعض از صحابہ را حد زدہ اند و خود
جناب پیغمبر مسطح را کہ از اہل بدر بود و حسان بن ثابت را از بہر قذف گرفتہ
وکعب بن مالک و مرارۃ بن الربیع و ہلال بن امیہ را کہ دو کس از ایشان حاضر
غزوہ بدر بودند و بسزاے تخلف از غزوہ تبوک تا پنجاہ روز مطرود و مغضوب
داشتہ اند و ماعز اسلمی را رجم فرمودہ اند و بسیار را تعزیر و حد شرب خمر جاری فرمودہ انتہی پس
با وصف وقوع ایسے امور کے کبار صحابہ سے مولویصاحب کا یہ کہنا
در ملازمین و خواص اصحاب کسے تخلف و تقصیر از واجبات نکردہ کیسا
کذب صریح و تفوہ قبیح ہے بلکہ خود شاہصاحب بذیل اسی حدیث اصحابی
کے حاشیہ مین یہ حدیث نقل کرتے ہین عن حذیفہ بن الیمان قال قال
رسول اللہ یکون لاصحابی من بعدی زلۃ یغفرہا اللہ لہم
بسابقتہم معی الخ جس سے اثبات وقوع زلات و تخلف تقصیر
از واجبات صحابہ کے لئے بخوبی ہوا اگر اسپر بھی مولویصاحب بکمال ہوا
خواہی صحابہ تقصیر و تخلف عن الواجبات کو صحابہ سے کسیطرح قبول
نہ کرین تو اختیار ہے ومن یشاقق الرسول من بعد تبین لہ الہدی
فقرہ کفر سادساً طرفہ خبط ہے کہ فرماتے ہین اسیقدر سے مدعاے
مخاطب ثابت نہین ہوتا آپکے مخاطب کب اسکے مدعی ہین کہ اسیقدر
سے مدعا ثابت ہے بلکہ اونکے پاس سیکڑون دلیلین موجود ہین کہ جس
سے اونکا مدعا ثابت ہے اور اون دلیلون کی قوت و متانت کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس سے خیال کرنا چاہیے کہ جب ایک دلیل کو اونکے آپ باطل
نکر سکے تو اور ادلہ قاطعہ و براہین ساطعہ کو کیونکر باطل کر سکتے ہین ؎
قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ۞ بالجملہ شکر خدا کہ مولویصاحب نے
اس دلیل کے استحکام و متانت کو ملجا و مجبور ہوکر قبول کرلیا اور عاجز
و ناچار ہوکر یہ فرمایا کہ فقط ایسے دلیل سے مدعا ثابت نہین ہوتا
و سخافتہ مما یضحک علیہ الثواکل فضل عن الا فاضل سابعاً
انجاد واسطہ ایمان و اخلاص طرفہ امر ہے الحق یا صاحب نہایہ
و مجمع البحار کب اسکے منکر ہین اگر وہ منکر ہوتے تو اسقدر تدقیق و تحقیق
کی کیا حاجت تھی یہ تو عین مدعا اونکا ہے کہ بعض صحابہ کامل الایمان
والاخلاص تھے جو مورد اون فضائل و مناقب ہوے اور بعض مرتد
عن الاسلام ہوے اور بعض مرتد بمعنی متخلف عن الواجبات
خصوصاً حقوق واجبہ اہلبیت طاہرین سے جو مورد اس حدیث
حوض کے ہوے ہذا مع تسلیم وجود الواسطۃ و الّا فانّھم
ینکرون الوسطۃ ثامناً جس امر کو مولویصاحب باقیماند فرماتے
ہین یعنے چون پیغمبر انہار ابا صحابی تعبیر فرمودہ می باید کہ اخص خواص
متخلف باشد وہ بحال باقی و قایم برقرار ہے جسکو کوئی دلیل آپ کی
قطع نہین کر سکتے اور اس احتمال کی خلش نے آپکے علما کو ایسا
بیچین و مضطر و پریشان کیا کہ ایسے اختلافات شدید مین مبتلا ہوے
کہ کسیطرح اس الزام کو دفع کرین ایلچی گری سے صحابیت ثابت
کی گئی ہے محض ہوا بدعت سے الی یوم القیامۃ جنس صحبت عطا
ہوی آخر کو صاحب نہایہ محدث جزری و مجمع البحار محمد طاہر گجراتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وشاہ عبدالحق نے جب دیکھا کہ کوئی تاویل کوئی حیلہ کارگر نہین ہوتا
طوعاً وکرہاً قبول کرلیا کہ اخص خواص صحابہ کبار اس حدیث کے
مورد ہین کما ھو مفاد تقریراتھم ومقتضی عباراتھم تا ایجا جس
امر سے مولوی صاحب نے قطع نظر کیا ہے پس وہ امر فی الواقع قابل
قطع نظر واغماض بصر ہے کیونکہ بفرض تسلیم محال مضرت اوسکی زیادہ
تر مضر اہلسنت ہے کما عرفت من استقصاء الالزام واستیفاء الانتقام
بل من نفس کلامك ایھا الحبر العلام حیث حملتہ علی الجدل
والھزل فی صدر منتھی الکلام والجدل ساقط عن الاعتبار
والالتفات عند الاعلام بل الخوص والعوام فتبینہ وبالغ راىك
لعل اللہ یھدیك الی سبل السلام والاسلام لیکن دلیل ثانی
جسکو مولوی صاحب باین عبارت تحریر فرماتے ہین اما ثانیا پس برخیال   ص ۲۰۱ منتہی الکلام
مولف لازم می آید کہ ارتداد شرعی در قلیلے از جفاۃ اعراب محصور باشد
وقبل ازین گذشت کہ این ارتداد در بسیارے از اقوام اعراب پدید
آمد بلی تخلف از واجبات شرعیہ مثل زکوٰۃ از بعض جفاۃ اعراب
صادر شدہ بالجملہ انطباق عبارت انما ارتد قوم من جفاۃ الاعراب
برین صورت اسانست بخلاف اول انتھی پس نہایت واہی ہے اما
اولاً پس یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے یہ حصر در قلیلے
از جفاۃ اعراب کس کلام سے استخراج کیا ہے جو یہ الزام لگاتے
ہین مگر بہر کیف یہ امر خود آپکے تمامی منتہی الکلام سے ثابت ہے کہ مرتد
شرعی قلیل تھے چنانچہ اپنے انہین تین آدمیون کو مرتد شرعی مین
شمار کیا ہے مسیلمہ کذاب طلیحہ بن خویلد اسود عنسی حالانکہ مسیلمہ کذاب کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسیر القاری ص
صحیح بخاری
مطبع نولکشور

صاحب تیسیر القاری نے منجملہ مانعین زکوۃ شمار کیا ہے کما مر بس اب مرتد شرعی دو ہی قبیلے رہے طلحہ بن خویلد اور اسود عنسی ثانیاً یہ کہنا مولوی صاحب کاکہ این ارتداد در بسیاری از اقوام اعراب پدید آمد مخالف ہے اون تحقیقات کی جو مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ مرتد شرعی تین ہی قبیلے تھے اور سابقاً تحقیقات شاہ ولی اللہ وصاحب زین الفتی سے مذکور ہوا کہ سب کا ارتداد بوجہ منع زکوۃ تھا اور قبل از حارث جو عہد خلیفۂ دوم مین نصرانی ہوا کوئی اصل اسلام سے مرتد نہین ہوا جس سے معلوم ہوا کہ ارتداد اونکا منحصر تھا منع زکوۃ مین وقطع النظر ان امور سے عرض کرتا ہون کہ ہرگاہ شاہ صاحب نے اکثر بنی حنیفہ وبنی تمیم ہے کو مورد حدیث حوض بنایا تو اب قلت وکثرت مرتدین سے کیا بحث ہے ثالثاً یہ کہنا مولوی صاحب کاکہ بلی تخلف از واجبات شرعیہ مثل انکار زکوۃ از بعض جفاۃ اعراب صادر شدہ ناظرین کو زعفران زار کشمیر کے سیر دکھاتا ہے سبحان اللہ کہین تو مولوی صاحب منکرین زکوۃ کے تقلیل کے قایل ہوتے ہین اور کہین تکثیر ثابت کرتے ہین اس تناقض و تہافت کا کیا علاج ہے بالجملہ یہان مولوی صاحب نے اقرار کیا کہ مرتدین یعنی منکرین زکوۃ قلیل تھے حالانکہ قبل اسکے بجواب کلام جناب سید مرتضی رضی اللہ عنہ درپے تکثیر منکرین زکوۃ ہوئے چنانچہ فرماتے ہین

ص ۱۰۱

بعضے از روایات کتب فریقین کہ اشعار ودلالت بران دارد کہ غیر از بنو حنیفہ بعضے دیگر نیز پیروی مالک امامیہ اختیار کردند باید شنید بعد اوسکے اپنے اوستاد کے کلام سے ناقل ہین ودیگر فرقہ ہاے اعراب کہ تفصیل آنہا طول دارد مرتد شدہ بودند وانکار زکوۃ میکردند الخ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر کہا اکنون در ثبوت این امر کہ بعضی دیگر غیر از بنی یربوع مہلات
مالک بن نویرہ گردیدند کدام حالت منتظرہ باقی ماندہ و در صحت قول
صاحب مغنی و کذلک سائر اہل الردہ چہ تردد و شبہہ را مجال و گنجایش
است اور دوسرے مقام پہ فرماتے ہین لہٰذا ہر یک روایت ص ۱۱۳
فاضل نیشاپوری تفسیر آیہ کریمہ یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم
عن دینہ الآیہ لنقل فرمودہ اکتفا می نمایم مفسر مذکور بعد ذکر چندے از اہل
ارتداد مثل عنسی ذو الحمار و مسیلمہ کذاب کہ در اجزاء سابقہ از کتب سیر
پایہ از حال کثیر الاختلال انہا سمت گذارش یافتہ می نویسد و سبع فی
عہد ابی بکر رض فزارہ قوم عیینہ بن حصین و غطفان قوم قرۃ بن
سلمہ القشیری و بنو سلیم قوم الفجاۃ بن عبد یالیل و بنو یربوع قوم مالک
بن نویرہ و بعض بنی تمیم و قوم سجاح بنت المنذر المتنبیۃ التی
زوجت من مسیلمۃ الکذاب و کندہ قوم الاشعث بن قیس
و بنو بکر بن وائل بالبحرین قوم حطم بن زید و حاربہم ابو بکر
یعنے سات قبیلے عہد ابو بکر مین مرتد ہوئے قوم عیینہ بن حصین و غطفان
و بنو سلیم و بنو یربوع و بعض بنی تمیم و کندہ قوم اشعث بن قیس و بنو بکر بن وائل
قوم حطم بعد اسکے کہا و فقیر خاکسار ابتدی از علماے شیعیان
سپیغنی قادر سمے بینم کہ باوجود عدم تعداد مانعین زکوۃ و امثال
انہا کہ در کلام مولانا نظام الدین نیشاپوری نقلا عن تفسیر الامام
الرازی رحمۃ اللہ علیہما تفصیل شان گذشت استیعاب این سیزدہ
قوم نماید الخ بالجملہ اس تحریر سے معلوم ہوا کہ مانعین زکوۃ کی تعداد
اس کثرت سے تھی کہ مولویصاحب کے نزدیک کوئی قادر نہین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ تعداد اونکی بیان کر سکے وکیف لا شاہ ولی اللہ وغیرہ نے لکھا ہے
کہ بیچ نکلہ مدینہ وجوانب کے لوگون کے سب بوجہ منع زکواۃ مرتد ہوے پس
یہ قول مولویصاحب بلی تخلف از واجبات شرعیہ مثل زکوۃ از بعض
جفاۃ صادر شد غلط ہوا اور خود اس تقریر سے کثرت ثابت ہے کیونکہ
واجبات کے افراد کثیر ہین کہ منجملہ اونکے ایک زکوۃ کو مولویصاحب نے
لکھا ہے کہ بعض جفاۃ سے سرزد ہوا پس اور واجبات سے تخلف جو اور
لوگون سے سرزد ہوا تو وہ بہی داخل اس حدیث کے ہونگے فلکثرا لجمیع
رالعا ئیج جو اس قلت پر مولویصاحب نے متفرع کیا تہا وہ بہی
غلط ہوا یعنی انطباق عبارت انما ارتد قوم من جفاۃ الاعراب
برین صورت آسان بخلاف اول کیونکہ قلت اون منکرین زکوۃ کے
باطل ہوی اور یہ کل تقریرین بنا بر تسلیم وفرض کے ہے والا نہ کلام
صاحب نہایہ ومجمع مین قلت کا وجود ہی نہین ہے کہ تاویل کی حاجت
ہو کیونکہ صاحب نہایہ نے کہین دعوے قلت کا نہین کیا ہے اور
نہ تصغیر اصحابی کو مانا ہے اونکی تقریر بقطع نظر ان امور سے یہ ہے
پس مرتدین خواہ قلیل ہون خواہ کثیر مفاد حاصل ہے اور اونکے
نزدیک جملہ مرتدین کا ایک حکم ہے خواہ منکر زکوۃ ہون خواہ مرتد
عن الاسلام مقصود اونکا یہی ہے کہ یہ حدیث بعض مخصوصین صحابہ
کبار کے بارے مین ہے نہ مرتدین کے جو جفاۃ اعراب سے تہے
والا علی اعقابہم کے قید لغو ہوگی اور صحابہ سے کوئی مرتد ہی نہوا جنکے
بارے مین یہ حدیث ہو سکے پس ضرور ہے کہ ارتداد سے تخلف
عن الواجبات مراد ہو جنکی صحابہ مرتکب ہوے وہو المطلوب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن دلیل ثالث یعنے قولہ اما ثالثاً پس دلیلی کہ بر ارادہ یعنی کفر در ہر
دو مقام خیال کرد قبول کردنیست زیرا کہ بعد تصریح بہ معنی کہ از ارتداد
تخلف مراد است ضرورتے نیست کہ ہر جا قید علی اعقابہم اضافہ کنند
و تکیہ کلام خویش گردانند بلکہ میتوان گفت کہ صاحب نہایہ جائیکہ ردت
لفر بعد از تصریح درین عبارت کہ ارتداد بر تخلف محمول ست ارادہ
کرد ردت را مضاف بکفر نمود و صاحب مجمع البحار لا عن الاسلام ورد
حیث قال وفی حدیث الحوض لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم اے
متخلفین عن بعض الواجبات لا عن الاسلام الخ پس باین
قرینہ معلوم شد کہ در ہر دو مقام نفی و اثبات ہمان تقصیر و تخلف
مراد است کہ سخن دران میسرود لا غیر و الا ظاہر آن بود کہ میگفتند لم یکفر
احد من اصحابہ بعدہ وانما کفر قوم من جفاۃ الاعراب مثلاً
انتھی پس خرافت اس تقریر کی ظاہر ہے کیونکہ اولاً مآل دونون کا
واحد ہے خواہ متخلفین عن بعض الواجبات صرف کہین یا بنظر
مزید توضیح لا عن الاسلام بھی اوسکے ساتھ اضافہ کرین ثانیاً
اوس قرینہ کو مولویصاحب نے نہین بیان کیا جو مشار الیہ باین
قرینہ معلوم شدہ کا ہو سکے اگر اضافہ لفظ لا عن الاسلام کو قرینہ
سمجھا ہے تو رع برین عقل و دانش بباید گریست اب ہم خود آپ ہی
کو حکم بدیتے ہین کہ اگر صرف متخلفین عن بعض الواجبات صاحب
نہایہ نے کہا تو کیا مولویصاحب اوس سے مرتدین عن الاسلام
سمجھتے ہین علاوہ بران خود ہی سابقاً مولویصاحب ناقل ہین کہ
صاحب نہایہ نے ردہ کو مضاف بسوی کفر کیا اور صاحب مجمع نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاعن الاسلام اضافہ کیا جس سے معلوم ہوا کہ اس ردہ کفری یا عن الاسلام
کو ایک کیواسطے یعنے جفاۃ اعراب کے لیئے ثابت کیا اور اصحاب سے نفی کیا
اور تخلف عن الواجبات کو صرف اصحاب کے لیئے ثابت کیا وہو المطلوب
رابعاً یہ کہنا مولویصاحب کا کہ لم یکفر احد من الصحابۃ کیون نہ کہا پس دلیل
کمال علمی حضرت مخاطب ہے کہ ہنوز ردہ وکفر مین اونکو فرق نہین معلوم
ہوا بعد اسلام وہ لوگ مرتد ہوے تھے یا کافر اور چونکہ نفس حدیث شریف
صدا ۲۷ مین لفظ ردہ وارد ہے اسوجہ سے اسکی حاجت ہوئی فتعلم لیکن دلیل
رابع لقولہ اما ارتدوا الخ پس چونکہ مولویصاحب بکمال طوالت بیان کرتے
ہین کہ بالفعل شروع بخاری خاص کر شرح کرمانی ہمکو ملی اور اوس سے بھی
تقویت احتمال اول کے ہوئی الخ لہذا یہ کلام نہ قابل نقل ہے نہ لایق
التفات کیونکہ یہ وہی عبارت کرمانی ہے جسکا حال سابقاً مذکور ہوا چونکہ
ہمکو کوئی عذر اسمین نہین ہے کہ کرمانی اسی کے قایل ہین کہ مراد اس حدیث
سے وہی جفات اعراب ہین لہذا نہ محتاج تردید ہے نہ لایق التفات
خصوصاً در صورتیکہ سابقاً مقصود کرمانی کو باطل کر چکے پس یہ تطویل
مولویصاحب خالی از تحقیق ہے بہرکیف کرمانی کی عبارت سے نہایہ
کے کیونکر تائید ہوگی کیا محدث جزری و گجراتی یہ نہ کہین گے ھم الرجال
نحن الرجال بالجملہ ہر عالم اور مجتہد اپنی اپنی تحقیقات کا مالک ہے اوسکو کچھ
ضرور نہین ہے کہ تقلید کرتا پھرے پہلی مولویصاحب محدث جزری
کا مقلد کرمانی ہونا ثابت کرین تب یہ دعوے پیش کرین وہو غیر ممکن
اور دلیل شافی و برہان کافی اسبات پر یہ بھی کہ کرمانی وغیرہ نے برارت
صحابہ پر تخلف عن الواجبات سے الحمد للہ رب العالمین کما بخلاف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محدث جزری و محمد طاہر گجراتی سے کہ چونکہ حسب تحقیقات انکی وہی
صحابہ کبار کے بعض افراد مصدر احداث قرار پاتی اور ارتداد یعنی تخلف
عن الواجبات مین مبتلا نظر آتی لہذا الحمد للہ نہ کہا اور بات بہی ایسی ہے
ہی کہ اسپر شکر نکرین پس بخوبی معلوم ہوا کہ تحقیقات دونوں کی علیحدہ علیحدہ
ہین نہ واحد و ہذا آخر الکلام فیما یتعلق بہذا المقام پس الحمد للہ کہ کلام محدث
جزری صاحب نہایہ اور محمد طاہر گجراتی صاحب مجمع البحار سے ثابت
ہوا کہ مورد اس حدیث اصحابی کے صحابہ کبار کے بعض افراد ہین نہ
منکرین زکوٰۃ جنکے ارتداد پر صحابہ خصوصاً خلیفہ اول کا اجماع ہوا اور جو
کچھہ اجمال یا تجاہل یا اخفا ان دونون کلامون مین تہا وہ سکو فاضل فضل
ابن روزبہان نے صاف کر دیا اور رگ ریشہ تک کو مولویصاحب کی قطع
کر دیا ہر چند آخر مین خود بہی بلحاظ شرکت تعصب مذہبی کرمانی کے ہم آواز
ہوے چنانچہ اپنی ابطال الباطل مین بعد نقل عبارت جناب علامہ حلی رح
و ذکر چند احادیث فضایل و مناقب صحابہ صحیحین و غیرہ سے بجواب
جناب علامہ لکہتے ہین ما روی من الجمع بین الصحیحین ان رسول اللہ
یقال لہ لا تدری ما احدثوا بعدک فاتفق العلماء ان ہذا فی اہل
الردہ الذین ارتدوا بعد وفاۃ رسول اللہ صلعم وہم کانوا اصحابہ فی
حیوتہ ثم ارتدوا بعدہ و یدل علیہ الاحادیث والاخبار التی
ستذکر بعد ہذا و لا شک ان ہذا لم یرد فی شان جمیع اصحاب
محمد صلعم بالاجماع لان فیہم من لم یتغیر ولم یبدل بعدہ بلا خلاف
فہو من اہل النجاۃ بلا نزاع فان ارید بہ من بدل بعض
التبدیل ولم یبلغ الارتداد فلیس فی الاصحاب الا من بدل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ببعض التبدیل فیرجع الوعید الی الاکثر فلزم ان لا یهتدی بهدیه
الا نفر محدود فی کل عصر من الاعصار وهذا انیا فی ماذکره رسول
الله من کثرة امته یوم القیامة وانه یباهی بهم الامم کما ورد فی
صحاح الاحادیث وان ارید به التبدیل الی حد الکفر فهو عین المدعی
فلزم من هذه المقدمات ان هذا الحدیث وامثاله فی هذا الباب
واردة فی شان اهل الردة کما قاله العلما انتهی اور اس تحریر دلپذیر
سے بوجوہ عدیدہ تائید ہماری مطلوب کے ظاہر ہے پہلے یہ کہ
کہا وہ لوگ جنکے بارے مین یہ حدیث وارد ہے اصحاب آنحضرت تھے
بعد اوسکے مرتد ہوگئے عین دعوے اہلحق ہے کہ جو لوگ حیات آنحضرت
مین زمرہ صحابہ سے شمار کیے جاتے تھے اونہین لوگون سے کچھہ لوگ
بعد وفات حضرت مورد لعن وطعن ومصدر عذاب جبار وقہار
ہوے پس وہ کلیہ اہلسنت کہ الصحابۃ کلہم عدول اور مطلق صحابیت
کا موجب مدح وثنا ہونا باطل ہوا اور اسیطرح اگر دیگر صحابہ بہی
مصدر لعن وطعن ہون تو کونسا امر تعجب خیز ہے جو اہلسنت واسطے
فریب دہی عوام کے حیلہ صحابیت پیش کرتے ہین کہ بہلا صحابی رسول
سے کبھی ایسے امور ہو سکتے ہین چنانچہ اسی بنیاد پر شاہصاحب نے
عقل اہلحق کو مورچہ سے بہی کم قرار دیا کہ حضرت سلیمان کی فیض صحبت
کا یہ اثر ہوا کہ مورچین نے اپنی قوم کی تعلیم کی اور خاتم النبیین افضل
المرسلین کی صحبت کا یہ بہی اثر نہو کہ صحابی آپ کے ظلم وفسق وفجور
سے محفوظ رہین الی غیر ذلک من التقریرات پس اس تقریر نے
شاہ عبد العزیز کی اوس دمدمہ کو گرادیا جسمین خود شاہصاحب نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان مرتدین کو شرف صحابیت سے خارج کیا تھا اور کہا کہ کوئی اہلسنت
سے اونکو اصحاب نہین کہتا دوسرے یہ کہ فاضل مذکور کہتے ہین
کہ باتفاق علما وہ مرتدین صحابہ رسول تھے اور احادیث کثیرہ و اخبار
شہیرہ اسپر دال ہین پس اس سے حکم شذوذ یعنے بعض علما کا قایل
بصحابیت مرتدین مذکورین ہونا بھی باطل ہوا کیونکہ یہ امر باتفاق علما
واخبار کثیرہ ثابت ہے تیسرے یہ کہ فرماتے ہین یہ حدیث تمامی صحابہ کے
حق مین نہین وارد ہے کیونکہ بعض اصحاب سے ایسے ہین جن سے
کوئی تبدیل و تغییر نہین واقع ہوئے اور وہ لوگ بلانزاع اہل نجات سے
ہین پس معلوم ہوا کہ صحابہ مقبول فریقین اس الزام سے بری ہین اور
بلانزاع و بلاخلاف وہی اہل نجات سے ہین اور وہ لوگ نہین ہین
مگر امثال حضرت ابوذر و سلمان فارسی و مقداد و عمار وغیرہ کہ عند الفریقین
مقبول و ممدوح ہین اونکو فاضل مذکور الطباق سے اس حدیث کی
خارج کرتے ہین تو اب ساری فضولی مولوی حیدر علی کی سلک ثانی مین
باطل و لغو ہو گئے کہ خود اہلسنت مخالفت اجماع کو باطل قرار دیتے ہین
چوتھے یہ کہ فاضل مذکور کہتے ہین کہ اگر مقصود یہ ہے کہ جسنے کچھ بھی
تبدیل کیا ہو اگرچہ حد ارتداد پر نہ پہونچا ہو وہ اسمین داخل ہین تو اصحاب
مین بہت کم لوگ ایسے ہین جنہونے کچھ تبدیل نہ کیا ہو تو اس صورت
مین وعید اکثر صحابہ کیطرف راجع ہوتا ہے پس اس سے مولوی صاحب
کی تاویلین کلام محدث جزری مین اور بھی باطل ہو گئین کیونکہ مولوی صاحب
کہتے ہین کہ الحمد للہ کبار صحابہ سے کوئی تبدیل و تغیر و تاخیر از حقوق
واجبہ سرزد نہوئی اور ابن روزبہان ہانک پکار کر کہتے ہین کہ سوائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اون صحابہ کی جو مجمع علیہم اور مقبول فریقین ہین کوئی صحابی ایسا نہین ہے
جس سے تبدیل و تغیر نہین ہوئی پس الحمد للہ کہ خود ابن روزبہان
کی تقریر سے ثلاثہ و معاونین کا اونکے جو یقینی مقبول الفریقین اور مجمع
علیہ طرفین نہین ہین بلکہ خود ایک فریق کے نزدیک بھی مبرا عن الخطا
والزلل نہین ہین مصدر تبدیل و تغیر و تاخیر و تخلف عن الحقوق الواجبہ ہونا
ثابت و ظاہر ہوا باقی جو فاضل مذکور استعجابا کہتے ہین کہ اس بنیاد پر
لازم آتا ہے کہ وعید راجع بہ اکثر ہو اور فیض قدم سے آنحضرت کی ہدایت
بہت کم لوگون کو ہوئی ہو حالانکہ خود حضرت نے اکثر احادیث مین
خبر دی ہے کہ اسقدر بہاری امت ہوگی بروز قیامت کہ ہم دیگر انبیا
کی امتون پر فخر و مباہات کرینگے پس یہ استعجاب حضرت کا خود عجیب
ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا تہتر فرقے ہونگے ہماری امت کے جنمین
ایک ناجی ہوگا باقی ناری اور یہانسے معلوم ہوا کہ یہ فخر اوسیوقت کی
امت موجودہ و صحابہ حاضرین کی نسبت ہے ممکن ہے کہ حضرت کے
بعد یہ کثرت مع ہدایت آپ کی امت مین ہو جیسا کہ خود حضرت نے
امت مابعد کو حاضرین صحابی سے افضل فرمایا ہے اور باتفاق فریقین
مسلم ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے زمانہ مین تمامے
روے زمین ایک مذہب ہوگا اور سب اخیار و ابرار ہونگے نہ منافق
و اشرار پانچوین فاضل مذکور کہتے ہین کہ اگر تبدیل سے مراد وہ تبدیل
ہے جو حد کفر پر پہونچے ہو تو یہ عین مدعی ہے پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث
اہل ردہ کے بارے مین وارد ہے مگر چونکہ خود مولوی صاحب نے
اس احتمال کو لیجیے یہ کہ یہ حدیث اون مرتدین مین وارد ہے جو کافر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوے باطل کیا ہے لہذا کوئی حاجت اسکی ابطال اور تردید کی نہین ہے
فان الباطل باطل بس الحمد للہ کہ فاضل فضل ابن روزبہان نے مولویصاحب
کے کل اباطیل کو باطل کردیا کہ اکثر صحابہ کے تبدیل و تغیر کو بخوبی ثابت
کیا اور جو کچھ اس عبارت مین گنجلک تہی اوسکو محقق دہلوی اہلسنت
شاہ عبد الحق نے شرح مشکوٰۃ مین باتفاق علما صاف کردیا کہ مورد
اشجع الصحابی کے وہی صحابہ ہین جنہونے حقوق اہلبیت مین کسیطرح
کی تقصیر کیا اور مودۃ القربی ایسے واجب کے بجا آوری مین کسی طرحکا
تخلف کیا کما ہو ویجی فیمابعد انشاء اللہ فالحمد للہ حمداً جزیلاً علی
ماظہر الحق ولاح فاطفئ السراج وقد طلع الصباح اور ہرگاہ
یہ ادلہ ساطعہ وبراہین قاطعہ جو واسطے ابطال تقریرات اہل ضلال کے
ذوالفقار حیدر اور سیف اللہ الاکبر ہین ملاحظہ ارباب انصاف مین
درآئی تواب اور ادلہ کو ملاحظہ کرنا چاہیے جس سے طرق استدلال
اہلحق ظاہر اور حجت خدا سب پر واضح ویاہر ہوجاے وقد جاء
الحق وذہق الباطل ان الباطل کان زہوقا فالحمد للہ کما ہو
اہلہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد واٰلہ ثم الحصۃ الثانیہ
من حصص سیف اللہ الاکبر ویتلوہا المجلد الثالث انشاء اللہ تعالی

تمت

کتاب مبر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas